لسانی و مذہبی تنازعات

(اعداد و شمار)

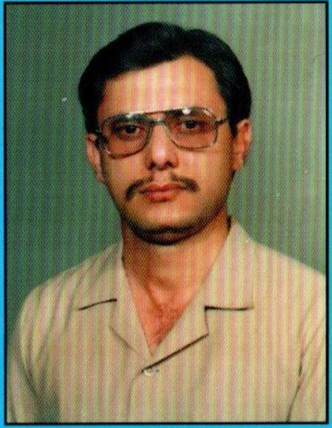


تحقیق و تالیف

منصور احمد صدیقی

لسانی و مذہبی تنازعات (اعداد و شمار)

منصور احمد صدیقی



منصور احمد صدیقی 1953ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ نیشنل کنسٹرکشن لمیٹڈ اسلام آباد میں بحیثیت سینئر انجینئر تعینات ہیں۔ ان کی تصنیف "انساب صدیقی" علمی و ادبی حلقوں میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔

"مذہبی و لسانی تنازعات" انکی دوسری کاوش ہے دراصل اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کے تقریباً" اسی ممالک میں لسانی تنازعات نے خانہ جنگی جیسی صورت حال پیدا کر رکھی ہے۔ اسی طرح مذاہب کی تقسیم اور مذاہب کے اندر مسالک کی تقسیم سے انسانی تعلقات متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ اقتصادی اور سیاسی محرکات اپنی جگہ لیکن انسانی تعلقات کا یہ پہلو بھی معاشروں اور قوموں کی ترکیب و تقسیم کا باعث بنتا رہتا ہے۔

سماجی علوم، طلبہ، ماہرین کے لئے یہ تقسیم در تقسیم ایک خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ عامتہ الناس کی دلچسپی بھی اس موضوع میں کم نہیں کہ ہر شخص مختلف حوالوں سے اپنے تشخص کی پہچان چاہتا ہے۔ اور لسانی و مذہبی یک رنگی اور رنگا رنگی ہر شخص کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

مصنف نے مستند حوالوں سے اقوام عالم کی لسانی اور مذہبی تقسیم کے اعداد و شمار نہایت دقت نظر سے یکجا کئے ہیں، عالم اسلام میں مذہبی و لسانی تقسیم اور مسلم اقلیتوں کے کوائف پر ان کی نظر گہری ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس حوالے سے پاکستان کے مختلف اضلاع کی قدیم و جدید آبادی کے اعداد و شمار بھی یکجا کئے ہیں۔ ہمارے ملک میں جہاں تحقیق اور ریکارڈ مزاج کا حصہ ہی نہیں یہ کام پتھر نچوڑ کر چشمہ نکالنے سے کم نہیں۔

ناشر

وَإِنْ حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ (النساء۔ ۵۸)

لسانی و مذہبی تنازعات

(اعداد و شمار)

دُنیا کی مختلف قوموں اور عالمِ اسلام خصوصاً پاکستان کے مختلف علاقوں کی قدیم و جدید آبادی نیز دیگر ممالک کی مسلم اقلیتوں کے کوائف اور لسانی و مذہبی تقسیم پر مستند کتاب

تحقیق و تالیف

منصور احمد صدیقی

کبیر سنز

مغل مارکیٹ، اردو بازار، راولپنڈی

نام کتاب	:-	لسانی و مذہبی تنازعات (اعداد و شمار)
مصنف	:-	منصور احمد صدیقی
ناشر	:-	محمد عبداللہ قریشی
ڈیزائن سرورق	:-	ورڈ ٹیک کمپوزوگراف
		14' مال پلازہ' راولپنڈی کینٹ
کمپوزنگ	:-	" " "
پرنٹر	:-	محمود برادرز' گوالمنڈی' راولپنڈی
طبع اول	:-	اپریل 1996ء
صفحات	:-	192
تعداد	:-	500
قیمت	:-	100.00

کتاب ملنے کے پتے

مکتبہ صدیقیہ	اکوڑہ خٹک
مکتبہ رحمانیہ	اردو بازار لاہور
نعمانی کتب خانہ	اردو بازار لاہور
قدیمی کتب خانہ	آرام باغ کراچی
مکتبہ اسلامیہ	سرکی روڈ کوئٹہ
کتب خانہ مجیدیہ	بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
ادارہ اسلامیات	انار کلی لاہور
مکتبہ حسینیہ	ضیاء العلوم 18بلاک سرگودھا شہر

انتساب

والد عزیز احمد صدیقی (مرحوم) اور والدہ

بیگم امینہ عزیز کے نام

چھوٹے چھوٹے فرعونوں کا اک لشکر اور ایک اکیلا میں
مرے ہاتھ عصا سے خالی
ہاتھ عصا سے خالی ہوں تو ہستی دو بھر ہو جاتی ہے
ہوا مخالف ہو جائے تو لہر سمندر ہو جاتی ہے
موت مقدر ہو جاتی ہے
چھوٹے چھوٹے فرعونوں کا اک لشکر اور ایک اکیلا میں
مرے ہاتھ عصا سے خالی

(افتخار عارف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتداء

16 دسمبر 1971ء کا دن پاک بھارت جنگ کی ہولناکیوں کی انتہا کا دن تھا- صبح سے بھارتی لڑاکا طیارے لاہور کی فضاؤں میں چاروں طرف سے حملہ آور ہو رہے تھے- ہوائی حملوں کے سائرن اور طیارہ شکن توپوں کی گھن گرج سے کلیجہ دہل جاتا تھا- ان دنوں میں تھرڈائیر کا طالب علم تھا اور اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اپنے ایک روم میٹ کے بھگوڑے عزیز(جو اپنا بھرا گھر ہمارے حوالے کرنے کے بعد کسی اور شہر جا چکے تھے) وہاں ہوسٹل سے شفٹ ہو چکے تھے- جنگ کی وجہ سے کالج میں چھٹیاں تھیں لیکن ہماری کلاس کے اکثر بیرون شہر رہنے والے ہوسٹل کے ساتھی پاک بھارت جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی شروع ہونے والی فوجی ٹریننگ میں شمولیت اختیار کر چکے تھے- خاکی وردی اور لوہے کے ہیلمٹ پہنے اور ڈمی رائفلوں کو ہاتھ میں پکڑے مغل پورہ اور گردو نواح کے علاقوں میں مارچ کرتے جس سے علاقے کے لوگوں کے حوصلے بلند ہوتے اور وہ اکثر ہمیں کھانے پینے کی چیزیں بہت محبت سے پیش کرتے- جنگ کی خبریں سننا' اخبار پڑھنا اور تبصرے کرنا ہماری دیگر مشغولیات کے اہم حصہ تھے' بلیک آؤٹ کے بھیانک سناٹوں میں چند ہوسٹل کے ساتھی سول ڈیفنس کی ڈیوٹی پر بھی رہتے- پاکستان کے دفاع اور ملکی سلامتی سے متعلق ہمارے جذبات کسی پیمانے سے ناپے نہیں جا سکتے تھے-

اس ہی دن سہ پہر کو جب بھارتی جہازوں کے تابڑ توڑ حملوں سے ہر شہری سہما ہوا تھا خبروں میں گول مول بتایا گیا کہ پاکستانی افواج ڈھاکہ کے گردونواح میں بھارتی افواج سے لڑ رہی ہیں گو یہ مکمل خبر نہیں تھی لیکن جس افسوسناک خبر کا پیشہ خیمہ تھی اسے سن کر ہم سب ساتھیوں کے رنگ اڑ گئے اور بیگانے سے عجب عالم میں ایک دوسرے کو تکتے رہ گئے- اتنے میں ہوائی حملہ کا سائرن بجا اور سب ساتھی باہر محفوظ پناہ گاہ کی طرف لپکے میں نے جب اٹھنے کی کوشش کی تو ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد کی لہر اٹھی اور پھر مجھے ہوش نہ رہا- شاید شکست' ملال یا مایوسی نے براہ راست میری ریڑھ کی ہڈی پر حملہ کیا- وقت گزر گیا تکلیف بھی ٹھیک ہو گئی لیکن اس سانحہ کا درد اور اس کی خفت کو میں آج تک بھلا نہ پایا کئی برس بیت گئے ہیں لیکن آج بھی ہم نے اس شکست سے کوئی سبق نہیں سیکھا- اور یہ اتفاق ہی ہے کہ زیر نظر کتاب کی کمپوزنگ بھی آج 16 دسمبر 1995ء کو مکمل ہوئی- اپنی شکست کی برسی منانے کیلئے ہر اخبار نے کچھ نہ کچھ تحریر کیا ہے- درد کا یہ احساس صرف مجھے ہی نہیں بہت سے محب وطن پاکستانیوں کو محسوس ہوتا ہے جو عوام کو خوشحال' حکومت کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہے- وطن پاک کیلئے امن و آشتی' عدل و انصاف اور ترقی کے طلب گار ہیں- جب وہ بے حسی' خود غرضی اور نا انصافی دیکھتے ہیں تو ان کے تمام خواب چکنا چور ہو جاتے ہیں' تڑپ کر رہ جاتے ہیں' تپتی دھوپ میں خود کو ننگے پاؤں محسوس کرتے ہیں- اسی کیفیت کا اظہار ممتاز صحافی محمود شام نے کیا کہ جب وہ بے سرو سامان مال گاڑی کے ڈبے میں ہجرت کے بعد آئے تو ملکی حالات کے پیش نظر اب بھی اپنے آپ کو اسی مال گاڑی کے ڈبے میں سفر کرتا محسوس کرتے ہیں جس میں وہ پاکستان آئے-

آج کے پاکستان میں لسانی و مذہبی تنازعات شدت سے بڑھ چکے ہیں اور بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب واپسی ممکن نہیں- درد مند اور ذی شعور پاکستانی خوفزدہ ہیں کہ یہ حالات ہمیں کہاں لے جائیں گے- طاقت کے استعمال سے بھی متوقع نتائج حاصل نہ کئے جا سکے- دانشور صرف شانتی کا راگ الاپتے رہتے ہیں اور عملی حل پیش کرنے سے قاصر ہیں- دن رات بھائی چارہ کا درس دینے

والے خود بھی اپنے مسلک کے حوالے سے یا زبان کے حوالے فرقہ واریت میں مصروف ہیں لہٰذا کوئی ایسا حل پیش نہیں کیا جاتا جس سے مستقل حل کی صورت سامنے آ سکے۔

دراصل یہ مسئلہ ہی ایسا ہے کہ کوئی بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کو تیار نہیں۔ لہٰذا جو بھی حل پیش کئے جاتے ہیں یا تو وہ انتہائی جانبدارانہ ہوتے ہیں یا اتنے بے جان ہوتے ہیں کہ صاف محسوس ہوتا ہے کہ پیش کرنے والا فریقین سے ناراضی مول نہیں لینا چاہتا۔ میری اس کتاب کا محور جیسا کہ موضوع سے ظاہر ہے لسانی و مذہبی تنازعات ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ بہت ہی حساس موضوع ہے جس پر لکھنے کیلئے بہت دل گردہ چاہئے اور خاص طور پر ملک کی فرقہ وارنہ فضاء میں اس قسم کے اعداد و شمار کو پیش کرنا بہت مشکل کام تھا۔ لیکن آخر کسی نے تو بلی کے گلے میں گھنٹی باندھنی تھی۔ ان اعداد و شمار کو دبا کر اور چھپا کر رکھنے سے وہ نتائج حاصل نہ ہو سکے جن کی توقع تھی اور نہ ہی یہ کوئی ایسا ملکی راز ہے کہ جن کو پیش کرنے سے حکومت مشکلات کا شکار ہو جائے گی۔ آخر لسانی و مذہبی گروہ بھی پاکستانی ہیں۔ ان کا بھی اس ملک پر اتنا ہی حق ہے جتنا کسی دوسرے شہری کا۔ اگر وہ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو سننے میں کیا حرج ہے۔ اگر وہ حقوق مانگتے ہیں تو یہ بھی کوئی غیر آئینی بات نہیں۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم ان کی بات سنے بغیر' ان کی اعدادی طاقت کا اندازہ کئے بغیر انہیں پیار سے رہنے کا درس دینے لگ جاتے ہیں۔ وہ بولیں تو انہیں دہشت گرد اور تخریب کار یا ملک دشمن کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ پھر بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔ آخر کار یہ محروم پاکستانی نا دانستگی میں مفاد پرستوں کا آلہ کار بن جاتے ہیں۔ جو ان کو خوب استعمال کرتے ہیں لسانی و مذہبی تقسیم صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں موجود ہے۔ مختلف ممالک میں جھگڑے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے وطن میں اس مسئلہ کو باہمی رضا مندی سے مل جل کر آئینی اصلاحات کے ذریعے اس قابل نہیں بنا سکے کہ کوئی بھی پاکستانی جو کسی بھی لسانی یا مذہبی گروہ سے تعلق رکھتا ہو اپنے بنیادی حقوق کے حوالے سے دل گرفتگی محسوس نہ کرے اور مایوسی کی انتہاء مجبور کر دے کہ وہ سڑکوں پر آ جائے۔ نہ تو اکثریت کے حقوق پامال ہوں اور نہ ہی ایسے قوانین بنائے جائیں کہ اقلیت اپنی سبکی محسوس کرے۔ آخر اکثریت اور اقلیت کا فیصلہ کیسے ہو۔ ہم کیسے یہ جان پائیں گے کہ مختلف علاقوں میں رہنے والے افراد کے کوائف کیا ہیں۔ بے شک قومی سلامتی کے حوالے سے مسلک کا اندراج نہ کریں تو پھر کیسے ممکن ہو گا کہ حکومت یہ اندازہ کر سکے کہ اس گروپ کی جمہوری طاقت کیا ہے۔

ان اعداد و شمار کو پیش کرنے کا مقصد قطعاً" کسی کی دل آزاری مقصود نہیں ہے بلکہ ایک درد مند پاکستانی کی حیثیت سے صرف یہ خواہش ہے کہ کاش ہماری حکومت اس قابل ہو سکے کہ ہر قسم کے اعداد و شمار سے لیس ہو جائے مردم شماری اور دیگر کوائف ایک مقدس فریضہ سمجھ کر جمع کرے اور ان سب اعداد و شمار کو تاریخی دستاویز کی حیثیت سے شائع کرے اور یہ حکومت کا اخلاقی فرض بھی ہے۔

پاکستان کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک' اسلامی ممالک' مسلم اقلیتوں' لسانی گروپوں کے اعداد و شمار بھی شامل اشاعت ہیں۔ امید ہے کہ کتاب موضوع کے اعتبار سے دلچسپی کا باعث ہو گی اور اس میں شامل اعداد و شمار تحقیقی طالب علموں کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔ غلطی کی نشاندہی پر مشکور رہوں گا۔ دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی آراء سے ضرور آگاہ کریں۔

منصور احمد صدیقی راولپنڈی
16 دسمبر 1995ء

فہرست

حصہ دوم پاکستان (مذہبی و لسانی تقسیم)

مردم شماری کی اہمیت

مردم شماری ہر ریاست کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ انسان شماری کے ساتھ ساتھ ریاست کے ہر فرد کے بارے میں مختلف نوعیت کی تفصیلات کا اندراج بھی کیا جاتا ہے۔ ماضی کے اعداد وشمار کی روشنی میں حال و مستقبل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ یوں تو مردم شماری کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ لیکن برصغیر میں اس کا رواج انگریزوں کے عہد میں ہوا۔ ہر دس سال بعد منعقدہ مردم شماری میں تمام ملک کے طول و عرض میں رہائش پذیر عوام' مکانات اور دیگر متعلقہ تفصیلات کا اندراج کیا جاتا ہے۔ ان اعداد وشمار سے حاصل ہونے والے نتائج بہت کار آمد ثابت ہوتے ہیں جن کی افادیت سے انکار ممکن نہیں۔ مروجہ طریقہ کار کے تحت آج تک برصغیر میں مردم شماری منعقد کی جا رہی ہے۔

مردم شماری کے ذریعہ (انسان شماری کے اندراج کے علاوہ) عمر' جنس' ازدواجی حیثیت' مذہب' زبان' نسل' پیشہ' تعلیم اور نقل مکانی وغیرہ کے اندراجات بھی مرتب کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک ان اعداد وشمار سے ریاست کے انتظامی امور میں مدد حاصل کرنے کا تعلق ہے تو ان میں سرفہرست سیاسی امور ہیں۔ مردم شماری کی اہمیت کے پیش نظر اسے بطور سیاسی ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر جمہوری نظام حکومت میں اس کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے بعد ہی فلاح و بہبود کے منصوبوں کا ذکر ہوتا ہے۔

ملکی نظام حکومت اور مردم شماری

دنیا بھر میں سب سے زیادہ پسندیدہ طرز حکومت جمہوری نظام کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور آج کل بیشتر ممالک میں یہی طرز حکومت مقامی ضروریات اور آئینی تحفظات کے ساتھ رائج ہے۔ چونکہ مردم شماری کے اعداد وشمار جمہوری نظام حکومت میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور یہی بنیادی اعداد وشمار ووٹروں' علاقوں کی تقسیم' انتظامی امور میں مددگار ہوتے ہیں۔ ٹاؤن کمیٹیوں' میونسپل کمیٹیوں' کارپوریشنوں' تحصیلات' اضلاع' صوبوں اور وفاقی حکومتوں کے انتظامی امور چلانے کے لئے ان کی انتظامی حیثیت کا تعین' منصوبہ بندی اور ردو بدل ان ہی کی مدد سے ہوتا ہے۔ انتظامی وفلاحی اصلاحات ان ہی اعداد وشمار کی روشنی میں طے کی جاتی ہیں۔

دنیا کے بیشتر ممالک میں مردم شماری بھی ہوتی ہے اور جمہوری نظام حکومت بھی رائج ہے اس کے باوجود بھی ساری دنیا میں افراتفری اور تناؤ کی کیفیت ہے۔ قوموں کے درمیان خانہ جنگی جیسی کیفیت زیادہ نمایاں ہے۔ علاقائی جھگڑوں کی خبروں سے اخبارات بھرے ہوئے ہیں۔ ان سب مسائل پر روشنی

ڈالنے سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جمہوریت کے بارے میں مشہور مفکرین کی کیا رائے ہے اور اس نظام کو بہتر بنانے کے لئے جو اشارے وقتاً" فوقتاً" یہ لوگ دیتے رہے ہیں ان کی عملی حیثیت کیا ہے۔

پروفیسر سیلی کے مطابق جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں ہر شخص حصہ دار اور شریک ہوتا ہے' ڈائس کے مطابق جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جس میں انتظامیہ قوم کی پوری آبادی کے بیشتر حصہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ برائس کے مطابق جمہوریت ایک ایسا طرز حکومت ہے جس میں حکمرانی کے اختیارات کسی ایک فرد یا کسی مخصوص گروہ یا طبقہ کو حاصل نہیں ہوتے۔ بلکہ بحیثیت مجموعی تمام افراد قوم کو حاصل ہوتے ہیں۔ امریکہ کے سابق صدر لنکن کے مطابق جمہوریت ایک ایسی طرز حکومت ہے جو لوگوں کی ہوتی ہے' لوگوں کیلئے ہوتی ہے اور لوگوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ دیگر مفکرین نے بھی جمہوریت کی جو تعریف بیان کی ہے اس کے مطابق افراد قوم ہی ہر صورت میں جمہوریت کیلئے مقدم بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن ان ہی افراد قوم کے نمائندوں کے ہاتھ میں جب اپنی ہی قوم کے افراد کی باگ دوڑ آتی ہے تو عموماً" بجائے بہتری کے حالات بدتری کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ وہ نظام ہائے جمہوریت اور ان میں پائے جانے سقم ہیں جو مثالی جمہوری ملکوں میں بھی رائج ہیں۔ مثلاً مغربی جمہوریت جو بعض ترقی یافتہ ملکوں میں ظاہری کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے' یہ بالواسطہ جمہوری نظام ہے۔ اور ترقی یافتہ ممالک اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں یہی نظام حکومت خوش اسلوبی سے چل سکتا ہے۔ بالواسطہ جمہوری نظام میں عوام براہ راست قانون سازی نہیں کرتے بلکہ ان کے منتخب شدہ نمائندے حکومتی امور کی انجام دہی کرتے ہیں۔ اس طرز کے نظام حکومت میں پہلا صدارتی طرز حکومت ہے جو امریکہ اور فرانس وغیرہ میں رائج ہے۔ جبکہ دوسرا پارلیمانی طرز حکومت برطانیہ' آسٹریلیا' کینیڈا وغیرہ میں رائج ہے۔ صدارتی نظام میں صدر اور دوسرے نظام میں وزیراعظم طاقت ور ترین شخص ہوتا ہے۔

افراد قوم کی ان نمائندہ حکومتوں کے بارے میں ممتاز فلاسفر روسو نے کہا "لوگوں کے نمائندے کبھی بھی ان کے نمائندے نہیں ہوتے وہ صرف ان کے کمشنر ہو سکتے ہیں۔" یعنی "منتظم" وہ حتمی طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ حقیقی جمہوری حکومت اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے۔ اگر ہر شہری معاشرہ سے متعلق تمام بڑے فیصلوں میں حصہ لے نہ کہ انفرادی یا کسی گروپ کے مفادات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایسا کرے۔"

دوسری طرف جمہوری نظام حکومت سیاسی پارٹیوں کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ اور انتظامیہ میں شامل پارٹی کارکنان ہر قسم کے مفادات پر اپنی گرفت مضبوط کر لیتے ہیں۔ اور جمہور منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ شاید اسی قسم کی جمہوری سیاست کے بارے میں ڈورتھی پکل کہتے ہیں۔ "جمہوری سیاست میں

بے شمار لوگوں کیلئے قوت محرکہ جمہوری اصولوں میں گہرے یقین کی بجائے گروہی مادی فوائد کے حصول کی خواہش کارفرما ہے"۔

مغربی ممالک کیمونسٹ نظام حکومت پر شدید تنقید کرتے رہے اور اس نظام حکومت کے خلاف منظم مہم چلائی گئی جس کے نتیجہ میں موجودہ دور میں کیمونسٹ نظام حکومت باعث شرم بن کر رہ گیا ہے۔ اس کے مذہبی اثرات کا بعد میں ذکر ہو گا جس کی وجہ سے مذہبی طبقہ نے مغرب کی نادانستگی میں حمایت کی وگرنہ مذہبی طبقہ مغربی نظام سے بھی شاکی ہے۔

ڈاکٹر کینتھ اے میگل اعتدال پسند جمہوریت اور کیمونسٹ نظام میں کوئی فرق نہیں پاتے وہ کہتے ہیں "اعتدال پسند جمہوریت اور کیمونسٹ نظام دونوں میں کارکنوں کی محنت کی تنظیم و تشکیل پر کنٹرول ان کے اپنے ہاتھوں سے نکل کر سیاسی نوکر شاہی کے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے۔ ان دونوں نظاموں میں نام نہاد جمہوریت کا عمل صرف اسی طرح مکمل ہو سکتا ہے کہ پالیسی بنانے والوں کو مزید اختیارات دے دیئے جائیں تاکہ وہ جوابا" پالیسی پر عملدرآمد کرنے والوں پر مزید کنٹرول حاصل کر سکیں"۔ اس کے علاوہ ایک اور جگہ یہ تبصرہ کرتے ہیں کہ "اسٹالن کے پیروکاروں اور اعتدال پسند جمہوریت نوازوں نے عوام کی حاکمیت کی بنیادی روایت ختم کر کے جمہوریت کو سیاسی پارٹیوں کی حاکمیت بنا ڈالا۔ خواہ یہ حاکمیت کثیر الجماعتی نظام کی صورت میں ہو یا ایک جماعتی نظام کی صورت میں۔ عوام کی جگہ پارٹی نے لے لی ہے اور پارٹی کا مطلب وہ لوگ جنہیں پارٹی پر مؤثر کنٹرول حاصل ہے۔

مندرجہ بالا حقائق جن سے بالواسطہ جمہوریت' پارٹی سسٹم اور جمہوریت کی باگ دوڑ اور پھر ریاست کے تمام اختیارات صرف ایک فرد کے ہاتھ میں دیئے جانے کے بارے میں جو بہت سے شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں' اس کے بارے میں ارتکاز اختیارات کے سنگین خطرات کی نشاندہی کرتے ہوئے ممتاز فرانسیسی مفکر برٹرینڈ ڈی جوونیل کہتے ہیں "کسی بھی قسم کے اختیار کسی ایک فرد کے ہاتھ میں مرتکز کر دینا انتظامی خطرناک ہے اس بات کا قطعی امکان ہے کہ وہ اس اختیار کو عام لوگوں کی فلاح وبہبود کی بجائے اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کے لئے استعمال کرے گا۔

دوسری طرف نیشنلزم یا قوم پرستی کے عوامل کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو ہمیں بہت سارے اسباب نظر آتے ہیں۔ جن میں قومی نظریہ کی کمزوری آئینی سقم اور بنیادی حقوق سے روگردانی شامل ہیں۔ لیکن چند اسباب ایسے بھی ہیں جنہیں عام طور پر معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق معاشرت' تعلیم اور ادب سے ہوتا ہے۔ لہٰذا قوم پرست اپنی محدود برادری کو قوم سے' مخصوص علاقے کو وطن سے تعبیر کرتا ہے اور پھر زبان و ثقافت' سیاسی' مذہبی اور اقتصادی مفادات کی بنیادوں پر جداگانہ قوم کا نعرہ لگاتا ہے۔ در اصل جب اقتدار کی دنیا الگ ہو جائے اور عوام کی دنیا الگ ہو تو یہ

جذبے سر اٹھانے شروع کر دیتے ہیں۔ معاشی بد حالی اور بیروز گاری عصبیتوں کو جنم دیتی ہے۔ قوم پرستی کے جذبوں کے سر اٹھانے کی وجوہات میں عوام کی ضرورتوں سے صرف نظر، تعلیمی نظام، معاشی منصوبہ بندی اور کوٹہ سسٹم، روز گار میسر نہ آنے کی وجہ سے مایوسی، محرومی، باہمی نفرتیں اور تعصبات کی تند تیز لہریں وغیرہ شامل ہیں جو جمہوری ممالک کو کمزور کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

خیر یہ تو مردم شماری، انتظامی امور، پارٹی سسٹم اور اس کے بعد تمام اختیارات کے ارتکاز کی مختصر تفصیلات تھیں لیکن اس سے پہلے ہم مختصراً" یہ دیکھتے ہیں کہ جن انسانوں کی مردم شماری ہوئی ہے ان کے بنیادی حقوق کیا ہیں۔

انسان کے بنیادی حقوق

"انسان کے بنیادی حقوق کے" مصنف تحریر کرتے ہیں کہ "عقل نے بہت غورو فکر کے بعد اس سوال کا یہ جواب تلاش کیا کہ انسان کو چونکہ خود فطرت نے بعض حقوق عطا کئے ہیں اس لئے انہیں تسلیم کیا جانا چاہیے۔ یہ نظریہ فطری حقوق (Natural Rights) کا کہلایا۔ اس پر اعتراض یہ ہوا کہ یہ اصطلاح مبہم اور غیر واضح ہے خود فطرت کا کوئی واضح اور متفقہ مفہوم آج تک پیش نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے فطری حقوق کا تعین کیسے ہو؟ سب سے بڑا اعتراض یہ ہوا کہ ان حقوق کی قانونی حیثیت کیا ہے؟ حقوق کا تصور تو معاشرے کے اندر اس کی منظوری ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ معاشرہ کی منظوری کے بغیر حق کا کیا سوال؟

اب ان حقوق کو قانونی حیثیت دینے اور معاشرہ کی منظوری حاصل کرنے کے لئے عمرانی معاہدہ (Social Contract) کا نظریہ پیش کیا گیا۔ اور دعویٰ کیا گیا کہ چونکہ ریاست کا وجود اسی معاہدہ کا مرہون منت ہے اس لئے حکمرانوں کے اختیارات اور شہریوں کے حقوق کا اصل سرچشمہ یہی ہے۔ اس طرح حقوق کے لئے ایک قانونی جواز فراہم کرنے کی ضرورت پوری کر لی گئی۔ لیکن اس معاہدہ کی تاریخی حیثیت کیا ہے جی۔ ڈبلیو۔ گف سے سنئے۔

"بلیک سٹون (Black Stone) اور پیلے (Paley) سے لے کر مین (Maine) اور اس کے متبعین تک پورے تاریخی مدرسہ فکر کا کہنا ہے کہ اب یہ بالکل واضح اور ناقابل تردید بھی ہے کہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ریاستیں اور حکومتیں ارادتاً" کسی معاہدہ کے ذریعہ سے وجود میں نہیں آئیں بلکہ فطری طور پر ایک خاندان یا قبیلہ کی طرح ابتدائی گروہ بندیوں سے بتدریج قائم ہوئی ہیں۔"

مغرب کا تصور حقوق، بنیادی حقوق اور قانونی حقوق

اس سلسلہ میں انسان کے بنیادی حقوق کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ "اہل مغرب یوں تو پوری بنی نوع انسان کے لئے بنیادی حقوق کی علمبرداری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن ان کا طرز عمل اس کے برعکس ہے۔ ان کا تصور حقوق ان کے نظریہ قومیت اور نسلی امتیاز پر مبنی ہے۔ وہ اپنی قوم یا سفید فام نسل کے لئے جن بنیادی حقوق کی ضمانت چاہتے ہیں۔ دوسری قوموں اور نسلوں کو ان کا مستحق نہیں سمجھتے۔" بار بار دہرائی اس بات کا تذکرہ بر محل ہے۔

"All The people are equal but Some are more equal than other"

30 نومبر 1973ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے جب نسلی امتیاز کو قابل تعزیر جرم بنانے کے لئے ایک قرارداد منظور کی تو اس کے چار مخالفین میں امریکہ، جنوبی افریقہ اور پرتگال کے ساتھ برطانیہ بھی شامل تھا۔

آگے لکھتے ہیں "بنیادی حقوق (Fundamental Rights) اور قانونی حقوق (Legal Rights) میں آخر اس کے سوا کیا فرق ہے کہ بنیادی حقوق ناقابل ترمیم و تنسیخ ہیں۔ یہ ریاست کے عام اختیارات قانون سازی سے ماوراء ہیں۔ انہیں خود دستور میں دیئے گئے غیر معمولی طریقہ کار کے سوا اور کسی طریقہ سے محدود یا معطل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ریاست کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں شہریوں کو تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ انہیں عدلیہ کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس کی مدد سے انتظامیہ کو ظلم وستم سے باز رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس قانونی حقوق عام قانون سازی (Legislation) کے دائرہ میں آتے ہیں اور ریاست جب چاہے اپنے اختیار قانون سازی کے ذریعہ ان میں ترمیم و تنسیخ اور کمی بیشی کر سکتی ہے۔

انسان کے بنیادی حقوق اور جمہوریت

انسان کے بنیادی حقوق اور جمہوریت کے بنیادی طریقہ کار کو جاننے کے لئے جو مختصر جائزہ پیش کیا گیا اس سے دو باتوں کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ہر صورت میں انسانیت کا تقاضہ اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ

(i) کثرت رائے کے فیصلوں کا احترام کیا جائے۔

(ii) اظہار رائے اور دوسرے بنیادی انسانی حقوق کی آزادی

آیئے اس سلسلہ میں پہلے اپنے وطن پاکستان پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

پاکستان میں مردم شماری

روزنامہ ڈان (22 فروری 1995ء) کی ایک رپورٹ کے مطابق "پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں موت اور پیدائش کے اندراجات صحیح طور پر درج نہ ہونے کے باعث مردم شماری ہی ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے جن سے ان اندراجات کی کمی کا ازالہ ممکن ہے۔ اسی رپورٹ میں آگے مردم شماری کا صحیح بنیادوں پر نہ ہونے کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے کہ "مارچ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق جو نتیجہ سامنے آیا ہے اس میں آبادی کے اضافہ کو صوبوں اور اضلاع میں منصفانہ طریقوں سے رجسٹر نہیں کیا گیا۔ سب سے بڑے صوبہ میں اضافہ 27فیصد ' بلوچستان 77فیصد جبکہ کچھ اضلاع میں اضافہ 150 فیصد سے زیادہ دکھایا گیا ہے۔ فاٹا کی آبادی 13 فیصد کم ہو گئی۔ ضلع کوہستان میں اضافہ 192 فیصد ' جبکہ فیصل آباد میں فیصل آباد میونسپل کمیٹی کو چھوڑ کر اضافہ صرف 3.47 فیصد درج کیا گیا ہے۔ صوبہ سندھ میں کل اضافہ 34 فیصد اور صرف کراچی شہر میں اضافہ 45 فیصد درج کیا گیا ہے۔

اسی طرح 1972ء کی مردم شماری کے بارے میں جو شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں اس سلسلہ میں ایک ہفت روزہ نے جو رپورٹ شائع کی تھی اس کے مطابق صوبہ سندھ میں شہروں کی نسبت اندرون سندھ آبادی زیادہ درج کی گئی ہے۔ مثلاً بدین ضلع حیدر آباد میں اضافہ 364% ' میرپور ماتھیلو ضلع سکھر میں 277 فیصد میرپور تھورو ضلع ٹھٹھہ میں 276.1 فیصد ' اسی طرح میہڑ میں 209.7 فیصد ' سکرنڈ میں 202.9 فیصد سجاول میں 200 فیصد اور دیگر شہروں میں اضافہ 42.5 فیصد تا 177.1 فیصد درج کیا گیا ہے جن کی تفصیلات آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

(آبادی کا موجودہ ریکارڈ قطعی جعلی ہے۔ہفت روزہ تکبیر6/12/1990)

آبادی میں اضافہ کے بارے میں ایک طبقہ کا خیال ہے کہ یہ دھاندلی ہے اور ملکی پیداوار میں زیادہ حصہ پانے کیلئے آبادی میں حیرت انگیز اضافہ دکھایا گیا ہے جبکہ دوسرے طبقہ فکر کا یہ خیال ہے کہ تعداد میں یہ اضافہ آبادی میں اضافہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ایک طرف سیاسی نظام میں بہتری ' اندرون سندھ چند سہولتوں کی فراہمی اور آب پاشی کے نظام میں بہتری اور دوسرے سیاسی شعور بڑھنے سے ان ہاریوں اورمزارعوں نے بھی اپنے نام رجسٹر کرائے جنکی وہ اس سے پہلے جرات نہیں کر سکتے تھے۔

پاکستان میں جمہوریت

پاکستان میں سیاسی عدم استحکام' بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں اور اقتصادی بدحالی نے جمہوریت پر پاکستانی عوام کے اعتماد کو متزلزل کر دیا ہے۔ عملاً پاکستان میں اختیارات کا ارتکاز جن ہاتھوں میں ہے ان میں سیاستدانوں کے ساتھ بیورو کریسی' اور فوج کی ایک تکون ہے۔ اس کے علاوہ دینی جماعتیں' پریس' لسانی تنظیمیں بھی موثر قوت کی حامل رہی ہیں۔ اگرچہ دینی جماعتیں انتخابات میں عوامی حمایت حاصل نہ کر سکیں لیکن عوام کے مذہبی رجحانات اور دینی جماعتوں کی مذہب کے حوالے سے سیاست نے ملکی سیاست اور نظام پر ان کے گہرے اثرات مرتب کئے اس کے باوجود یہ لوگوں کو اپنے مسائل کا شعور اورادراک دینے میں قطعی ناکام رہیں۔ جن حالات میں پاکستان معرض وجود میں آیا ان حالات میں علاقائی قوم پرست اور لسانی تنظیموں کا ابھرنا نسبتاً" ایک نئی بات تھی۔ پاکستان کی تخلیق کے بعد سابقہ مشرقی پاکستان میں لسانی تحریک نے پوری شدومد سے سر اٹھایا۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں بھی اس مسئلہ پر کافی خون خرابہ ہوا۔ سرحد میں بھی کچھ قوم پرست جماعتوں نے لسانی مسئلہ ابھارنے کی کوشش کی۔ پنجاب میں سرائیکی صوبہ' قبائلی علاقوں میں قبائلستان اور اس قسم کے چھوٹے درجے کے مسئلہ شامل ہیں۔ لیکن کراچی میں یہ مسئلہ بوجوہ ایک بہت دیو ہیکل مسئلہ بن کر سامنے آیا ہے۔

سیاستدانوں میں سب سے بااثر گروپ جاگیرداروں اور زمینداروں کا ہے۔ جو ہر دور حکومت میں شامل رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے مفادات کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ سیاستدان ہمیں ورثہ میں ملے ہیں کیونکہ پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا تھا اور اس کا حق آج تک وصول کر رہے ہیں۔ پاکستان میں بڑی بڑی جماعتیں اور لیڈر اسی مسلم لیگ کی پیداوار ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنے مفادات کے تحت اس سے علیحدہ ہوتے چلے گئے۔ طاقت ور ترین تکون کے لئے ہر دور حکومت میں مد ومعاون رہے ہیں۔ وفاداریاں تبدیل کرنے اور اپنے مفادات کو مقدم رکھنے میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ مسلم لیگ مختلف ناموں کے سابقوں اور لاحقوں کے ساتھ اب تک عملی سیاست میں یا تو دوسروں کو استعمال کرتی رہی ہے یا کوئی اسے استعمال کرتا رہا ہے۔ مسلم لیگ کے بعد دوسری بڑی سیاسی جماعت جو وجود میں آئی وہ پیپلز پارٹی ہے۔ بنیادی طور پر سوشلسٹ نظریات کا حامل ہونے کے باوجود مسلم لیگ کی نقل کرتے ہوئے جاگیرداروں کی گود میں چلی گئی۔ سوشلسٹوں کا اس پارٹی کے دور اقتدار میں کبھی کوئی مقام رہا نہ ان کی عملی حیثیت رہی۔ پیپلز پارٹی کے کرتے دھرتے بھی دیگر جاگیرداروں کی طرح اپنے مفادات کی خاطر اس پارٹی میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ فوج اور بیورو کریسی کے سابق ارکان مسلم لیگ ہی کی طرح اس کے اہم عہدوں پر فائز رہتے ہیں۔

بنیاد پرست اور سوشلسٹ :- پاکستان میں شاید دو ہی ایسے گروہ ہیں جو شدت سے اپنے نظریات پر کاربند ہیں۔ بنیاد پرست پاکستان کی دینی جماعتوں کی صورت میں موجود ہیں اور یہ سب جماعتیں وقتی مفادات کے تحت کبھی کبھی اکٹھی ہو جاتی ہیں اور پھر بکھر جاتی ہیں۔ براہ راست یا بالواسطہ یہ جماعتیں مسلم لیگ یا پیپلز پارٹی کی حمایت میں سرگرم عمل ہیں۔ اور جاگیرداروں کے مفادات کی دانستہ یا نادانستہ تحفظ کرتی نظر آتی ہیں۔ پاکستانی سیاست میں موثر پریشر گروپ ہونے کے سبب نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کی نظریاتی اساس مذہب پر ہونے کے سبب اور عوام کی اسلام سے جذباتی وابستگی کے سبب عوام سے براہ راست رابطہ رکھتے ہیں۔ جو مذہبی جماعتیں حکومت کی حمایت کرتی ہیں وہ اسلام کی خیرخواہ اور جو مخالفت کرتی ہیں انہیں فرقہ پرست' تخریب کار اور دہشت گرد کے خطاب ملتے رہتے ہیں۔

دوسرا گروہ سوشلسٹوں کا ہے جو اپنے بنیادی نظریات اور سرمایہ داروں کے خلاف جدوجہد کا پاکستان میں میدان خالی ہونے کی وجہ سے اپنا کوئی مقام نہ بنا سکے۔ 1970ء میں انتخابات کے بعد جو الیکشن نتائج سامنے آئے تو اس میں سوشلسٹ جماعتوں نے بے مثال کامیابی حاصل کی۔ لیکن سوشلسٹ جماعتوں کے سربراہ تا عمر پاکستان پر حکومت کا خواب دیکھنے لگے اور آخر یہ سوشلسٹ جو حقیقتاً" جاگیردار تھے اپنے اصلی روپ میں اور گروپ میں واپس آ گئے۔ چند بے اختیار سوشلسٹ چہرے ان جماعتوں کے ماضی کی یاد دلاتے رہے۔ سوشلسٹوں کی ازلی مخاصمت بنیاد پرست جماعتوں سے ہے اور ان کے پاس صرف یہی ایک میدان ایسا ہے کہ جس کی آڑ لیکر وہ اپنی قدر و قیمت میں اضافہ کر سکیں۔ اب ان کا مرکز ماسکو کمزور ہو چکا ہے اور کیمونزم کو پاکستان کے عوام میں ویسے بھی کوئی خاص مقبولیت حاصل نہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں دینی جماعتوں کے پاس سینکڑوں سال سے بنا بنایا ایسا مواد موجود ہے جن کا سوشلسٹوں کے پاس کوئی توڑ نہیں۔ پیپلز پارٹی کے تیسری دفعہ اقتدار میں آنے کے بعد افلاس کے مارے پاکستانیوں کی نظر میں سوشلسٹ نعرے اپنی قدر وقیمت کھو بیٹھے ہیں اور جس طرح انہیں بیوقوف بنایا گیا اس کا انہیں اندازہ ہو چکا ہے۔ اب نئے سوشل کنٹریکٹ کی آڑ میں اپنا قبلہ ماسکو سے واشنگٹن کی طرف کر چکے ہیں۔ اسی طرح مسلم لیگ نے بھی دینی جماعتوں کو اسلام کے نام پر بیوقوف بنایا تھا وہ بھی عوام کو برگشتہ کر چکے ہیں۔

پاکستان کی دوسری سوشلسٹ جماعت عوامی نیشنل پارٹی جو اپنے نظریات کی مضبوطی میں مشہور تھی نے بھی اب میدان خالی کر دیا ہے اور اپنا وزن کبھی پیپلز پارٹی اور کبھی مسلم لیگ کے پلڑے میں ڈال دیتی ہے۔ نیشنل عوامی پارٹی جو اپنے آپ کو واحد سوشلسٹ پارٹی سمجھتی تھی اس کا مسلم لیگ سے اتحاد حالیہ سیاست کا سب سے بڑا لطیفہ ہے۔

پیپلز پارٹی کا شروع میں سوشلسٹ جماعت ہونے کا اعلان بھی صحیح العقیدہ سوشلسٹوں کو اس جماعت کی حمایت پر آمادہ نہ کر سکا۔ اب چند دانشور یا لیبر لیڈر ہی سوشلسٹ جماعتوں کی نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس خطہ کو بہترین ادب ترقی پسند تحریک نے دیا۔ مرزا ابراہیم ، حبیب جالب اوران ہی جیسی بہت سی چند ہستیوں نے اپنے افکار اور عمل سے ہماری ثقافت پر انمٹ نقوش ثبت کئے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سوشلسٹ تحریک نے ہی چند ایسے سیاسی کارکن اگر زیادہ نہیں تو چند جنہیں حکومتیں پلاٹوں اور لفافوں کی مدد سے خرید نہ سکی اور جن کی ساری زندگی کسمپرسی کے عالم میں گزر گئی۔ لیکن یہ بھی طرفہ تماشہ ہے کہ ترقی پسند لکھنے والے چنداونچے نام بھی فرقہ واریت میں اپنے مسلک کے حوالے سے ملوث ہیں۔دینی جماعتیں باوجودیکہ ٹھوس بنیادی نظریات رکھنے کے انتخابات میں کوئی واضح حیثیت حاصل کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اور اب ان کی حیثیت اتنی کم ہو چکی ہے کہ حکومتیں ان کی مرضی کے خلاف آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی مرضی کی قانون سازی کر لیتی ہیں۔ اور ان میں سے کچھ جماعتیں تو اپنے مفادات کی خاطر آنکھیں موند لیتی ہیں۔ یا اخباری بیانات کے بعد چپ سادھ لیتی ہیں۔ البتہ ان معدودے چند علماء حق کا تذکرہ بے محل نہ ہو گا جن کی دین سے محبت اور اس کے عملی ثبوت نے چند علماء سو کیلئے وہ پلیٹ فارم میسر کیا جس کی بنیاد پر وہ اپنی ساکھ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ دینی تعلیم اور مدرسوں پر تنقید کرنا تو بہت آسان ہے لیکن جن حالات میں چندوں اور محلوں کی روٹیوں پر کسمپرسی کے عالم میں یہ علم کی شمع جلائے ہوئے ہیں اور اسلام کے بنیادی عقائد کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ حتیٰ کہ ان دینی تعلیمی اداروں کی بے بسی کا یہ حال ہے کہ ان اداروں میں لوگ محض اس ڈر سے اپنے بچوں کو داخل نہیں کراتے کہ معاشرہ کہیں انہیں مفلس نہ سمجھنے لگ جائے اور لوگوں میں ان کی عزت کم نہ ہو جائے ، علماء بہ نفس نفیس فروعی مسائل میں اس قدر الجھ گئے ہیں کہ اپنی قدر و قیمت کھو بیٹھے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک ہی فقہ کے پیروکار فرقوں ، عقیدت در عقیدت کے حال میں اتنے پھنس چکے ہیں کہ ان کو خود اس سے گلو خلاصی کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی۔ اسی وجہ سے رائے عامہ نے لاؤڈ سپیکر پر پابندی لگنے کے بعد اطمینان کا اظہار کیا ہے اور جب کوئی مذہبی جماعت جلوس نکالنے کا اعلان کرتی ہے تو ہر شریف شہری خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے مذہبی جلوسوں پر پابندی لگنے اور انہیں عبادت گاہوں تک محدود کرنے کے بعد ہی ان علماء کو شاید اپنے ماضی پر نظر ثانی کا موقعہ مل سکے۔

پاکستان میں پریس کا کردار بھی اب ڈھکا چھپا نہیں رہا۔ ملکی حالات کی روشنی میں ریاست کا یہ چوتھا ستون بھی بڑی جماعتوں یا جاگیرداروں کی براہ راست یا بالواسطہ حمایت میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ حکومتی اشتہارات نے ان کی حق گوئی کو متاثر کیا ہوا ہے۔ یہ بھی مراعات لینے میں کسی سے پیچھے نہیں

ہیں۔ ایک موثر پریشر گروپ ہونے کی وجہ سے ہر آنے والی حکومت اپنے من پسندوں کو پلاٹوں' بیرونی دوروں اور حکومتی اشتہارات سے نوازتی رہتی ہے۔ پاکستان میں اخبارات ایک منافع بخش صنعت کا درجہ رکھتے ہیں۔

پاکستانی سرمایہ دار' سرمایہ دار کی بین الاقوامی طور پر مانی گئی تعریف پر کسی طرح پورا نہیں اترتے۔ جن صنعتوں کو یہ قائم کرتے ہیں ان کو ملکی قرضوں سے بناتے ہیں اور پھر ان صنعتوں کو جاگیرداری طور طریقوں سے چلاتے ہیں حتیٰ کہ نیشنلسٹ بورژوا یا (Capitalist) کی تعریف پر بھی پورا نہیں اترتے۔ ملکی اداروں سے حاصل کردہ قرضوں کے بل بوتے پر اگر کوئی سیاسی مقام مل جائے تو اپنے اداروں میں ٹریڈ یونین کو ختم کرنے اور عوام کی آواز دبانے میں صرف کرتے ہیں۔ حب الوطنی کے نام پر حکومت سے مراعات حاصل کرتے ہیں اور پھر ان مراعات کے بل بوتے پر قیمتوں سے لیکر اقتصادیات تک اپنا مکمل تسلط قائم کرلیتے ہیں۔

بیورو کریسی سر سے پاؤں تک سیاستدانوں کے ساتھ ہر معاملہ میں شریک اور ان کی معاونت کرتی ہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی پسندیدہ سیاسی جماعتوں میں شمولیت اختیار کر کے اپنا حق نمک ادا کرتی نظر آتی ہے۔ اگر کوئی بیورو کریٹ حق گوئی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ قانونی تحفظات کی وجہ سے یہ موثر قوت ہے اور ملکی حالات کی خرابی میں برابر کے شریک اور مفاد حاصل کرنے میں کسی سے کم نہیں۔ بیورو کریسی اصل میں کرپشن کی عمارت کا اہم ستون ہے۔

فوج کا کسی نہ کسی بہانے حکومت پر قبضہ رہا۔ جمہوری حکومتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے میں بعض اوقات براہ راست اور بعض صورتوں میں بالواسطہ کردار رہا۔ ریٹائرڈ فوجیوں کی ایک بڑی تعداد سیاسی جماعتوں میں شامل ہے۔ پاکستان میں فوج اقتدار کی تکون کا تیسرا اہم جزو ہے۔

پیر' سجادہ نشین اور مجاور دینی جماعتوں سے الگ براہ راست اپنے ذاتی مفاد کے حصول کے لئے سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ بعض پیروں کا تو بذات خود بڑے جاگیرداروں میں شمار ہوتا ہے۔ ضعیف الاعتقاد عوام ان کو پھر اپنا نمائندہ چن کر اسمبلیوں میں بھیج دیتی ہے۔ پیپلز پارٹی کے سوشلسٹ نعرہ پر شروع میں دونوں ایک دوسرے سے کھنچے رہے لیکن جلد ہی دونوں نے ایک دوسرے کو قبول کر لیا۔ یہ پاکستان کا مضبوط ترین گروپ ہے مالی وسائل میں خودکفیل اور مفادات کے حصول کی دوڑ میں کسی سے کم نہیں۔ ان تصوف کے پیروکاروں کے ہاتھ میں موبائیل فون' سواری کیلئے پجارو' رہنے کے لئے بنگلے' کاروبار کے لئے پلازہ' پٹرول پمپ اور وسیع و عریض جائیدادیں' نوکر چاکر' ان کے ٹھاٹھ باٹھ' بنیاد پرستوں سے کہیں زیادہ ہیں جن کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتے۔ یہ سوشلسٹوں کے ساتھ بھی ہیں' جاگیرداروں کے ساتھ بھی' مارشل لاء کے ساتھ بھی ہیں۔ غرض جہاں جس کا مفاد

ہے موجود ہیں۔ پریشر گروپ سے زیادہ حکومتوں میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں۔ اور کسی قسم کا مالی نقصان گوارا نہیں کرتے۔

یہ مختصر تعارف تھا پاکستان کی جمہوری حکومت' اس کی سیاست کے محور اور پریشر گروپوں کا اب تھوڑا سا ذکر عدلیہ کا بھی ہو جائے۔ پاکستان میں عام آدمی کے لئے انصاف کا حصول بہت مشکل کام ہے۔ برسہا برس تک لوگ عدالتوں کے چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اکثریت تو اس پریشانی سے بچنے کے لئے عدالت میں جانے سے گریزاں ہے۔ عدالتوں کے فیصلوں پر حکومت اثر انداز ہوتی ہے یا نہیں لیکن اکثر اوقات یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ حکومت اپنے سیاسی مخالفین سے انتقام لینے کے لئے یا دوسرے ذرائع سے عدلیہ کا سہارا لینے کی کوشش کرتی ہے۔ عام آدمی یہ دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ بعض فیصلے بھی حکومت کی منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور جب حکومتیں بدلتی ہیں تب بھی یہ عمل جاری رہتا ہے۔ اس ملک میں سیاسی لوگوں کو بھی جج لگایا جاتا ہے۔ اور عدلیہ کو بہت سے ایسے مسائل کا سامنا ہے جن کی وجہ سے عدالت کو انصاف کے مطابق فیصلہ کرنے میں دشواری پیش آتی ہے اور اس وجہ سے ہی فیصلہ کرنے میں عوام عدالت کے فیصلوں سے مطمئن نہیں ہوتی۔ پولیس جعلی مقابلوں میں حکومت کے سیاسی مخالفین کو ہلاک کر دیتی ہے لیکن عدالتیں اس پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کرتیں۔ بعض اوقات ایسے لوگ جنہیں دہشت گرد اور اشتہاری مجرم قرار دیا جاتا رہا ہو وہی لوگ بغیر کسی عدالتی تحقیق کے یا اپنی صفائی پیش کئے بغیر انصاف کی کرسی پر براجمان ہوجاتے ہیں۔ باضمیر اور اپنے عہدہ سے انصاف کرنے والے عدلیہ کے جج بھی موجود ہیں جن کی وجہ سے عدالتی نظام چل رہا ہے ورنہ یہ بھی ہمارے سیاسی نظام کی طرح بے یقینی کا شکار ہو جاتا۔ لیکن انصاف کا حصول اس قدر مہنگا اور مشکل عمل ہے کہ غریب عوام اپنی داد رسی کیلئے آواز اٹھانے کی ہمت بھی نہیں کرپاتے۔ پولیس مقابلوں اور حراست میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان میں لسانی اور مذہبی جھگڑے

کافی عرصے سے پاکستان کی سرزمین لسانی اور مذہبی جھگڑوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ خونریزی اور فسادات نے ایک مستقل درد سر میں مبتلا کر دیا ہے۔ کوئی صوبہ ایسا نہیں جہاں لسانی و مذہبی جھگڑے موجود نہ ہوں۔ پختونستان کا مسئلہ ہو یا سندھو دیش کا' سرائیکی صوبہ ہو یا مہاجروں کا مسئلہ' سنی اور شیعہ مسئلہ ہو یا ذکری اور احمدی جھگڑا۔ اب تو ان جھگڑوں نے بہت خطرناک صورتحال اختیار کر لی ہے۔ ایک حکومت انہیں دہشت گرد' تخریب کار قرار دیتی ہے تو اگلی حکومت میں یہی لوگ حکومت میں شامل نظر آتے ہیں۔ لہٰذا عوام یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آیا یہ گروپ جھگڑے اور تخریب کاری میں

براہ راست ملوث بھی ہیں یا بیرونی طاقتوں کے ایجنٹ ایسا کر رہے ہیں۔

پاکستان میں شیعہ سنی مسئلہ پر شدت کی بنیادی وجہ ایرانی انقلاب پر ردعمل ہے۔ اور پاکستان میں صحیح مردم شماری نہ ہونے کے باعث آج تک مذہبی گروپوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکی۔ اہل سنت' اہل حدیث' اثنا عشری' آغا خانی بوہرے' ذکری اور دیگر فرقوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ اپنی آبادی کے بارے میں متضاد دعوے کرتے رہتے ہیں۔ اور حکومت دباؤ میں آکر ایسے قوانین کا نفاذ کر دیتی ہے جو قومی یکجہتی کو سخت نقصان پہنچانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ صرف زکواۃ کا مسئلہ ہی لیں تو بہت سے مفاد پرست زکواۃ سے بچنے کے لئے جھوٹے بیان حلفی دیتے نظر آتے ہیں۔ اسی طرح کے اور بہت سے مسائل جو ہماری کتاب کے موضوع سے خارج ہیں آئے دن کے فتنہ و فساد کا باعث بنتے ہیں۔

اسی طرح لسانی جھگڑے مستقل روگ بن گئے ہیں کراچی کے مسائل پر ساری دنیا میں ہماری جگ ہنسائی ہو رہی ہے۔ پختونستان' سرائیکی' بلوچستان میں پختون اور بلوچی جھگڑا' سندھی اور مہاجر کا جھگڑا کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

دنیا کے دیگر ممالک میں لسانی اور مذہبی تقسیم

لسانی اور مذہبی تقسیم صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ اس کا اثر پوری دنیا پر ہے۔ مذہبی اور لسانی گروہ اپنے جمہوری حقوق حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

آبادی کی لسانی تقسیم پر اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق "دنیا بھر میں صرف 20 کے قریب ممالک کو لسانی لحاظ سے یکساں قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ لسانیت کی بدلتی ہوئی تعریف کے تحت ٹھیک اعداد وشمار حاصل کرنے مشکل ہیں۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ لسانی اختلافات بہت زیادہ ہیں۔ تقریباً" 40 فیصد دنیا کی آبادی میں پانچ بڑے لسانی گروہ ہیں جو مختلف ملکوں میں آباد ہیں۔ جن میں ایک یا ایک سے زیادہ فرق کرنے والے ہیں۔ صرف نائیجیریا میں 450 مختلف لسانی گروپ ہیں' ہندوستان میں 350' ایتھوپیا میں 90 اور برازیل میں یہ تعداد 80 ہے۔ یہ فرق بعض ملکوں میں کامیابی سے معاشرتی اور سیاسی پختگی کی وجہ سے دور کر دیا گیا ہے۔ مثلاً سوئیٹزرلینڈ' مارلیشس اور ملائیشیا وغیرہ ان ملکوں میں ایسا انتخابی طریقہ کار نافذ کیا گیا ہے کہ اقلیتی آبادی کی نمائندگی لازمی ہو جاتی ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دنیا کے آدھے سے زیادہ ملکوں نے حال ہی میں اندرون ملک لسانی نزاع کا سامنا کیا ہے۔ 1989ء اور 1992ء کے درمیانی عرصے میں جو 82 نزاع وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ان میں سے 79 سے زیادہ واقعات قوموں کے درمیان

ہونے کی بجائے خانہ جنگی کی شکل میں درپیش آئے۔ روانڈا میں ہوتو اور توتسی قبائل کے درمیان ہونے والے تنازع میں صرف اپریل اور اگست 1994ء کے درمیان دس لاکھ افراد مارے گئے۔ جو کل آبادی کا آٹھواں حصہ تھے۔ 20 لاکھ افراد ملک چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یوگوسلاویہ میں 1991ء سے اب تک ایک لاکھ تیس ہزار افراد مارے جا چکے ہیں اور تقریباً 20 لاکھ افراد گھر چھوڑ چکے ہیں۔

(Ethnic violence, Daily Muslim, 17/3/1995.)

جبر اور خوف میں مبتلا کر کے کسی بھی لسانی اقلیت کو اپنی زبان بدلنے پر مجبور نہیں کا جا سکتا۔ پروفیسر احمد حسن دانی نے سنٹرل ایشیا کے بارے میں اپنے مضمون میں تحریر کیا ہے کہ سویت یونین نے (سنٹرل ایشیا کے مسلمانوں کو) روسی زبان تک محدود کرنے کے لئے ان کی زبان اور اس کے رسم الخط پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی تاکہ وہ اپنے ماضی کے علمی اور تہذیبی سرمایہ سے دور ہو جائیں۔

(Daily Muslim 23/3/1995.)

دنیا کی آبادی کی مذہبی تقسیم اور مسلم ممالک کی صورتحال

دنیا کے ممالک میں مذہبی تقسیم بھی لسانی تقسیم کی طرح کوئی کم درجے کی نہیں ہے۔ اس تقسیم نے بھی سینکڑوں گھر اجاڑ دیئے ہیں۔ اور لاکھوں افراد اس کا شکار بن چکے ہیں۔ صرف چند مسلم مملک کی صورتحال اس سلسلے میں درج ذیل ہے جن سے مسلم فرقوں کے مابین مخاصمت اور مذہبی تفریق کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی پڑ سکتی ہے۔

افغانستان:- ایک جریدے نے حال میں ہی ایک رپورٹ شائع کی جس کے مطابق افغانستان کے سلسلہ میں جو گرانڈ شوریٰ کا اجلاس فروری 1989ء میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایران نے افغانستان میں شیعہ گروپوں کے لئے ایک تہائی نشستیں مختص کرنے پر اصرار کیا۔ جس پر مجاہدین نے انکار اور ایران نے اصرار جاری رکھا۔ مجاہدین کا کہنا تھا کہ افغانستان میں شیعوں کی آبادی کی تعداد کے بارے میں ایران غلط فہمی کا شکار ہے۔ ظاہر شاہ کے دور حکومت میں جو کہ ایک سیکولر حکومت تھی۔ افغانستان کی 243 سے زائد تحصیلوں میں سے صرف آٹھ تحصیلوں کو شیعہ اکثریتی تحصیلیں قرا دے کر ان سے شیعہ نمائندے لوئی جرگہ میں لئے گئے تھے۔ افغانستان کی شیعہ آبادی جغرافیائی لحاظ سے ایرانی سرحدوں کے درمیاں سنی آبادی پر مشتمل افغان صوبے حائل ہیں۔ جبکہ افغانستان سے ملنے والی ایرانی سرحدوں پر ایران کی سنی آبادی پھیلی ہوئی ہے۔ (ہفت روزہ تکبیر' رپورٹ رفیق افغانی 3/1/1991)

ایران:- ایران شیعہ اکثریتی ملک ہے۔ لیکن وہاں کی سنی آبادی کے اعداد وشمار سامنے نہ آنے کی وجہ سے شکوک وشبہات کی فضا پیدا ہوئی۔ اس کے علاوہ ایرانی انقلاب شیعہ علماء لے کر آئے اور دیگر

مسلم ممالک میں آباد شیعہ علماء کی اکثریت چونکہ ایران یا عراق کے مدرسوں سے فارغ التحصیل تھی لہٰذا ان کا رابطہ کسی نہ کسی صورت ایران کے ان علماء سے بھی تھا جو انقلاب کے بعد سیاسی عہدوں پر فائز ہو چکے تھے۔ یہ نہ صرف ان کے لئے حوصلہ مندی کا باعث تھی بلکہ ایران جیسے امیر ملک نے جب اس انقلاب کو اسلامی انقلاب سے تعبیر کیا تو دنیا بھر کے مسلمانوں نے بھی اس کی حوصلہ افزائی کی اور ایرانی حکومت اکثر مسلمان ممالک کے مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء اور دانشوروں کی میزبانی کرتی رہی تاکہ مغربی ممالک نے جو اس انقلاب کے خلاف پروپیگنڈا شروع کیا ہوا تھا اس کا اثر کم ہو سکے پاکستان کے سنی علماء اور سیکولر و سوشلسٹ دانشور بھی میزبانی کا لطف اٹھاتے رہے۔ لیکن ایرانی انقلاب چاہے جتنی بھی دیانتداری سے نافذ کیا گیا ہو۔ مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لئے ان کے پاس کتنے ہی پروگرام ہوں۔ اسلام دشمن قوتوں کے لئے ان کے عزائم چاہے جتنے بھی بلند ہوں۔ لیکن ایران کی سنی اقلیت کے بارے میں جب بھی ذکر ہوا وہاں ایرانی انقلاب کی چمک دمک ماند پڑ گئی۔ اس کے علاوہ چند مسلم سنی اکثریتی ممالک نے بھی شکایت کی کہ ان ممالک میں آباد شیعہ آبادی کو تحریک دینے کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے۔ ایران کے اپنے ملک میں عراق کی حکومت کے خلاف جلاوطن حکومت قائم کرنا وغیرہ شامل ہے۔ لیکن سنی اقلیت کا ایران میں مسئلہ ایرانی حکومت کا کمزور پہلو بن گیا۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ پہلے نائب امیر طالبان (افغانستان) نے بیان دیا کہ اگر ایران نے افغان معاملات میں مداخلت کی تو پھر ایران میں اہلسنت سے نامناسب طرز عمل پر بھی بات ہو گی۔ (نوائے وقت 22/2/1995)

ایران کی سنی آبادی کے اعداد وشمار اور وہاں صحیح مردم شماری نہ ہونے کے سبب مختلف حلقے متضاد دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً

i. ایران میں 33% سنی آباد ہیں۔ (نقطہ نظر ہفت روزہ زندگی لاہور 12/1/90)
ii. ایران کی آبادی میں سنی 25% سے کم نہیں۔ (مولانا زاہد الراشدی، ہفت روزہ زندگی 5/1/90)
iii. ایران میں سنی 7% ہیں (تھے)۔ (ایران پاسٹ اینڈ پریزنٹ، ڈونالڈ این ولبر 1950ء)
iv. ایران میں شیعہ آبادی 95% ہے۔۔ (ورلڈ المانک 1995ء نیو یارک)

آئندہ صفحات میں ایران کی آبادی کا ایک جائزہ بھی شامل ہے جو مختلف حوالوں سے درج کیا گیا ہے اور وہاں کی لسانی ومذہبی تقسیم کو نمایاں کیا گیا ہے۔

احمدی :- پاکستان کے علاوہ ایک دو اور مسلم ممالک میں انہیں غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن دنیا بھر کے دیگر ممالک میں ان کی تعداد کو مسلم آبادی ہی میں شامل کیا جاتا ہے۔ ان کے علیحدہ اعداد وشمار میسر نہیں ہیں۔ بعض ممالک میں یہ سرے سے موجود ہی نہیں وہاں صورتحال دوسری ہے۔ لیکن احمدی

غیر مسلم ممالک، میں بھی خاصی تعداد میں آباد ہیں۔

پاکستان :- یہاں بھی صورتحال ایران کی طرح ہے لیکن یہاں شیعہ آبادی کے اعداد و شمار میسر نہیں۔ لہٰذا صورتحال واضح نہیں ہے۔ اس سلسلے میں متضاد دعوے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً

i. پاکستان میں شیعہ آبادی 1.77% ہے (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جون 1992ء)

ii. شیعہ رہنماؤں کے بیانات جو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں ان کے مطابق ان کے فرقہ کی آبادی ایک کروڑ اور تین کروڑ کے درمیان ہے !

iii. دیگر شیعہ فرقے جن میں اسماعیلی' بوہرے' نور بخشی وغیرہ شامل ہیں ان کے اعداد و شمار بھی میسر نہیں ہیں۔

iv. پاکستان میں آباد ذکری فرقے کی صحیح آبادی بھی معلوم نہیں ہو سکی۔

v. صرف اطمینان بخش اعداد و شمار غیر مسلموں کے میسر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نمائندگی ان کے لئے اطمینان بخش ہے۔ اور پاکستان میں اقلیت سیاسی لحاظ سے مطمئن ہے۔ پاکستان کی آبادی میں دیگر فرقوں کی آبادی جاننے کے لئے برصغیر کے تقریباً" سو سال پہلے سے اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مردم شماری اور گزیٹر بہت کار آمد ثابت ہوئے۔(تفصیلات آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیے)

عراق :- دنیا کا ایسا ملک ہے جہاں دنیا کی بدترین لسانی و مذہبی تقسیم موجود ہے۔ اور وہاں حالات اس موڑ پر پہنچ چکے ہیں کہ جنوبی عراق جہاں شیعہ آبادی کی اکثریت ہے اس کو عراق سے الگ کرنے کے لئے سامراجی قوتیں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ حتی کہ اخباری رپورٹ کے مطابق اس علاقے پر عراقی حکومت بلا اجازت اپنے ہوائی جہاز بھی نہیں گزار سکتی۔ دوسری طرف کرد اپنے علیحدہ تشخص کے لئے سرگرداں ہے۔ عراق کے علاوہ دیگر علاقے بھی جہاں کرد آباد ہیں' اس لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ ترکی اور شام بھی انہی مشکلات کا شکار ہیں۔ عراقی آبادی اور اس میں شامل مختلف لسانی و مذہبی گروپوں کی آبادی مختلف حوالوں کے ساتھ آئندہ صفحات میں دی گئی ہے۔ عراقی حکومت میں شامل اعلیٰ عہدیداروں کی تفصیل بلحاظ مذہب ولسانیت شامل ہیں۔ البتہ سرکاری سطح پر جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں وہ دیگر حوالوں سے نزدیک ترین ہیں۔

شام اور لبنان :- شام میں حالات دیگر مسلم ممالک سے انتہائی مختلف ہیں۔ یہاں انتہائی کم تعداد میں آباد اقلیت سنی اکثریت پر چالیس سال سے حکومت کر رہی ہے۔ یہاں کے شیعہ دروز' سیکولر ازم اور سوشلزم کی آڑ میں حقیقی اعداد و شمار پیش کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ شام کی لسانی اور مذہبی تقسیم کی تفصیل بھی آئندہ صفحات میں پیش کی گئی ہے۔ اور یہاں کے بڑے شہروں میں چند برس بیشتر آبادی کا

جائزہ بھی شامل ہے جسے آئندہ صفحات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

لبنان کی صورتحال تو ایک عالم جانتا ہے۔ وہاں کی بدترین صورتحال اور لسانی ومذہبی تقسیم تو اتنی شدید ہے کہ پورا ملک عملاً مختلف گروہوں کے قبضہ میں ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں لسانی اور مذہبی تقسیم

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کا علمبردار اور اپنی پسند کے حکمرانوں کو دنیا بھر میں اقوام پر مسلط کرنے کی استطاعت رکھنے والے اس ملک میں لسانی اور مذہبی گروہوں کی کیا پوزیشن ہے اس پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

1990ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں انگریزی کے علاوہ بولی جانے والی پہلی 25 گھریلو زبانیں اور ان کی تفصیل اس طرح تھی۔(تعداد)

ہسپانوی	1,73,39,000	فرانسیسی	17,03,000	جرمن	15,47,000
اطالوی	13,09,000	چینی	12,49,000	ٹاگالوگ	8,43,000
پولش	7,23,000	کورین	6,26,000	ویتنامی	5,07,000
پرتگیزی	4,30,000	جاپانی	4,28,000	یونانی	3,88,000
عربی	3,55,000	ہندی، اردو	3,31,000	روسی	2,42,000
یدش	2,13,000	تھائی	2,06,000	فارسی	2,02,000
فرنچ کریول	1,88,000	آرمینی	1,50,000	ناواجو	1,49,000
ہنگرین	1,48,000	ہبریو	1,44,000	ڈچ	1,43,000

(Bureau of Census, U.S. Deptt of Commerce) Page 600 World Almanac)

امریکہ میں پانچ سال اور زیادہ عمر والے افراد کی تعداد 23,04,45,777 تھی۔ جن میں انگریزی بولنے والے 19,66,00,798 افراد اور تقریباً" 13.8 فیصد افراد دوسری زبانیں بولتے ہیں جن کی مجموعی تعداد 3,18,44,979 تھے۔

امریکہ میں مذہبی گروپ یا فرقے :- مسلم 33,32,000، بہائی 50,000، بدھ 5,90,000، ہندو 3,40,000، یہودی (تین فرقے) کل تعداد 43,00,000

بڑے عیسائی فرقے :-

i. ایڈونٹسٹ(Adventist) چرچ (4 فرقے) سب سے بڑے فرقے کی تعداد 7,48,000

ii. بپٹسٹ چرچ(Baptist) : (19 فرقے) جن میں بڑا چرچ نیشنل مشنری بپٹسٹ کنونشن آف امریکہ کی تعداد 25 لاکھ اور ساؤتھرن بپسٹ کنونشن کی تعداد 1,53,58,866 ہے۔

iii. بریدرن (جرمن بپٹسٹ چرچ) (2 گروپ)

iv. بریدرن (ریور چرچ) (2 گروپ)

v. کرسچین بریدرن چرچ

vi. کرسچین کیتھولک چرچ

vii. کرسچین نیشنل چرچ

viii. کرسچین یونین

ix. کرسچین چرچ 10,11,502

x. کرسچین کون گریگیشن 1,11,324

xi. چرچ آف کرائسٹ (2) بڑے چرچ کے ممبران 16,84,872

xii. چرچ آف گاڈ (5)

xiii. چرچ آف نزارین تعداد 5,73,834

xiv. انٹر نیشنل کونسل آف کیمونٹی چرچز 5,00,000

xv. کنزرویٹو کرسچین (2)

xvi. ایسٹرن آرتھوڈوکس چرچ (16) جن میں بلغارین' یونانی' رومانی' سربین' شامی' یوکرائنی چرچ شامل ہیں۔ سب سے بڑے یونانی چرچ کے ممبران کی تعداد 15 لاکھ ہے۔

xvii. Episcopal چرچ 24,71,880 ایونجلیکل چرچ (کئی چرچ)

xviii. لوتھرن چرچ (13) جس میں انجولیکل لوتھرن چرچ آف امریکہ کے 52,34,568 ممبر' لوتھرن چرچ (Missouri Syhod) کے 26,09,905 ممبر۔

xix. مینو نائٹ چرچ (9)' میتھوڈسٹ چرچ (10)' جس میں افریقین میتھوڈسٹ کے 35 لاکھ' افریقین میتھوڈسٹ Episcopal Zion کے 12 لاکھ' اور یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ کے 87,89,101 ممبر۔

xx. پینٹی کوسٹل چرچ (17) جس میں سے صرف اسمبلیز آف گاڈ 22,57,846 اور چرچ آف گاڈ ان کرائسٹ کے 54,99,875 ممبر

xxi. (Presbyterian) چرچ (8) اور جس میں سے صرف (Presbyterian) چرچ آف امریکہ 37,58,085

xxii. ریفارمڈ چرچ (6) جس میں سے صرف یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ 15,55,382 افراد

xxiii. رومن کیتھولک چرچ 5,92,20,723 وغیرہ

(بریکٹ میں چرچ کی تعداد ہے جسے فرقہ یا گروپ کہہ سکتے ہیں)

Source :- 1994 year Book of Amercian & Canadian Churches

World Almanac Research, Page 729 World Almanac

یہ امریکہ کی صورت حال تھی کینیڈا کی صورتحال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

کینیڈا :- یہاں بھی 60 سے زائد مختلف چرچ ہیں جن میں سے رومن کیتھولک چرچ کے 1,18,52,350 ممبر، انجلیکل چرچ آف کینیڈا کے 8,48,256 ممبر، اور یونائیٹڈ چرچ آف کینیڈا کے 19,84,307 ممبر ہیں۔

افراد قوم اور ان کی حیثیت کا تعین

پاکستان اور دیگر چند ممالک کی جو مثالیں اوپر گزر چکی ہیں۔ ان کو بیان کرنے کا مقصد ان بنیادی عوامل کو پیش کرنا تھا کہ جن کی وجہ سے جمہوری نظام خطرے سے دو چار ہے۔ افراد جن سے قوم وجود میں آتی ہے اور ان ہی افراد کی رائے سے حکومت وجود میں آتی ہے۔ قوم کا یہ اہم فرد بعض صورتوں میں کتنا غیر اہم ہے کہ اس شخص کے بارے میں نہ تو حکومت کے پاس مکمل کوائف ہوتے ہیں اور نہ ہی مکمل اندراج۔ جمہوری حکومت کو وجود میں لانے کے لئے ان کے سر تو گن لئے جاتے ہیں لیکن اس ہی شخص کی فلاح و بہبود اور نمائندگی کی دعویدار حکومت اس خاموش محرک کو جانتی بھی نہیں۔ نہ ہی اس شخص کے مکمل کوائف سے ریاست واقف ہوتی ہے نہ ہی ان کا اندراج کیا جاتا ہے۔ قوم کا یہی فرد پیدا ہونے کے بعد ساری عمر ریاست کی خدمت کرتا ہوا قبر میں جا سوتا ہے اور ریاست کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ حکومت بنانے کا محرک کوئی تھا بھی یا نہیں۔

افراد کے بعض کوائف تو حکومتیں خود ہی درج کرتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات لسانی' مذہبی یا نسبی و قبائلی اعداد وشمار کو درج کرنا ہی ملکی وحدت یا قومیت کے خلاف تصور کیا جاتا ہے۔ لہٰذا دنیا کی تمام آبادی کے اعداد وشمار جمع کرنا ناممکن ہے۔ البتہ بعض حکومتیں اپنی مرضی سے جو اطلاعات دیتی ہیں ان پر ہی قناعت کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ایسا غیر جانبدار ذریعہ نہیں جو صحیح معلومات فراہم کر سکتا ہو۔ البتہ ماہرین اندازے سے اپنے خیالات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

اس کتاب میں زیادہ توجہ وطن عزیز کے موجودہ حالات کی وجہ سے پاکستان پر ہے۔ اس میں تقسیم برصغیر سے پہلے کے اعداد و شمار شامل کئے گئے ہیں اسی طرح مسلم ممالک جہاں لسانی و مذہبی تقسیم نمایاں ہے یا اقلیت اور اکثریت کا مسئلہ ہے ان کو بھی قدیم و جدید اعداد و شمار کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی تعداد اور ان کی مذہبی اور لسانی تقسیم کو نمایاں کیا گیا ہے۔

مذہبی فرقہ واریت اور لسانی تقسیم صرف مسلم ممالک میں ہی نہیں بلکہ یہ ساری دنیا کا مسئلہ ہے۔ اسی لئے پوری دنیا کی آبادی کے مختصر اعداد وشمار درج کئے گئے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی نوعیت کے مسائل ہیں جن سے ہر ملک اپنی جگہ نبرد آزما ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں یہ تقسیم موجود ہے۔ اس میں نہ تو حکومتوں کا قصور ہے اور نہ ہی افراد قوم کا۔ یہ قدرتی امر ہے کہ ہر انسان اپنی مرضی سے کسی قبیلہ یا قوم میں پیدا نہیں ہوتا۔ اور اکثریت وہی زبان یا مذہب اختیار کرتی ہے جو اسکے والدین یا قبیلہ میں رائج ہوتا ہے۔ اپنی مرضی سے مذہب تبدیل کرنے والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ البتہ غیر زبان یا مذہب صرف بحالت مجبوری ہی اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ یا

تو وہ محکوم ہو جائیں یا پھر مذہبی پابندیاں انہیں اچھوت بنا دیں۔ اور معاشرے میں ان کی حیثیت برابری کی جائے کم ترحیثیت سے مستحکم ہو جائے۔ تو مجبوا" اپنامذہب تبدیل کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ معاشی حالات انسانی زندگی پر بہت اثر ڈالتے ہیں لیکن یہ بہت کم دیکھا گیا ہے کہ معاشی حالات سے مجبور ہو کر بڑے پیانے پر مذہبی تبدیلی یا دوسری زبان اختیار کرنے کی کوشش کی جائے۔

پاکستان میں حالات جس نہج پر جا رہے ہیں' فرقہ واریت اور لسانیت کے عفریت نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ لسانیت کے جھگڑے نے ملک کو پہلے ہی تقسیم کر دیا اور ہم اپنے ملک کے بہت بڑے حصہ سے محروم ہو چکے ہیں۔ سندھ کے حالات سب کے سامنے ہیں جہاں وہی تاریخ دہرائی جانے کو تیار ہے۔ فرقہ واریت کی بھینٹ سینکڑوں افراد چڑھ چکے ہیں۔ حکومت ان مسائل کے سامنے بے بس ہے۔ صرف اپنی ساکھ بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔

آخر ان مسائل کا کیا حل ہے۔ اس کتاب میں جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔ وہ صرف مجبوری کے تحت سامنے لائے گئے ہیں کہ پاکستان میں آبادی کا صحیح اندراج نہیں کیا گیا۔ پاکستانی حکومتوں کے خیال میں یہ اعداد و شمار ملکی قومیت اور یکجہتی کے خلاف ہیں۔ للذا نہ تو ان کا اندراج ہونا چاہیے اور نہ ہی افراد کو ان کا اظہار کرنا چاہیے۔ البتہ ان گروہوں کے پریشر گروپ جب چاہیں حکومت کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر لیں۔ حکومت ان کے خلاف برسرپیکار رہے۔ تمام قانونی مشینری انہیں محب وطن بنانے کے لئے استعمال ہوتی رہے۔ حکومت کی آنکھوں میں یہ دھول جھونکتے رہیں اور اپنی اکثریت کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے رہیں۔ دھونس دھاندلی سے اپنے مطالبات منواتے رہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا پاکستانی حکومتیں اسی طرح دباؤ کا شکار رہیں گی اور سدا ہمارے وطن کی جگ ہنسائی ہوتی رہے گی۔؟

ان مسائل کا حل :-

ان مسائل کے حل کے لئے پاکستانی دانشور' حکومتی کارندے' محب وطن صحافی' علماء' سیاستدان' بیورو کریٹ' ٹیکنوکریٹ' نوکرشاہی سب ہی پریشان ہیں۔ مختلف حل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان پر عمل ہوتا ہے اور پھر ردعمل کے بعد نئے منصوبہ بنائے اور ختم کئے جاتے ہیں۔ منافرت وقتی طور پر تو ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن پھر سر اٹھا لیتی ہے۔

میرے خیال میں ان سب مسائل کا حل پورے ملک میں انتہائی دیانت داری سے مردم شماری کے انعقاد اور تمام افراد کے مکمل کوائف کے اندراج میں ہی مضمر ہے۔ضرورت ہے کہ پورے ملک میں بیک وقت فوج کی نگرانی میں ہر فرد کے بارے میں ہراس تفصیل کا اندراج کیا جائے جس کی

ریاست کو کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یہ ریکارڈ وفاق کے پاس محفوظ ہونا چاہیے اس ہی کی روشنی میں منصوبہ بندی اور انتظامی حالات پر گرفت ممکن ہے۔ جعل سازی سے مفادات حاصل کرنے والوں کا محاسبہ بھی اسی صورت میں ممکن ہے ۔ جن کوائف کا اندراج اہم ہے ان میں جنس، عمر، تعلیم، مذہب، مسلک، نسل، قوم، مادری زبان، دوسری زبان، انفرادی و خاندانی بیماریوں کی تفصیلات، رہائش، جائیداد، پیشہ اور آمدنی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کوائف کو دیکھ کر عام آدمی بھی یہ کہے گا کہ حکومت پہلے ہی ان میں سے اکثر تفصیلات کا اندراج کرتی ہے۔ لیکن اس میں سقم کی چند وجوہات میں (i) مردم شماری کا ایک ہی دن منعقد نہ ہونا۔ (ii) لوگوں کا ایک سے زیادہ مقامات پر اندراج ۔ (iii) مذہب کے ساتھ مسلک معلوم نہ ہونا۔ (iv) صوبوں اور اضلاع کی آبادی کو سیاسی بنیادوں پر گھٹا کر یا بڑھا کر پیش کرنا۔ (v) مردم شماری کرنے والوں کی جانبداری وغیرہ شامل ہے۔

حکومت کو پہنچنے والے فوائد

ان اعداد و شمار سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ان میں

i. قومی وسائل / آمدن / خرچ اور سہولتوں کی فراہمی اور طلب کے بارے میں صحیح فیصلہ کی قابلیت۔

ii. صحیح اور مکمل کوائف کی بنیاد پر حکومت دھوکہ دہی سے بچ سکے ۔

iii. تھانے اور عدالتوں میں غیر ضروری طوالت جو کوائف نہ ہونے کے سبب درپیش آتے ہیں۔ اور پرسنل لاء کی آڑ میں غلط بیانی سے قانون کی آنکھوں میں دھول نہ جھونکی جا سکے۔

iv. حکومت کی گروپوں کو ان کی تعداد کے حساب سے سہولیات کی فراہمی اور اکثریت کی روشنی میں جمہوری حقوق کی ادائیگی۔

v. نئے قوانین کے نفاذ میں اکثریت کا خیال اور اقلیت کے حقوق کا ان کی آبادی کے تناسب سے لحاظ۔

vi. دیکھا جاتا ہے کہ مذہبی گروہ اپنے مذہبی جلسے اور جلوسوں کی آڑ میں نہ صرف اپنے مخالفین کی دل آزاری کرتے ہیں اور امن و امان کے خطرات کے پیش نظر پوری انتظامی مشینری کا دیگر امور چھوڑ کر ان کی طرف توجہ دینا ضروری ہو جاتا ہے لہٰذا صحیح کوائف کی روشنی میں مذہبی گرہوں کو اپنے اکثریتی علاقوں تک محدود کیا جا سکتا ہے۔

vii. مختلف حکومتوں سے مفادات حاصل کرنے والوں کے کوائف، جائیدادوں کے اندراج اور اپنی سرکاری حیثیت سے ناجائز مراعات حاصل کرنے والوں کا مکمل ریکارڈ پلاٹوں اور لفافوں کی

سیاست کے خاتمہ کا موجب بن سکتا ہے۔

صحیح اعداد و شمار کی روشنی میں اقلیتوں کے جمہوری حقوق کا تحفظ

جمہوری عمل میں مذہبی و لسانی گروہوں کی شرکت سے مضبوط وفاقی ڈھانچہ میسر آ سکتا ہے جس کی وجہ سے انتشار میں کمی بہت حد تک ممکن ہے۔ قومی دھارے میں تمام افراد کی نمائندگی ان کے لئے اطمینان کا باعث ہو سکتی ہے۔ حقیقتاً" لسانی اور مذہبی گروپوں کو تشدد اور طاقت سے نہیں دبایا جا سکتا بلکہ جمہوری اصولوں کی روشنی میں اظہار رائے کی آزادی کو ممکن بنائے جانے کے علاوہ ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی یقین دہانی ملکی سلامتی میں ان کے کردار کو بہت اہم بنا سکتی ہے۔ اقلیتی گروہوں کی بے اطمینانی اور عدم تحفظ ہی انہیں تشدد پر اکساتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

برصغیر کی تقسیم کے وقت کانگریس نے سیکولر ازم اور ایک قومی جمہوریت کا نعرہ لگایا تھا۔ جبکہ مسلم لیگ نے دو قومی جمہوریت کا نعرہ لگایا تھا۔ اب پاکستان میں بھی مذہبی نمائندگی کے موضوع پر اکثر لوگ رائے زنی کرتے رہتے ہیں اور مذہبی جمہوری اکثریت کو بھی کو برا بھی نہیں سمجھا جاتا۔ بصورت دیگر بنیاد پرست جماعتوں اور لسانی گروہوں کو ملک دشمن قرار دے کر نظر انداز کر دینا مزید پیچیدگی کا سبب بن سکتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں ہم اس کا تجربہ کر چکے ہیں۔ روس، یوگوسلاویہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آرمینیا سے ترکوں کا انخلاء ان ہی دو بنیادوں پر عمل میں آیا تھا (لیکن جب ملکی مشینری افرادی قوت کی کمی کے سبب ٹھپ ہونے لگی تو اس پر پابندی لگا دی گئی۔) بنگلہ دیش میں تین چار لاکھ پاکستانیوں کو بنگلہ دیش میں قبول نہیں کیا جا رہا۔ اور پاکستان میں ان کے آنے سے بعض لسانی گروہ خدشات کا شکار ہیں۔

ڈیلی نیوز اسلام آباد (22 جنوری 1993ء) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے مطابق "کسی بھی جمہوری طرز کی نمائندہ حکومت میں عوامی نمائندوں کو اسمبلی میں اپنے ملکی عوام کی نمائندگی کرنی چاہیے۔ مختلف مذاہب جن کی نمائندگی اسمبلی میں کی جا رہی ہو۔ ان مذاہب کی نمائندگی کا تناسب بھی ان کی آبادی کے مطابق ہونا چاہیے اگر کسی ملک کی آبادی میں 70 فیصد کیتھولک ہوں تو مثالی بات یہ ہے کہ 70 فیصد نمائندگان کیتھولک ہونے چاہئیں۔

کسی بھی ملک میں اگر کسی فرقے کی اکثریت نہ بھی ہو تو اقلیت کا مذہبی جنون بھی انتشار پھیلانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ لیکن اگر حکومت کے پاس اعداد و شمار موجود ہوں تو گفت و شنید میں آسانی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ اقلیتی گروہوں یا فرقوں کو اگر ان کی تعداد کے مطابق نمائندگی دے دی جائے تو یہ ان کے لئے اطمینان کا سبب ہوتا ہے کہ وہ قومی سطح پر اپنی آواز بلند کر سکتے ہیں۔

مسلمان اگر فرقہ واریت کا شکار ہیں تو عیسائیوں میں بھی فرقوں کی کمی نہیں اسی طرح بڑے بڑے مذاہب میں ہندوؤں کی مثال آپ کے سامنے ہے جن کے سینکڑوں فرقے ہیں۔ شیڈول کاسٹ اور اچھوت کا لفظ بھی ہندو مت میں ہی رائج ہے۔ اسی طرح مسلمان جتنی شدت سے مسلمان ہیں اتنی ہی شدت سے حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی شد ومد کے ساتھ اثناعشری، اسماعیلی زیدی اور بوہری ہیں۔ مسلم فرقوں کے رسم و رواج میں کافی فرق ہے، تہوار بھی مختلف ہیں۔ مسلمانوں کے مشترکہ تہواروں سے کہیں زیادہ فرقہ ورانہ تہواروں کی تیاری اور توجہ پر زور دیا جاتا ہے۔ مختلف فرقوں اور لسانی گروہوں کی تعداد معلوم نہ ہونے کے سبب قانون کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ اپنی مرضی کے مسلک کو اختیار کیا جا سکتا ہے اور کیا جا رہا ہے جس کے سامنے قانون اور معاشرہ بے بس ہے۔

ضروری ہے کہ مردم شماری کے علاوہ ہر شخص کے کوائف ریاست کے پاس محفوظ ہوں۔ تقسیم برصغیر سے پہلے ہر طرح کے کوائف جمع کئے گئے تھے اور اس سلسلہ میں برصغیر کی تاریخ و ثقافت پر لکھی گئی کتابیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ اس زمانے کے جمع شدہ اعداد وشمار پر کوئی سنجیدہ اعتراضات بھی دیکھنے میں نہیں آئے۔ اسی طرز پر آج بھی مردم شماری اور مختلف کوائف کا اندراج ملکی سلامتی کے لئے انتہائی ضروری قدم ہے۔ جو لوگ مسلک اور زبان کے اندراج کے خلاف ہیں وہ دراصل اپنے مسلک سے منافقت اور ملک میں افراتفری کی فضا برقرار رکھنا چاہتا ہیں جس سے ان کے مفادات کو تقویت پہنچتی ہے۔

پارلیمنٹ میں جنرل نشستوں کے ساتھ ساتھ مختلف گروہوں کی مخصوص نشستیں بھی ہونی چاہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ موجودہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں اقلیتوں کی نشستوں پر ہندو، سکھ، پارسی اور عیسائی موجود ہیں۔ فاٹا کے ارکان اسمبلی و سینٹ بھی امتیازی طریقہ سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ عورتوں کی نشستیں بھی بالواسطہ طریقہ انتخاب سے عمل میں آتی ہیں تو خوف کس بات کا ہے۔ اور اپنی صحیح تعداد درج کرانے سے کون خوف میں مبتلا ہیں۔؟ دراصل ان کا ملکی سلامتی کو داؤ پر لگانا صرف اپنے مفاد کی وجہ سے ہے۔

حصّہ اوّل

اقوامِ عالم

(مذہبی و لسانی تقسیم)

دنیا کی 12 بڑی زبانیں بولنے والے افراد تعداد (ملین)

زبان	آبائی بولنے والوں کی تعداد	کل تعداد	زبان	آبائی بولنے والوں کی تعداد	کل تعداد
مینڈرین	836	952	ہندی	333	418
ہسپانوی	332	381	انگریزی	322	470
بنگالی	189	196	عربی	186	219
روسی	170	288	پرتگیزی	170	182
جاپانی	125	126	جرمن	98	121
فرانسیسی	72	124	مالے انڈونیشی	50	155

مندرجہ بالا وہ زبانیں ہیں جنہیں 10 کروڑ سے زیادہ افراد بولتے ہیں۔

Source :- University of Washington Data of Mid 1993.

Page 598, World Almanac

زبانیں جو دنیا کے 10 لاکھ سے زائد افراد بولتے ہیں (تعداد ملین افراد)

زبان	تعداد افراد	علاقہ
اچائیز	3	شمالی سماٹرا، انڈونیشیا
افریقان	10	جنوبی افریقہ
اکان	7	گھانا
البانی	5	البانیہ، کوسوو، یوگوسلاویہ
امحیرک	20	ایتھوپیا
عربی	219	--
آرمنی	5	آرمینیا
آسامی	22	بھارت، بنگلہ دیش
اے مارا	2	بولیویا، پیرو
آذری	15	آذربائیجان
بالی	3	بالی، انڈونیشیا
بلوچی	5	پاکستان، ایران
بشکیر	1	بشکرستان، روس
باٹک ٹوبا	4	انڈونیشیا
بولے	2	کوٹ ڈی آئیور
بے جا	1	کسالا، سوڈان، ایتھوپیا
بمبا (Bemba)	2	زمبیا
بیٹی (Beti)	2	کیمرون، گیبون، استوائی گنی
بھیلی	3	بھارت
بیکول (Bikol)	4	لوزون، فلپائن
براہوی	2	پاکستان
بوگس (Bugis)	4	انڈونیشیا، ملائیشیا
بلغار	9	بلغاریہ
برمی	31	میانمار
بوئی (Buyi)	2	چین
بائیلورشین	10	بیلا رس
کینٹن	66	چین، ہانگ کانگ
کیٹالان	9	سپین، جزیرہ بیلرک، شمالی فرانس، اندورا
سی بوانو (Cebuano)	13	بوہول Sea Bohol، فلپائن

زبان	تعداد افراد	علاقہ
چاگا (Chagga)	1	کلمنجارو کا علاقہ، تنزانیہ
چیگا (Chiga)	1	یوگنڈا
چواش	2	چوواش، روس
چیک	12	چیک ری پبلک
ڈینش	5	ڈنمارک
ڈملی (Dimli)	1	ترکی
ڈوگری	1	جموں و کشمیر
ڈونگ	2	چین
ڈچ - فلیمش	21	نیدرلینڈ، بلجیم، فرانس
ڈائرما (Dyerma)	2	نائجر
اڈو (Edo)	1	بنڈل، نائیجیریا
ایفک (Efik Inc: Ibibio)	6	نائیجیریا
انگریزی	470	--
اسٹونیائی	1	اسٹونیا
ایوے (Ewe)	3	گھانا، ٹوگو
فنس	6	فن لینڈ، سویڈن
فون (Fon)	1	بینن، ٹوگو
فرانسیسی	124	--
فولا (Fula)	13	کیمرون، نائیجیریا
فولا کنڈا (Fula Kunda)	2	سینی گال، گیمبیا، گنی بساؤ
فوتا جالون (Futa Jalon)	3	گنی، سیرالیون
گالیکین (Galician)	4	شمال مغربی سپین
گانڈا (Ganda)	3	جنوبی یوگنڈا
جارجین	4	جارجیا
جرمن	121	--
گیلاکی	2	گیلان، ایران
گوگو	1	وادی رف، تنزانیہ
گونڈی	2	وسطی بھارت
گریک	12	یونان
گورانی (Gurani)	4	پیراگوئے

زبان	تعداد افراد	علاقہ
گجراتی	41	بھارت، پاکستان
گسلی (Gusli)	2	ضلع کسلی، نیانزا، کینیا
حدیہ (Hadiyya)	2	اروسی، ایتھوپیا
ہکا (Hakka or Kejia)	34	چین
ہانی (Hani)	1	چین
ہاسا (Hausa)	38	نائیجیریا، نائیجر، کیمرون
ہایا (Haya)	1	کاگیرو، تنزانیہ
ہیبریو (Habrew)	4	اسرائیل
ہندی	418	--
ہو (Ho)	1	بہار، اڑیسہ، بھارت
ہنگرین (Magyar)	14	ہنگری
ایبان (Iban)	1	انڈونیشیا، ملائیشیا
اگبو (Igbo or Ibo)	17	زیریں نائیجر، نائیجیریا
اجا (Ijaw)	2	دریائے نائیجر کا ڈیلٹا، نائیجیریا
للوکانو (Llokano)	7	لوزون، فلپائن
اٹالین	63	اٹلی
جاپانی	126	جاپان
جاوائی	64	جاوا، انڈونیشیا
کابیلے (Kabyle)	3	کابیلیا، الجیریا
کامبا	3	کینیا
کاناڈا (Kannada)	44	بھارت
کانوری (Kanuri)	4	نائیجیریا، نائیجر، چڈ، کیمرون
کارو-ڈیری (Karo-Dairi)	2	ساٹرا، انڈونیشیا
کشمیری	4	شمالی بھارت شمال مشرقی پاکستان
قزاق	8	قزاقستان
کنوزی - ڈونگولا (Kenuzi - Dongola)	1	جنوبی مصر، سوڈان
خمر (Khmer)	8	کمبوڈیا، ویتنام، تھائی
خمر (Khmer)	1	شمالی تھائی لینڈ
کیکویو (Kikuyo or Gehoya)	5	کینیا
کتوبا (Kituba))	4	زائر
کونگو (Kongo)	3	مغربی زائر، جنوبی کانگو

زبان	تعداد افراد	علاقہ
کوناکری	4	مہاراشٹر اور جنوب مغربی بھارت
کورین	75	کوریا، چین، جاپانی
کردی	11	ایران، عراق، ترکی
کورکھ (Kurukh or Oraon)	2	مشرقی و وسطی بھارت
کرغیزی	2	کرغیرستان
لامپنگ (Lampung)	2	ساٹرا، انڈونیشیا
لاؤ	4	لاؤس
لٹوین	2	لٹویا
لنگالا (Lingala Inc. Bangala)	7	زائر
لتوانیائی	3	لتوانیا
لوبا - لولوا (Luba - Lulua or Chiluba)	7	زائر
لوبا - شابا	1	شابا، زائر
لوبو (Lubu)	1	مشرقی ساٹرا، انڈونیشیا
لوہیا (Luhya)	1	مغربی کینیا
لو (Luo)	4	کینیا، نیانزا، تنزانیہ
لوری (Luri)	4	جنوب مغربی ایران، عراق
لونیا (Lwena)	2	مشرقی انگولا، مغربی زمبیا
مقدونی	2	مقدونیا
مادوری (Madurese)	10	مادورا، انڈونیشیا
ماجن ڈاناؤ (Magin Danaon)	1	جنوبی فلپائن
مکاسار (Makkasar)	2	جنوبی سلاویسی، انڈونیشیا
ماکوا (Makua)	4	جنوبی تنزانیہ، شمالی موز مبیق
مالاگاسی	12	مڈغاسکر
مالے - انڈونیشیا	155	--
مالے - پٹنی (Malay - Pattni)	1	جنوب مشرقی تھائی لینڈ
ملایالم	35	کیرالا (جنوبی بھارت)
مالنکے - بمبارا - ڈیولا (Malinke - Bambara - Dyula)	9	مغربی افریقہ
مینڈرین (Mandrin)	952	--

زبان	تعداد افراد	علاقہ
مراٹھی	70	مہاراشٹر، بھارت
مازندرانی	2	جنوبی مازندران، ایران
ام بنڈو (Mbundu)	4	بنگو نلا، انگولا
ام بنڈو	3	لوانڈا، انگولا
میٹھی (Meithi)	1	بھارت، بنگلہ دیش
منڈے (Mende)	2	سیرالیون
میرو (Meru)	1	مشرقی صوبہ، وسطی تنزانیہ
میاؤ (Miao or Hmong)	6	جنوبی چین، جنوبی مشرقی ایشیا
مین (Mein)	2	چین، ویتنام، لاؤس، تھائی لینڈ
من (Min)	50	جنوب مشرقی چین، تائیوان، ملائیشیا
مینانگ کاباؤ (Minang Kabau)	6	مغربی ساٹرا، انڈونیشیا
مالدیوین	--	(رومانیہ میں شامل ہے)
منگولین	6	منگولیا، شمال مشرقی چین
مورڈون (Mordovin)	1	مورڈوا، روس
مور (More)	4	برکینافاسو کا وسطی حصہ
نیپالی	16	شمال مشرقی بھارت، نیپال، بھوٹان
نگولو (Ngulu)	2	موزمبیق، ملاوی
نکولے (Nkole)	1	مغربی صوبہ، یوگنڈا
ناروجین	5	ناروے
نگ (Nung)	2	ہنوئی، ویتنام، چین
نوپ (Nupe)	1	کوارا، نائیجر سٹیٹس، نائیجیریا
نیاموزی - سکوما (Nyamwezi - Sukuma)	5	شمال مغربی تنزانیہ
نیانجا (Nyanja)	5	ملاوی، زمبیا، زمباوے
اڑیا (Oriya)	32	وسطی اور مشرقی بھارت
اورمو (Ormo)	10	مغربی ایتھوپیا، شمالی کینیا
پامینگان (Pamangan)	2	شمال مغربی منیلا، فلپائن
پانے - ہلیگینون (Panay - Hiligaynon)	7	فلپائن

زبان	تعداد افراد	علاقہ
پانگا نیسان (Panganisan)	2	لنگائن، فلپائن
پشتو	21	پاکستان، افغانستان، ایران
پیڈی (Pedi)	--	دیکھئے Sotho شمالی
پرشین (فارسی)	34	ایران، افغانستان
پولش	44	پولینڈ
پرتگیزی	182	--
پراونسل (Provencal)	4	شمالی فرانس
پنجابی	94	پاکستان، بھارت
کوئچوا (Quiechua)	8	پیرو، بولیویا، ایکوے ڈورو، ارجنٹائن
ری جانگ (Re-Jang)	1	جنوب مغربی ساٹرا، انڈونیشیا
رف (Riff)	1	شمالی مراکش، الجزائری ساحل
رومانین	26	رومانیہ، مالدیوا
رومانی	2	زیادہ تر وسطی مشرقی اور جنوب مشرقی یورپ، ترکی اور کچھ یو ایس اے میں
روانڈا (Ruanda)	7	روانڈا، یوگنڈا، زائر
رنڈی (Rundi)	6	برونڈی
روسی (Russian)	288	--
سامار - لیٹے (Samar - leyte)	3	وسطی مشرقی فلپائن
سانگو (Sango)	4	سینٹرل افریقن ری پبلک
سانتالی (Santali)	5	مشرقی بھارت، نیپال
ساسک (Sasak)	2	لومبوک، الاس سٹریٹ، انڈونیشیا
سرب - کروشین	20	کروشیا، سربیا اور دیگر سابق یوگوسلاویہ کے خودمختار علاقے
سگا (Sgaw)	2	جنوب مشرقی میانمار
شان (Shan)	3	مشرقی میانمار
شلھا (Shilha)	3	مغربی الجزائر، جنوبی مراکش
شونا (Shona)	8	زمباوے
سڈامو (Sidamo)	2	سڈامو، جنوبی ایتھوپیا
سندھی	18	پاکستان، مغربی بھارت

زبان	تعداد افراد	علاقہ
سنہالی	13	سری لنکا
سلواک	5	سلواکیا
سلوین	2	سلوینیا
سوگا (Soga)	1	بسوگا، یوگنڈا
صومالی	5	صومالیہ، ایتھوپیا، کینیا، جبوتی
سونگائے (Songye)	1	Kasai شمالی مغربی شالا، زائر
سوننکے (Soninke)	1	مالی، علاقے مغرب، جنوب، مشرقی
سوتھو شمالی (Sotho)	3	جنوبی .فریقہ
سوتھو جنوبی	4	جنوبی افریقہ، لیسیتھو
سپینش	381	--
سنڈانیز (Sundanese)	26	سنڈا سٹریٹ، انڈونیشیا
سواحلی	48	کینیا، تنزانیہ، زائر، یوگنڈا
سواتی (Swati)	1	سوازی لینڈ، جنوبی افریقہ
سویڈش	9	سویڈن، فن لینڈ
سلہٹی	5	بنگلہ دیش
تاگا لوگ (Tagalog)	53	فلپائن
تاجکی	5	تاجکستان، ازبکستان، کرغیرستان
تمازگھٹ (Tamazight)	3	شمالی مراکش، مغربی الجزائر
تامل	69	تامل ناڈو، بھارت، سری لنکا
تاتار	8	تاتارستان، روس
تاسوگ (Tasug)	1	فلپائن، ملائیشیا
تلگو (Telgu)	73	آندھرا پردیش، جنوب مشرقی بھارت
تمنے (Temne)	2	وسطی سیرالیون
تھائی	50	تھائی لینڈ (لاؤاور تھائی زبان میں صرف لہجہ کا فرق ہے)
تھو (Tho)	2	شمالی ویتنام، شمالی چین
تھونگا (Thonga)	3	موزمبیق، جنوبی افریقہ
تبتین (Tibetan)	5	جنوب مغربی چین، شمالی بھارت، نیپال

زبان	تعداد افراد	علاقہ
تگرینیا (Tigrinya)	4	شمالی اریٹریا، ٹیگر ایتھوپیا
ٹیو (Tiv)	2	نائیجیریا، کیمرون
ٹانگ (Tong)	--	دیکھئے Dong
ٹونگا (Tonga)	2	جنوب مغربی زمبیا، شمالی مغربی زمباوے
تسوانا (Tswana)	4	بوٹسوانا، جنوبی افریقہ
تدزا (Tudza)	1	شمالی ویتنام، جنوبی چین
تولو (Tulu)	2	جنوبی بھارت
ٹمبوکا (Tumbuka)	2	شمالی ملاوی، شمال مشرقی زمبیا
ترکش	59	ترکی
ترکمان	3	ترکمانستان، افغانستان
توئی - فانٹے (Twi - Fante)	--	دیکھئے Akan
یی گھور (Uighur)	8	زن جیانگ، شمالی مغربی چین
یوکرائنی	47	یوکرائن، روس، پولینڈ
اردو	100	پاکستان، بھارت
ازبک	14	ازبکستان
ویتنامی	64	ویتنام
وولیٹا (Wolaytta)	2	جنوب مشرقی ایتھوپیا
وولوف (Wolof)	7	سینیگال
وو (Wu)	65	شنگھائی ریجن، چین
زھوسا (Xhosa)	8	جنوب مغربی صوبہ کیپ، جنوبی افریقہ
یاؤ (Yao)	--	دیکھئے Mien
یاؤ	1	ملاوی، تنزانیہ، موزمبیق
یی (Yi)	7	جنوب اور جنوب مغربی چین
یدش (Yiddish)	--	اس زبان کو عموماً" جرمن سے مختلف سمجھا جاتا ہے اور لکھنے میں ہریو خصوصیات پر مشتمل ہے۔
یوروبا (Yoruba)	20	جنوب مغربی نائیجیریا، زو، بنی
زانڈے (Zande)	1	زائر، سوڈان
زوانگ (Zhuang)	15	جنوبی چین
زولو (Zulu)	9	شمالی نٹاک، جنوبی افریقہ، لیسیتھو

Page 598, 599. World Almanac

(Principal Languages of the world)

مذاہب عالم پر ایک نظر

مذاہب عالم کی مختلف براعظموں میں تعداد

(آبادی ہزاروں میں) (جون 1993ء)

مذہب	افریقہ	ایشیا	یورپ	لاطینی امریکہ	شمالی امریکہ	آسٹریلیا	سابقہ روس	دنیا
عیسائی	3,41,208	3,00,383	4,09,653	4,43,056	2,41,147	22,686	1,11,618	18,69,751
مسلمان	2,84,844	6,68,298	13,633	1,400	3,332	104	42,761	10,14,372
ہندو	15,69	7,46,512	707	916	1,285	369	2	7,51,360
بدھ	22	3,32,143	273	561	565	26	412	3,34,002
سکھ	28	19,318	232	8	257	9	1	19,853
یہودی	359	6,264	1,475	1,132	6,850	100	1,973	18,153
کنفیوشش	1	6,204	2	2	26	1	2	6,230
بہائی	1,591	2,774	91	830	370	79	7	5,742
جین	56	3,847	15	4	4	1	0	3,927
شنتو	0	3,332	1	1	1	1	0	3,336
لامذہب	2,578	7,21,113	57,542	18,444	24,718	3,572	84,907	9,12,874
چینی روایتی	14	1,40,661	60	76	123	21	1	1,40,956
ا-تھی اسٹ	336	1,67,217	16,669	3,343	1,336	549	52,402	2,41,852
قبائلی مذاہب	70,000	28,654	1	971	41	69	0	99,736
شامنسٹ	1	10,591	2	1	1	1	257	10,854
نئے مذاہب	22	1,21,693	50	550	1,439	10	1	1,23,765
دیگر مذاہب	461	12,714	1,475	3,701	491	4	337	19,183
کل آبادی	7,03,090	32,91,718	5,01,881	4,74,996	2,81,986	27,602	2,94,681	55,75,954

دنیا کی کل آبادی 5,57,59,54,000

مذہبی اصطلاحات اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

Source :- World Almanac & Book of facts 1995 (Page 731)

1994 Encyclopaedia Britanica Book of the year.

(مذہبی اصطلاحات)

لامذہب (Non-Religious) :- ایسا شخص جس کا کوئی مذہب نہ ہو۔

بے اعتقاد (Non-belivers) :- لا ادریت وہ جس کا عقیدہ یہ ہو کہ خدا یا دوسری غیرمادی اشیاء کی ہستی کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں اور نہ غالباً" ہو سکتا ہے (Agnostic)، مذہبی پابندیوں سے آزاد (Free Thinker) اس کے علاوہ

Dereligionized Secularists indifferent to all religion.

ایتھی ایسٹ (Atheist) :- خدا اور وحی کا منکر

Person professing atheism, skepticism, disbelief or

Irreligion including antireligious (opposed to all religions.)

انفی ڈل (Infidel) :- کافر نہ ماننے والا

ڈی اسٹ (Deist) :- خدا کے وجود کا اقرار مگر وحی اور مذہب کو تسلیم نہ کرنے والا۔

سیکری لیجس (Sacriligious) :- مقدس چیزوں کی بے حرمتی یا توہین کرنے والا۔

ہیدن (Heathen) :- غیر اہل کتاب

ٹمپورل (Temporal) :- اس دنیا اور زمانے سے متعلق، غیر روحانی، دنیاوی

لے (Lay) :- دنیاوی، غیر روحانی

منڈین (Mundane) :- دنیاوی، غیر روحانی

شامنسٹ (Shamnists) :- ارواح پرست یا یہ عقیدہ کہ بدروحیں انسان کے نفع اور نقصان پر قادر ہیں۔ (سائبریا کا ایک مذہب)

نئے مذاہب (New-Religionists) :- جو 1800ء کے بعد وجود میں آئے اور زیادہ تر 1945ء کے بعد۔

چینی روایتی (Chinese Folk-religionists) :-

بدھ :- 56% ماہایانا، 38% تھیراواڈا (ہنایانا)، 6% تانترازم (لامہ ازم)

ہندو :- 70% وشنوائی، 25% شیوائی، 2% دیگر ہندو۔

دیگر مذاہب (Other Religionist) :- 70 چھوٹے مذاہب، دیگر روحانی مذاہب، نوزائیدہ مذاہب، تصوف کے پیروکار وغیرہ۔

بڑے عیسائی فرقے :-

بپٹسٹ (Baptists) ' چرچ آف کرائسٹ (Disciples) ' اپسکو پالیانز (Episcopalians) '
جیہواز وٹنس (Jehovah's Witness) ' لوتھرن (Lutherans) ' میتھوڈسٹ (Methodists) '
مورمونز (Mormons) ' آرتھوڈوکس (Orthodox) ' پینٹی کوسٹل (Pentecostal) '
پری بیسٹرین (Pres-byterians) ' رومن کیتھولک (Roman Catholic) '
یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ (United Chruch of Christ)

دنیا میں مسلم آبادی (1992ء)

براعظم	کل آبادی	مسلم آبادی	مسلم فیصد
ایشیا	3,31,08,28,000	92,41,62,000	27.91
افریقہ	68,17,22,000	40,13,70,000	58.88
یورپ	72,83,68,000	4,44,51,000	6.1
امریکہ	73,97,09,000	79,23,000	1.07
آسٹریلیا	2,72,16,000	4,51,000	1.66
کل آبادی	5,48,78,43,000	1,37,83,57,000	25.12

Source :- World Muslim Minorities, Motmar-e-Alam-e-Islami.

مسلمان ممالک میں آباد مسلم آبادی (1992ء)

براعظم	کل آبادی	مسلمان آبادی	مسلمان فیصد
ایشیا	73,28,74,000	66,10,97,000	90.21
افریقہ	47,03,86,000	37,10,22,000	78.88
یورپ	33,15,000	26,52,000	80.0
امریکہ	--	--	--
آسٹریلیا	--	--	--
کل آبادی	1,20,65,75,000	1,03,47,71,000	85.76

Source :- World Muslim Minorities. Motmar-e-Alam-e-Islami.

غیر مسلم ممالک میں مسلمان اقلیتی آبادی (1992ء)

براعظم	کل آبادی	مسلمان آبادی	مسلمان فیصد
ایشیا	2,57,79,54,000	26,30,65,000	10.2
افریقہ	21,13,36,000	3,03,48,000	14.36
یورپ	72,50,53,000	4,17,99,000	5.76
امریکہ	73,97,09,000	79,23,000	1.07
آسٹریلیا	2,72,16,000	4,51,000	1.66
کل آبادی	4,28,12,68,000	34,35,86,000	8.03

Source :- World Muslim Minorities, Motmar-e-Alam-e-Islami.

ایشیا کے مسلمان ملکوں میں مسلم آبادی (1992ء)

ملک	کل آبادی	مسلم آبادی	مسلم فیصد
افغانستان	1,90,62,000	1,88,71,000	99
آذربائیجان	72,83,000	59,72,000	82
بحرین	5,33,000	5,28,000	99
بنگلہ دیش	11,92,88,000	10,25,88,000	86
برونائی	2,70,000	2,04,000	75
انڈونیشیا	19,11,70,000	17,20,53,000	90
ایران	6,15,65,000	6,03,33,000	98
عراق	1,92,90,000	1,83,26,000	95
اردن	42,91,000	40,76,000	95
قازقستان	1,70,48,000	88,65,000	52
کویت	19,70,000	19,70,000	100
کرغزستان	45,18,000	35,24,000	78
لبنان	28,38,000	19,87,000	70
ملائشیا	1,87,92,000	1,01,48,000	54
مالدیپ	2,27,000	2,27,000	100
اومان	16,37,000	16,37,000	100
پاکستان	12,47,73,000	12,10,30,000	97
فلسطین	52,00,000	22,88,000	44
قطر	4,53,000	4,53,000	100
سعودی عرب	1,59,22,000	1,59,22,000	100
شام	1,32,76,000	1,15,50,000	87
تاجکستان	55,87,000	49,17,000	88
ترکی	5,83,62,000	5,77,78,000	99
ترکمانستان	38,61,000	33,20,000	86
متحدہ عرب امارات	16,70,000	16,70,000	100
ازبکستان	2,14,53,000	1,84,50,000	86
یمن	1,25,35,000	1,24,10,000	99 شمالی یمن 57,85,000 (1979ء) جنوبی یمن 20,40,000 (1979ء)
میزان	73,28,74,000	66,10,97,000	90.21

Total Population U.N. estimates for 1992. Muslim population

World Muslim Gazetter. World Muslim Minorities.

ایشیا کے دیگر ممالک (1992ء)

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
بھوٹان (Bhutan)					
16,12,000	81,000	%5	مغربی بنگال اور آسام کے مسلمانوں کا اثر ہے۔	بدھ %75 ہندو %20 مسلمان سنی حنفی ہیں۔	ڈوزنکھا (سرکاری) انگریزی آبادی میں نگالوپ اور شارکوپ %70 نیپالی %25 لیچا مقامی، ہندوستانی،
کمبوڈیا (Campodia)					
87,74,000	5,26,000	%6	چینی اکثریت جاوا چم صوبے میں 66.793 مسلمان ہیں	بدھ ازم %94 سنی شافعی ہیں	خمر (سرکاری) آبادی میں خمر %90 ویتنامی 4 % چینی 5 %
چین (China)					
1,18,79,97,000	10,69,20,000	%9	(تفصیل علیحدہ ملاحظہ کیجئے)		
ہانگ کانگ (Hong Kong)					
58,00,000	35,000	%0.6	i) چینی ii) انڈونیشی iii) برصغیر مقامی شہری %55 قومیت %15 غیر ملکی %30	بدھ ازم تاؤ ازم اسلام ہندو اکثریت سنی کچھ داؤدی بوہرے	انگریزی چینی

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان (تفصیل علیحدہ ملاحظہ کیجئے)
بھارت (India) 87,95,48,000	13,19,32,000	%15			
جاپان (Japan) 12,44,91,000	50,000	%0.04	i) مقامی 40% ii) قومیت 1% iii) غیر ملکی 59%	بدھ ازم- شنتو، یہاں اسلام تاتار نے پھیلایا اور سنی ہیں-	جاپانی آبادی میں 99.4% جاپانی 0.5% کورین
شمالی کوریا (ڈیموکریٹک) North Korea (Democratic) 2,26,18,000	سینکڑوں میں ہیں	--	چینی نسل	سیکولر، آبائی مذہب، بدھ کنفیوشس اور چونڈو کویو-	کورین
جنوبی کوریا South Korea (Republic) 4,41,63,000	35,000	%0.08	مقامی شہری ترک فوجیوں کے ذریعے اسلام پھیلا	بدھ عیسائیت کنفیوشس، سنی حنفی	i) کورین
لاؤس (Laos) 44,69,000	1,000	--	چم (ملائیشیا سے آکر آباد ہوئے)	حکومتی پابندیوں نے مذہب کو دبا لیا ہے- لامہ بدھ تھے-	لاؤ (سرکاری) فرنچ، انگریزی

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
منگولیا (Mangolia)					
23,10,000	3,47,000	%15	i) قذاق 1,30,000	مسلم سنی	منگولین (سرکاری)
			مغربی صوبے بایان	حنفی ہیں	روسی، چینی
			اوگلی میں رہتے ہیں		نسل
			ii) گھور		منگول 90%
			iii) منگول		
مکاؤ (Macao)					
4,92,000	100	--	چینی		سابقہ پرتگیز نوآبادی
			ہانگ کانگ سے نقل		
			مکانی کرنے والے		
میانمار (Myanmar)					
4,36,68,000	52,40,000	%12	روہنگان	بدھ	برمی آبادی میں
			(عربی، مور،		برمی تبتی 68%
			مغل اور		کارین 4 %
			بنگالی النسل)		شان 7 %
					راکھن 3 %
نیپال (Nepal)					
2,05,77,000	10,29,000	%5	عرب، افغانی	ہندو 85%	نیپالی (سرکاری)
	ضلع بانکی 19.3 %		مغل ترک جنگی	بدھ 7 %	ہندی، اردو
	ضلع کپل بستو 16.9 %		تعداد زیادہ ہے		آبادی میں
	" پارسا 13.3%		(کھٹمنڈو کے مسلمانوں		قبائل جو تبت،
	" باوا 11.6%		کو کشمیری		ہندوستان اور
	" ون تاھٹ 14.2 %		کہا جاتا ہے)		وسط ایشیا سے
	" موہوتاری 11 %		بڑے صنعتی شہروں		آکر آباد ہوئے۔
	(15,000 مسلمان		میں مسلمان 15 تا		

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
	کھٹمنڈو کے مغربی پہاڑی علاقے میں رہتے ہیں)		30%، برات نگر، جنک پور، برگونج، بھیرہادا، بٹوال، نیپال گنج، دھان گڑھی میں مسلمان ہیں۔		
فلپائن (Phillipines)					
6,51,86,000	79,53,000	%12.2	تیرہ صوبوں میں اکثریت ہے لسانی لحاظ سے کئی گروہ ہیں مثلاً توسگ اور ماگن ڈاناؤس وغیرہ مراناؤ سب مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے	عیسائی بدھ (مورو قبائل سنی شافعی ہیں)	فلپائنی (قومی)
سری لنکا (Sri Lanka)					
1,76,66,000	15,02,000	%8.5	دس لاکھ مورو اپنا رشتہ مراکش سے جوڑتے ہیں 43 ہزار ملائی جن کو ولندیزی جاوا سے لائے تھے	بدھ 69% ہندو 15% عیسائی سنی شافعی	سنہالی، تامل (سرکاری) انگریزی، مالے آبادی میں سنہالی 74% تامل 17% مور 7%

1981ء میں مسلمان آبادی

صوبہ	ڈسٹرکٹ	آبادی	فیصد
سینٹرل	کانڈی	1.25.646	11.2
شمالی	ماناد	30.079	28.1
مشرقی	باٹی کلاؤ	80.000	24.1
	امپارائی	1.61.754	41.1
	ٹرنکومالی	75.761	29.5
شمال مغربی	پٹالام	50.246	10.2

(مشرقی صوبے میں مسلمان 33 فیصد کے قریب ہیں)

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
سنگاپور (Singapur)					
27,69,000	4,74,000	17.11%	ملائی 90%	بدھ 29%	چینی، ملائی
			برصغیر 8.5%	تاؤ 13%	تامل، انگریزی
			چینی 1.5%	عیسائی 19%	(سب سرکاری)
			غالب اکثریت		آبادی میں
			سنی ہے۔		چینی 76%
(پارلیمنٹ کے 60 ممبروں میں 9 مسلم					ملائی 15%
اور ایک وزیر ان میں سے مسلم ہوتا ہے)					یورپین 2 %
					برصغیر 7 %
تائیوان (Taiwan)					
2,02,00,000	67,000	0.33%	چینی نسل	بدھ، تاؤ	منڈرین اور
				کنفیوشس	چینی (سرکاری)
				سنی حنفی	آبادی میں
				ہیں۔	تائیوانی 85%
					چینی 14%
تھائی لینڈ (Thai Land)					
5,61,29,000	68,08,000	12.13%	ملائی 60%	بدھ	تھائی
(بنکاک میں مسلمان 8 % فیصد ہیں)			بنکاک میں		آبادی میں
			چم، انڈونیشی،		تھائی 75%
			ہندوستانی،		چینی 14%
			افغان وپاکستانی		دیگر 11%
ویتنام (Vietnam)					
6,94,85,000	64,000	--	چم	بدھ، کنفیوشس	ویتنامی (سرکاری)
				رومن کیتھولک	فرنچ
				پروٹسٹنٹ	انگریزی

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
				کمبوڈیا کے مسلمانوں کی طرح سنی ہیں	

بھوٹان، شمالی کوریا، لاؤس، منگولیا، مکاؤ، ویتنام میں کل مسلم آبادی

4,94,000 %0.49

کل آبادی 2,57,79,54,000 مسلم آبادی 26,30,65,000 %10.2

نیپال :- آبادی 1,40,00,000 مسلمان 8 %، سرکاری اعداد و شمار کے مطابق دس لاکھ مسلمان ہیں۔ کھٹمنڈو میں تیس ہزار، پوکھرا اور اس کے گرد ونواح میں 2 ہزار مسلمان آباد ہیں۔ باقی مختلف علاقوں میں آباد ہیں۔ اکثر بھارتی حدود کے قریب رہائش رکھتے ہیں۔

برما :- کے صوبہ اراکان میں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں۔ 1969ء میں صوبے کی آبادی 18,47,000 تھی، روہنگان مسلمان اور موگھ بدھ ہیں۔ اراکان کے شمالی حصہ میں بنگال کی سرحد کے قریب مسلمانوں کا تناسب 90% ہے۔ جبکہ اراکان صوبہ میں 70%- یہاں عرب مور، مغل اور بنگالی نسل کے مسلمان ہیں۔ 1947ء کی مردم شماری میں روہنگان کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ رنگون اور بڑے شہروں میں رہنے والے مسلمان اردو اور تامل بولتے ہیں۔ باقی برمی زبان بولتے ہیں۔

Source :- (i) No tears for Burmese Muslims Farooq Hasnat. Daily News 5/2/92

(ii) Genocide of Arakan Muslim, Mohammad Awang. Daily News 11/10/91

(iii) World Muslim Minorities, Motmar-e-Alam-e-Islam.

(iv) Muslim Monorities in world today M.A.Ketani

(v) World Almanac & Fact Book 1991.

(vi) مسلمان اقلیتیں - شفیق الرحمٰن فرخ 30 مارچ 1989ء (فلپائن) جس کے مطابق فلپائن میں مسلمان 16%، رومن کیتھولک 78%، پروٹسٹنٹ 3 % ہیں۔

(vii نیپال کی مسلم اقلیت ولی خان چغرزئی، ماہنامہ الحق، فروری مارچ 1992ء

یورپ کے مسلم ممالک کی آبادی - مختصر جائزہ

البانیہ : آبادی : (1983) 28,46,000 (1995) 33,74,000

مذہب : مسلمان 80% یونانی آرتھوڈوکس، رومی کیتھولک۔

زبان : البانوی (سرکاری)، گھیگ شمالی دریائے شکمبی کے علاقے میں۔ یونانی

نسل : البانوی 90% ، یونانی 8 %

یوگوسلاویہ (مسلم آبادی کا جائزہ)

یوگوسلاویہ میں ٹوٹ پھوٹ اور خانہ جنگی جاری ہے۔ کئی علاقے خودمختاری کا اعلان کر چکے ہیں۔ اس ملک کی تقسیم کی آخری صورتحال کا اندازہ کچھ عرصے بعد ہی ہو سکے گا۔ جن علاقوں کی آزادی تسلیم کر لی گئی ہے۔ ان میں سلوانیہ آبادی 19 لاکھ، کروشیا آبادی 47 لاکھ، بوسنیا آبادی 44 لاکھ نئی جمہوریہ یوگوسلاویہ میں سربیا اور مونٹی نیگرو شامل ہیں۔

بوسنیا ہرگوینیا :- یہاں تین قومیتیں آباد ہیں۔ مسلمان 44% ، عیسائی 31% ، اور رومن کیتھولک کروٹ 17% ہیں۔ (سینڈزک کے علاقے میں 99% مسلمانوں نے خودمختاری کے حق میں ووٹ دیا تھا۔)

ترکوں کے دور اقتدار میں عیسائیوں کے ایک فرقے بوگومیلی کے دس لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا تھا اور یہ صوبہ بوسنیا میں آباد تھے۔

بعض حوالوں میں یوگوسلاویہ میں آباد البانوی آبادی صرف 8% دکھائی گئی ہے۔ جو کہ کم ہے۔ کسوو میں 20 لاکھ البانوی آباد ہیں اور وہ مقدونیہ کی آبادی کا 20% ہیں۔ اسی طرح بوسنیائی آبادی بھی 9% بھی کم دکھائی جاتی ہے۔

ورلڈ مسلم مانیارٹیز کے مطابق بوسنیا میں مسلمان کل آبادی کا 50% ، کسوو کی آبادی میں 85.6% ، مقدونیہ میں 31.4% ، مونٹی نیگرو میں 25.7% ہیں۔

روس (سابقہ سویٹ یونین) ایک جائزہ

یونٹ	رقبہ (مربع میل)	آبادی (1989ء)	آبادی کی تقسیم
رشین فیڈریشن	65,92,800	14.77.20,000	روسی نسل 82.6% (38 گروپ) تاتار اور یوکرائنی یہاں کی سب سے بڑی اقلیت ہیں۔
یوکرائن	2,33,100	5,17,04,000	یوکرائنی 73.6% ، روسی 21.1%
ازبکستان	1,72,741	1,99,00,000	ازبک 69.8% ، روسی 10.8% (مسلمان 82.6%) وادی فرغانہ میں علمائے سلف کا مرکز ہے۔
قازقستان	10,49,200	1,65,38,000	قازق 36% ، روسی 40% ، یوکرائنی 6.1% (مسلمان 70%) ترکستان کی آخری بت پرست قوم تھی۔ سنی حنفی ہیں
آذربائیجان	33,430	70,00,000	آذری 78% (شیعہ) سرحد ایران اور ترکی سے ملتی ہے۔
جارجیا	26,900	54,49,000	جارجیائی 68.8% ، آرمینی 9% ، روسی 7.4% (کاکیشیا کے پہاڑی علاقے میں بحر اسود کے کنارے واقع ہے۔)
مسلمان آبادی			
i. ابخاز		5,00,000 1987ء	ابخازین 17% ، جارجین 43% ، روسی 16% (کاکیشیا کے شمال مغرب میں واقع ہے۔)
ii. اظہر		3,90,000	آذربائیجان کے ساتھ قدیم تعلق ہے حنفی سنی ہیں۔
iii. آسیشین		5,00,000	یہاں مسلمان 3 لاکھ ہیں شمالی آسیشیا کی آبادی 3,10,000 ہے اور مغربی آسیشیا کی 99,000 ہے جس میں سے 67% مسلمان ہیں
تاجکستان	55,300	51,12,000	تاجک 59% ، ازبک 22.9% ، روسی ویوکرائنی 10.4% مسلمان 90% ، جن میں سے 70% تاجک اور 20% ازبک سنی ہیں۔
مالدیویا	13,012	43,41,000	63.9% مالدیوین، یوکرائنی 14.2% ، روسی 12.8% (بیشتر علاقہ سٹالن نے رومانیہ سے چھینا تھا آبادی میں دوتہائی رومانی ہیں)
کرغزستان	76,642	42,91,000	ترک 48% ، روسی 26% (مسلمان 92%) سرحد چین سے ملتی ہے۔
لتھوانیا	25,213	36,90,000	لتھونائی 80% ، روسی 8.6% ، پول 7.7% (بالٹک ریاستوں میں سب سے بڑی ہے)
ترکمانستان	1,88,417	35,34,000	ترکمن 68.4% ، روسی 12.6% ، ازبک 8.6% (مسلمان 95%) قراقرم صحراء کا 80% ہے۔ اکثریت شیعہ، آذری 2% ، بہائی بھی آباد ہیں۔ طویل سرحد ایران سے ملتی ہے۔
آرمینیا	11,500	32,83,000	آرمینی 89.7% ، آذری 5.3% (زلزلہ میں 25,000 افراد ہلاک ہو گئے تھے)

یونٹ	رقبہ (مربع میل)	آبادی (1989ء)	آبادی کی تقسیم
لٹویا	24,900	26,81,000	لٹویائی 53.7% ، روسی 22.8%
اسٹونیا	17,413	15,73,000	ایسٹونیائی 69.7% ، روسی 27.9%
بائیلورشیا	80,134	1,02,00,000	بائیلورشین 79.4% ، رشین 11.9% ، پول 4.2%

رشین فیڈریشن

اس میں کل یونٹ 89 ہیں۔ جن میں سے 61 رشین، اور 28 غیر رشین ہیں۔ ان 28 میں سے مسلم یونٹ مندرجہ ذیل ہیں۔

i) داغستان : آبادی 19,00,000 (1989) رقبہ 19,305 مربع میل۔

ii) تاتارستان : آبادی 70,00,000 رقبہ 26,255 مربع میل۔

(وولگا کے جنگلات کے درمیانی علاقے میں ہے۔ آبادی میں 48% تاتار، باقی روسی وغیرہ)

iii) بشکرستان : آبادی 39,28,153 (1989) رقبہ 55,443 مربع میل۔

جنوبی اورال کے پہاڑی علاقے میں واقع ہے اور مسلمان سب سنی ہیں۔

بشکرستان کی آبادی کا ایک جائزہ (1989ء)

قومیت	فیصد	کل آبادی	مذہب
روسی	% 39.4	15,48,291	--
تاتار	% 28.5	11,20,702	مسلمان
بشکر	% 21.9	8,63,808	مسلمان
چوواش	% 3.0	1,18,509	عیسائی
جرمن	% 0.3	11,023	--
قزاق	% 0.1	3,564	مسلمان
آرمینی	% 0.1	2,258	عیسائی
مارس	% 2.6	1,05,768	پگان
یوکرائنی	% 1.9	74,990	عیسائی
ماردونین	% 0.8	31,923	عیسائی
اڈمرٹس	% 0.6	23,696	فینواگرگ
بیلورشین	% 0.4	17,038	عیسائی
یہودی	% 0.1	4,911	یہودی
لٹوین	% 0.04	1,956	عیسائی
دوسرے	% 0.4	14,676	
میزان	% 100	تقریباً" 39,28,153	

iv) چوواش : آبادی 13,00,000 (1987) رقبہ 7,065 مربع میل۔
یہاں 70% چوواش اور 26% روسی۔
(علاقے کا 33% حصہ گھنے جنگلات پر مشتمل ہے۔ اور وولگا کے کنارے پر آباد ہے۔)

v) چیچنیا : آبادی 12,00,000 رقبہ 7,451 مربع میل۔
یہاں چیچن اور انگش دولسانی گروپ ہیں۔ چیچن 52%، انگش 11%، روسی 29% - یہ علاقہ شمالی کاکیشیا کے علاقے میں ہے۔ اکثریت سنی حنفی ہیں۔ شمال مشرقی کاکیشیا میں امامی پیروکار بھی ہیں۔

vi) کباردینو بلکار: آبادی 37,200 (1987) رقبہ 4,826 مربع میل۔
یہاں 45% کابروی، 10% بلحار اور 39% روسی ہیں۔ یہ علاقے کاکیشیا کے ہمسایہ میں ہیں۔

vii) کراچاجیو - چرکیشیا: آبادی 4,20,000 (1991ء) رقبہ 5,444 مربع میل۔
(شمالی کاکیشیا میں ڈھلانوں پر گھنے جنگلات کے درمیان واقع ہے)

viii) ار-بجئی : آبادی 1,30,300 رقبہ 2,934 مربع میل۔
بحیرہ اسود کے مشرق اور کاکیشیا کے پہاڑوں میں واقع ہے۔

1926ء میں وولگا - یورال کے علاقے میں مسلمان آبادی

(جسے مسلمانوں کے روحانی ڈیپارٹمنٹ نے محفوظ کیا)

قومیت	فیصد	کل آبادی
ترک تاتار	%51	78,48,000
روسی	%28	42,90,000
فنو - اگرگ (منگول)	%17.7	27,12,000
جرمن	%3.3	5,01,000
کل آبادی	%100	1,53,51,000

سابقہ سویت یونین میں مسلم آبادی

آبادی	1926ء	1939ء	% اضافہ
سویت روسی کل	14,70,00,000	20,90,00,000	%42
روسی	7,80,00,000	11,40,00,000	%47
مسلمان	1,70,00,000	2,40,00,000	%41

Source :- The Islamic threat to the soviet state

سویت یونین کی شیعہ آبادی (1979ء)

i) شیعہ اثنا عشری: 40,00,000 (آذری 70% ، اور سینٹرل ایشیا میں چند چھوٹے گروپ)

ii) اسماعیلی :- 60 ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان۔

سویت یونین کی مسلم قومیتوں کا بیرونی ممالک کی آبادی سے تعلق (1979ء)

قومیت	روس میں آبادی	بیرون ممالک آبادی	بیرونی ممالک جہاں یہی قومیت آباد ہے
آذری	55,00,000	50,00,000	ایران
ترکمان	20,00,000	10,00,000	افغانستان، ایران، ترکی، عراق
تاجک	30,00,000	30,00,000 تا 40,00,000	افغانستان
ازبک	1,25,00,000	15,00,000	افغانستان
قازق	65,00,000	8,00,000	چین اور کچھ افغانستان میں
کرغیز	20,00,000	1,00,000	چین
		10,000	پاکستان
یوغیر	2,10,000	60,00,000	چین
ڈنگن	50,000	50,00,000	چین
بلوچی	13,000	--	ایران، پاکستان اور افغانستان
کرد	1,50,000	10,00,000	ایران
		40,00,000 تا 60,00,000	ترکی
		10,00,000	عراق

Source :- Islamic threat to soviet state

سابقہ سویت یونین میں آباد مسلم قومتیں

قومیت	1959ء	فیصد	1970ء	فیصد	1979ء	فیصد
ازبک	60,15,000	23.7	91,95,000	25.6	1,24,56,000	27.9
قازق	36,22,000	14.3	52,99,000	14.8	65,56,000	14.7
تاتار	49,68,000	19.6	59,31,000	16.5	63,17,000	14.2
آذری	29,40,000	11.6	43,80,000	12.2	54,77,000	12.3
تاجک	13,97,000	5.5	21,36,000	6.0	28,98,000	6.5
ترکمان	10,02,000	4.0	15,25,000	4.2	20,28,000	4.5
کرغیز	9,69,000	3.8	14,52,000	4.0	19,06,000	4.3
بشکیر	9,89,000	3.9	12,40,000	3.4	13,71,000	3.1
دیگر	34,56,000	13.6	47,85,000	13.2	55,91,000	12.5
کل آبادی	2,53,58,000		3,59,43,000		4,46,00,000	

کل آبادی میں ترک نسل اور غیر ترک نسل مسلم

ترک	2,13,98,000	84.4	3,02,63,000	84.2	3,75,53,000	84.2
غیر ترک	39,60,000	15.6	56,80,000	15.1	70,47,000	15.8

Source :- Muslim Minorities, M. A. Ketani.

سوویت یونین میں مسلم آبادی کی مذہبی ولسانی تقسیم (1979ء)

قومیت	تعداد	نسل	علاقہ	مذہبی تقسیم	زبان/رسم الخط
ازبک	1,24,56,000	ترک	وسط ایشیا	سنی حنفی (بہت کم شیعہ)	ازبک
قازق	65,56,000	ترک	وسط ایشیا	سنی حنفی	ازبک
تاتار	63,17,000	ترک	وسط وولگا اور دیاس پورا	سنی حنفی	تاتار
آذری	54,77,000	ترک	ٹرانس کاکیشیا	شیعہ 70% سنی حنفی 30%	آذری (50 ہزار علی الائی اور بہائی بھی ہیں)
تاجک	22,37,000	ایرانی	وسط ایشیا	سنی حنفی (ایک لاکھ پامیری تاجک اسماعیلی)	تاجک
ترکمان	20,28,000	ترک	وسط ایشیا	سنی حنفی	ترکمانی
کرغیز	19,06,000	ترک	وسط ایشیا	سنی حنفی	کرغیزی
بشکر	13,71,000	ترک	وسط وولگا، اورال	سنی حنفی	بشکری
چیچنیا	7,56,000	آئبرکاکیش	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	چیچن
آیشین	5,42,000	ایرانی	شمالی کاکیشیا ،	عیسائی 70% سنی حنفی 30%	آیشین
آوار	4,83,000	آئبرکاکیش	داغستان	سنی شافعی	آوار
لزغن	3,83,000	آئبرکاکیش	داغستان	سنی شافعی	لزغن
کابردین	3,22,000	آئبرکاکیش	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	کابردین
کاراکلپاک	3,03,000	ترک	وسط ایشیا	سنی حنفی	کاراکلپاک
دارغن	2,87,000	آئبرکاکیش	داغستان	سنی شافعی	دارغن
کومک	2,28,000	ترک	داغستان	سنی شافعی	کومک
ایغور	2,11,000	ترک	وسط ایشیا	سنی حنفی	ایغور
انگش	1,86,000	آئبرکاکیش	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	انگش
کاراچیز	1,31,000	ترک	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	کاراچیز، بلکار

قومیت	تعداد	نسل	علاقہ	مذہبی تقسیم	زبان/رسم الخط
کرد	1,16,000	ایرانی	ٹرانس کاکیشیا	سنی حنفی	کردی
				شیعہ، علی الائی	
				(اور یزیدی تقریباً 50%)؛	
ادغیز	1,09,000	آئبرکاکیش	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	ادغیزی
لیک	1,00,000	آئبرکاکیش	داغستان	سنی شافعی	لیک
اجار (جارجیا	1,00,000 تا	آئبرکاکیش	ٹرانس کاکیشیا	سنی حنفی	جارجین
کے مسلمان)	1,50,000				
سی گان	1,00,000	انڈین	وسط ایشیا اور	سطحی مسلمان	علاقائی زبان
	(کے قریب)		ٹرانس کاکیشیا		
طالش	1,00,000	ایرانی	ٹرانس کاکیشیا	شیعہ	آذری
ترک	93,000	ترک	وسط ایشیا اور	سنی حنفی	ازبک، آذری
			ٹرانس کاکیشیا		
ابخاز	91,000	آئبرکاکیش	ٹرانس کاکیشیا	60% عیسائی	ابخاز
				40% سنی	
تاباسار	75,000	آئبرکاکیش	داغستان	سنی شافعی	تاباساری
بلغار	66,000	ترک	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	بلغار، کاراکے
نوگے	60,000	ترک	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	نوگے
			اور داغستان		
ڈنگان	52,000	چینی	وسط ایشیا	سنی حنفی	ڈنگان (چینی)
چرکیزی	46,000	آئبرکاکیش	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	کابرڈین
اروینز	31,000	ایرانی	وسط ایشیا	شیعہ	ازبک، تاجک
ابازاس	29,000	آئبروکاکیش	شمالی کاکیشیا	سنی حنفی	ابازا
ٹیٹ	22,000	ایرانی	داغستان اور	شیعہ، یہودی	آذری
			ٹرانس کاکیشیا	عیسائی (آمینین۔ جارجین)	
روٹول	15,000	آئبروکاکیش	داغستان	سنی شافعی	لزغن، آذری، روسی
تساخور	14,000	آئبروکاکیش	داغستان	سنی شافعی	لزغن، آذری، روسی
بلوچی	13,000	ایرانی	وسط ایشیا	شیعہ	ترکمان

قومیت	تعداد	نسل	علاقہ	مذہبی تقسیم	زبان/رسم الخط
اگلز	12,000	آیبرو کاکیش	داغستان	سنی شافعی	لزغن، آذری، روسی
عرب	10,000 تقریباً	سامی	وسط ایشیا	سنی حنفی، چند شیعہ	ازبک، تاجک
لز	1,000-2,000	آیبرو کاکیش	ٹرانس کاکیشیا	سنی حنفی	جارجین
خم شین (آرمینی مسلمان)	1,000	آرمینی (انڈو، یورپین)	ٹرانس کاکیشیا	سنی حنفی	آرمینی
چالاس	1,000 سے کم	سامی	وسط ایشیا	سنی حنفی (مخفی یہودی)	ازبک

Source :- The Islamic threat to soviet state 1983.

سویت یونین میں مسلم آبادی

1897ء میں 1,60,00,000 جو کل آبادی کا 12.6% تھی۔

1970ء میں 3,59,43,000 تھی۔

سویت مسلمانوں کے بارے میں سرکاری سطح پر شائع ہونے والی کتاب

1979ء میں پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر مسلمان ریاستوں کی آبادی کے بارے جو تفصیلات شائع کی گئیں وہ اس طرح ہیں۔

ازبکستان	1,48,00,000	تاجکستان	37,00,000
قازقستان	1,46,00,000	ترکمانستان	27,00,000
آذربائیجان	58,00,000	کرغیزیا	35,00,000

کتاب کے مطابق مسلم اکثریت سنی ہے۔ جو کہ حنفی وشافعی ہیں۔ کچھ شیعہ بھی ہیں۔ اسماعیلی پامیر کے علاقے میں ہیں۔ تمام روسی مسلمان انتظامی لحاظ سے چار مسلم بورڈز کے ماتحت تھے۔ (i) وسط ایشیا اور قازقستان جن کا ہیڈ کوارٹر تاشقند میں۔ (ii) یورپی روس اور سائبیریا کا مرکز یوفا (بشکیر کا دارالخلافہ) (iii) شمالی کاکیشیا کا مرکز ماخا چکالا (داغستان کا دارالخلافہ) (iv) ٹرانس کاکیشیا کا مرکز باکو (آذربائیجان کا دارالخلافہ) صرف اسی بورڈ میں سنی کے علاوہ شیعہ نمائندے بھی تھے۔

Page 18, 23, 24 Muslim in USSR, Abdullo Vakhabo, Moscow 1979.

روس کے چند علاقوں کا مختصر جائزہ

i) چیچنیا:-

کاکیشیا اور ماورائے کاکیشیا کا کل رقبہ 4,40,000 مربع میل ہے۔ ماورائے کاکیشیا کا علاقہ زیادہ تر میدانوں پر مشتمل ہے۔ جبکہ پہاڑی سلسلے نسبتاً کم ہیں۔ ماورائے کاکیشیا میں آذربائیجان کی مسلم ریاست کے علاوہ آرمینیا اور جارجیا کی عیسائی ریاستیں بھی شامل ہیں۔ شمالی کاکیشیا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ چیچنیا کاکیشیا کے شمال میں واقع ہے۔ اس کی کل آبادی 12 لاکھ ہے۔ اسلامی جمہوریہ چیچنیا پہاڑی سلسلہ قفقاز یا کوہ قاف کے شمالی حصہ میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی سلسلے شمال مغرب سے جنوب مشرق کی طرف بحیرہ اسود (Black Sea) اور بحیرہ کیسپین کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں۔

(مہر خان اعوان کا مضمون ندائے ملت (نوائے وقت) 14/4/1995)

ii) آرمینیا اور آذربائیجان کا تنازع

1988ء میں آرمینیا کی آبادی 33 لاکھ جس میں عیسائی آبادی 96% تھی نے آذربائیجان پر جس کی آبادی 75 لاکھ جن میں مسلمان 92% تھے پر چڑھائی کر دی۔ جس کی وجہ سے تقریباً 2 لاکھ آذری آرمینیا سے بے دخل کئے گئے۔ اب پناہ گزینوں کی تعداد آذربائیجان میں 12 لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ یہ جھگڑا نگورنو کاراباخ کی وجہ سے ہے۔

نگورنو کاراباخ:- 4,388 مربع کلو میٹر کا رقبہ جو آذربائیجان کا حصہ تھا۔ اور اب آرمینیا خالی کرنے پر تیار نہیں۔ جس میں (i) کل بے جار ریجن کا رقبہ 1,936 مربع کلو میٹر اور آبادی 57,500 آذری افراد پر مشتمل ہے۔ (ii) لاچن ریجن جس کا رقبہ 1,835 مربع کلو میٹر، آبادی 59,500 آذری، (iii) شوشا ریجن رقبہ 970 مربع کلو میٹر آبادی 29,500 آذری (کل رقبہ 4,741 مربع کلو میٹر اور کل آذری آبادی 1,46,500 ہے۔) جن علاقوں پر آرمینیا نے قبضہ کیا ہے وہ 1,31,197 مربع کلو میٹر اور 8,37,000 آبادی پر مشتمل ہے۔

(Daily Nation 15/4/1995)

(iii) ماوراء النہر:-

یہ مسلمانوں کا مشہور تاریخی علاقہ اور سنی علمی و ادبی تہذیب کا گڑھ تھا۔ ماوراء کا مطلب ہے دریا کے اس پار اور النہر سے مراد دریائے آمو (جیحوں) ہے۔ یہ افغانستان کو روسی مقبوضہ ریاستوں سے الگ کرتا ہے۔ دریا کے جنوب میں افغانستان اور شمال میں ترمذ' بخارا و سمرقند کا علاقہ ہے۔

Source :-

(i) سویت یونین کی مسلم ریاستیں اور جہاد افغانستان' مفتی محمد رفیع عثمانی۔ جنگ 9/10/91

(ii) روس کی پانچ مسلم ریاستیں' جاوید رشید روزنامہ جنگ 28/2/92

(iii) مسلم دولت مشترکہ اور وسط ایشیا کی ریاستیں' محمد ایوب منیر روزنامہ جنگ 7/1/92

(iv) روزنامہ پاکستان لاہور 6/9/1991

(v) Bashkiristan dilemma of National self determination
by Dr. Hafeez Malik Daily Muslim 15/7/93.

(vi) A new great game in Central Asia
by Mariusz kuklinski Daily News 27/2/92.

(vii) Whither Central Asia by Asir Ajmal Daily News 1/10/91.

(viii) Runaway Soviet Republics look to a future
Daily Nation 30/8/91

(ix) The world paper Boston USA, Plan Econ,
Soviet Union or Disunion to be or not to be.

(x) Central Asian Republics, Ahmed Rashid, Daily Nation 5/1/1995

(xi) Muslim Minorities, M. A. Kettani.

(xii) World Muslim Minorities, Motmar-e-Alam-e-Islami.

(xiii) The Islamic threat to the soviet state,
Alexender Benningsen and Marie Broxup. 1983

(xiv) Article about Georgian Muslims,
by mohammad Anwar Khan, Director Area Study Centre
Peshawar University, Daily Frontier Post 25/11/1993

بلغاریہ

1956ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی بلحاظ قومیت

قومیت	مرد	عورت	کل آبادی
بلغارین	32,36,760	32,69,781	65,06,541
ترک	3,34,844	3,21,844	6,56,025
خانہ بدوش	99,611	98,259	1,97,865
مقدونی	94,994	92,795	1,87,789
آرمینی	10,627	11,327	21,954
روسی	6,246	4,305	10,551
یونانی	3,976	3,461	7,437
یہودی	2,954	3,073	6,027
تاتار	3,033	2,960	5,993
رومانی	1,644	2,105	3,749
کاراکنی	1,064	1,021	2,085
چیکوسلواکین	426	773	1,199
البانی	643	462	1,105
جرمن	232	515	747
ہنگرین	262	410	671
ویلچ	228	259	489
سربین	257	227	484
دیگر	1,556	1,444	3,000
کل آبادی	37,99,356	38,14,353	76,13,709

تبصرہ

کل آبادی میں پوماک آبادی ظاہر نہیں کی گئی 1956ء کی مردم شماری سے پہلے آبادی کا مذہب بھی دکھایا گیا تھا۔ اسی وجہ سے اس مردم شماری میں مسلم تعداد کم کرنے کیلئے 2,50,000 مسلم پوماک شامل نہیں کئے گئے۔

خانہ بدوش آبادی کو حقیقت سے زیادہ ظاہر کیا گیا۔ ایک لاکھ ترک آبادی کو خانہ بدوش میں دکھایا گیا۔ اگر ایک لاکھ ترک اور ڈھائی لاکھ پوماک کل آبادی میں شامل کر لئے جائیں تو کہا جا سکتا ہے کہ 1956ء میں دس لاکھ ترک بلغاریہ میں آباد تھے۔

1956ء میں بلغاریہ کی کل مسلمان آبادی 11,51,706 اور 1985ء میں ترک آبادی 11,00,000 تھی۔

1887ء کی مردم شماری کے مطابق بلغاریہ کی کل آبادی 30,00,000 تھی۔ جن میں مسلم جو کل 7,00,000 آبادی کا %23.33 تھے (جبکہ ترک آبادی 6,02,000 افراد تھی۔)

بلغاریہ سے ترک آبادی کا جبری انخلاء (ایک جائزہ)

سال	ہجرت کرنے والے ترک
1923-33ء	1,01,507
1934ء	8,682
1935ء	24,968
1936ء	11,730
1937ء	13,490
1938ء	20,542
1939ء	17,769
میزان	(i) 1,98,688
1940ء	6,960
1941ء	3,803
1942ء	2,672
1943ء	1,145
1944ء	489
1945ء	631
1946ء	706
1947ء	1,763
1948ء	1,514
1949ء	1,670
میزان	(ii) 21,353
1950ء	52,185
1951ء	1,02,208
1969-78ء	1,30,000
میزان	(iii) 2,84,393
میزان i + ii + iii :-	5,04,434

بلغاریہ کی کل آبادی : 89,52,000 (1992ء)

مسلمان : 17,90,000 (20%)

(World Muslim Minorities)

بلغاریہ کی کل آبادی : 88,00,000 (1994)

مسلمان : 13%

بلغارین: 85% ترک: 8.5%

(World Almanac & fact Book 1995)

بلغاریہ کی کل آبادی : 72,53,000 (1952)

مسلمان : 13%

(World Guide, Rand McNally, Page 153
Columbia Lippin Cott Gazetteer 1952)

یہاں سب مسلمان سنی حنفی ہیں۔

Source :-

i. The Turk of Bulgaria
1878-1985. Bilal N Samser
1988 U.K.

ii. Turkey an official hand
Book 1990. Ankara Turkey.

iii. World Almanac & fact Book 1995

iv. World Muslim Miniorities
Motmar-e-Alame-e-Islami.

v. World Guide.

یورپ (1992ء)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
آسٹریا (Austria)					
77,76,000	86,000	% 1.1	ترک اکثریت	رومن کیتھولک	جرمن
			یوگوسلاوی	%85	98 % کروٹ
			5,000 آسٹرین	سنی حنفی	سلوینی
			جوبوسنین اصل ہیں		
بلجیم (Belgium)					
99,98,000	4,43,000	%4.43.	1982ء میں		
			کل 3,50,000	رومن کیتھولک	فلیمی (ولندیزی)
			جن میں	%75	% 57
			شمالی افریقی 220000 75%		فرنچ 33 %
			ترک 80,000		بلنگول 10 %
			البانی 15,000		جرمن 1 %
			مختلف 35,000		
			(مراکشی زیادہ ہیں)		
بلغاریہ (Balgaria)					
89,52,000	17,90,000	% 20	ترک 62%	عیسائی 80%	بلغارین
			پوماک 22%	مسلمان	ترک
			دیگر 16%	سنی حنفی	یونانی
				عیسائی آبادی میں	
				زیادہ تعداد لادین	
				عناصر کی ہے	
چیکوسلواکیہ (CheckoSlovakia)					
1,57,31,000	2,500	--	--	رومن کیتھولک	چیک اور

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
(جنوری 1993ء میں دو حصوں، چیک اور سلواک میں تقسیم ہو گیا)				%77	سلواک (سرکاری) چیک 64%، سلواک 31%
ڈنمارک (Denmark)					
51,58,000	52,000	% 1.0	پاکستانی ترک یوگوسلاوی وعرب	ایونجلین لوتھر %95 مسلمان سنی حنفی	ڈینش
آئرلینڈ (Eireland)					
34,86,000	5,000	--	طالبعلم اکثریت	رومن کیتھولک %93 انجلیکن 3 %	انگریزی آئرش آبادی میں زیادہ کیلٹک اور انگریز اقلیت ہیں
فرانس (France)					
5,71,82,000	30,42,000	%5.32	40% شمالی افریقہ کے الجزائر، مراکش تیونس ممالک سے دیگر افریقی ممالک یوگوسلاوی، عرب، ترک، ایرانی وپاکستانی	رومن کیتھولک مسلمان i) سنی مالکی۔ ii) سنی حنفی۔	فرنچ اور دیگر
فن لینڈ (Finland)					
50,08,000	3,500	--	تاتار (سنی ہیں)	ایونجلین لوتھر %89	فنس، سویڈش (دونوں سرکاری) فنس 94% سویڈش، لاپس

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
جبرالٹر (Gibraltar)					
29,048	3,000		مراکش کے 10% سے زائد ہیں۔	--	(برطانوی مقبوضہ)
جرمنی (Germany)					
8,02,53,000	21,19,000	%2.64	ترک 75% عرب 1,00,000 یوگوسلاوی 100000 جرمن نومسلم 50000	پروٹسنٹ رومن کیتھولک سابقہ مشرقی جرمنی میں لادین 45 %	جرمن

جرمنی کے کثیر الاشاعت اخبار ویرشنجیل نے تین شماروں میں قسط وار مضمون جرمنی میں اسلام شائع کیا ہے۔ جس کے مطابق گذشتہ چند ماہ میں آٹھ ہزار جرمن عورتیں اسلام قبول کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ بون یونیورسٹی کے پروفیسر روڈنوشنجر نے قاہرہ کے دورہ میں یہ تعداد دس ہزار بتائی۔ (ماہنامہ الحق 1993ء)

مسلمان 1990ء
سابقہ مغربی جرمنی میں
سنی حنفی 16,50,000
سنی مالکی 80,000
سنی شافعی 20,000
شیعہ 20,000
(جو ہمبرگ میں زیادہ ہیں)
احمدی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
یونان (Greec)					
1,01,82,000	1,75,000	% 1.72	ترک، پوماک (بلغاری) البانی، عرب، مصری، خانہ بدوش	یونانی آرتھوڈوکس 97 % ترک وطن کرنے والے مسلمان سنی ہیں۔	یونانی ترکی
ہالینڈ (Holland)					
1,51,58,000	4,38,000	% 2.89	کل مسلمان	رومن کیتھولک 40%	

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
			آبادی کا	ڈچ ریفارمڈ 19.3%	فلیمنگ نسل
			50% ترک	مسلمان	55%
			شمالی افریقہ	ترک 2,20,000 (سنی)	وے کون
			سری نام	شمالی افریقہ 1,00,000	33%
				سنی، انڈونیشیا اور	
				ملائیشیا کے 40	
				ہزار سنی، علاوہ	
				ولندیزی مسلمان	
				2000	
ہنگری (Hungary)					
1,05,12,000	6,000	--		رومن کیتھولک	ہنگرین (گلیار)
				67%	آبادی میں
				کالون 20%	ہنگرین 89.9%،
				لوتھرن 5%	خانہ بدوش 4 %
					جرمن 2.6%
اٹلی (Italy)					
5,77,82,000	1,50,000	% 0.26	مشرقی یورپ	رومن کیتھولک	اطالوی
			شمالی افریقہ	ترک وطن کرنے	کچھ جرمن
			صومالیہ	والے مسلمان	اور سالوینی
				سنی ہیں	
آئس لینڈ (Iceland)					
2,60,000	600	--	--	ایونجلین	آئس لینڈی
				لوتھرن 96%	(آئس لینسکا)
					مختلف النسل آبادی
					ناروے اور کیلٹ

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
لکسمبرگ (Lexemberg) 3,78,000	4,000	--		رومن کیتھولک 97 %	فرنچ، جرمن (دونوں سرکاری) فرنچ اور جرمن مخلوط النسل آبادی
مالٹا (Malta) 3,59,000	700	--	لیبیا اور تیونس کے ملکوں کے	رومن کیتھولک اکثریت	مالٹی اور انگریزی (دونوی سرکاری) آبادی میں اطالوی، عرب اور فرنچ نسل کے لوگ۔
ناروے (Norway) 42,88,000	20,000	--	پاکستانی 8,000 ترک 3,000	ایونجلین لوتھرن 88%	نارویجن (سرکاری) آبادی میں جرمن (نارڈک، الپائن، بالٹک) لیپ اقلیت ہیں۔
پولینڈ (Poland) 3,84,17,000	24,000	0.06 %	تاتار دیگر روسی علاقوں کے	رومن کیتھولک 94%	پولش 98% جرمن، یوکرائنی
پرتگال (Portugal) 98,66,000	12,000	0.12 %	موزمبیق، گنی بساؤ تیمر، مکاؤ کے (موزمبیق سے برصغیر کے)	رومن کیتھولک 97%	پرتگیزی

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
رومانیہ (Romania)					
2,33,27,000	75,000	% 0.32	ترک،	آرتھوڈوکس 80%	رومانی 89%
			تاتار اصل	رومن کیتھولک 6%	ہنگرین 7.9%
			ترک 85%	مسلمان سنی حنفی	جرمن 1.6%
روس (Russia)					
22,47,78,000	2,47,26,000	% 11	(تفصیلات علیحدہ ملاحظہ فرمائیے)		
سپین (Spain)					
3,90,92,000	1,37,000	% 0.35	i) مغربی الاصل	رومن کیتھولک	سپینی 72.8%
			ii) مراکش، الجزائر	90%	کیٹلان 16.4%
			iii) صحارا	شمالی افریقہ کے	اور دیگر
			iv) افریقی	1971ء میں 90,000	
			v) پاکستانی	مسلمان آباد تھے	
				سب سنی ہیں۔	
				مقامی سپینی بھی تقریباً	
				13,000 مسلمان ہو	
				چکے ہیں اور زیادہ تر	
				اندلس میں آباد ہیں	
سویڈن (Sweden)					
86,52,000	52,000	% 0.6	ترک	لوتھرن 95%	سویڈش 91%
			عرب، یوگوسلاوی		فنش 3 %
			افریقن (مراکش)		
			برصغیر 2,000		
			کے قریب، سویڈش		
سوئٹزرلینڈ (Switzerland)					
68,13,000	72,000	--	دس ہزار مقامی	رومن کیتھولک	جرمن، فرنچ، اطالوی

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
			اسلام قبول کرچکے ہیں	48% پروٹسٹنٹ 44%	(سب سرکاری) آبادی میں جرمن 65% فرنچ 18% اطالوی 12% رومانش 1% نسل کے لوگ ہیں
برطانیہ (U.K.)					
5,76,96,000	21,35,000	3.7 %	ہندو پاکستانی بنگلہ دیشی، سیلونی، عرب، افریقن، کربین، افغان، ترک، ازبک، پولش، یوگوسلاوی، مسلمان طالب علم علاوہ ہیں۔	چرچ آف انگلینڈ، رومن کیتھولک 9 لاکھ برصغیر کے دیگر علاقے کے سنی حنفی۔ دیگر علاقے کے لوگوں میں اکثریت سنی ہے۔ کچھ شافعی شیعہ بھی ہیں	انگریزی (ویلز میں ویلش) انگریزی 81.5% · سکاٹش 9.6% · آئر 2.4% · ویلش 1.9% · السٹر 1.8% · ہند وپاکستان 2 %
(سنڈے ٹائمز لنڈن کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہزاروں خواتین اسلام قبول کر رہی ہیں۔ پچھلے دس برسوں میں دس ہزار خواتین اسلام قبول کر چکی ہیں۔) (حوالہ ہفت روزہ تکبیر 27 اکتوبر/الحق دسمبر 1994ء)					
یوگوسلاویہ					
2,39,49,000	62,27,000	26%	بوسنیائی: مسلمان 50% سے زائد البانی، ترک اور خانہ بدوش	ایسٹرن آرتھوڈوکس 12% کیتھولک 21% مسلمان سنی حنفی ہیں	سرب، کروشین سلوین، مقدونین ترکی، ہنگرین، اطالوی، اور البانی آبادی میں سرب 36% کروشیائی 20%

ملک اور کل آبادی	مسلم	فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
					بوسنیائی 9 %
					سلوین 8 %
					مقدونین 6 %
					البانوی 8 %

کل آبادی

72,50,53,000 4,17,99,000 %5.76

کل آبادی میں جبرالٹر شامل نہیں ہے

Source :-

(i) Muslim Population Based on Muslim Minorities in the world Motmar-e-Alam-e-Islami.

(ii) Letter from west Germany, Shaheena Naseem, Daily Nation 2/7/1989.

(iii) Islam as Enemy No. 1 and American Myth, Michael Jason Daily News. 7/5/93

(iv) یوگوسلاوی مسلمانوں کی خانہ جنگی، ہمایوں ادیب روزنامہ پاکستان۔ 28/12/91

(v) یوگوسلاویہ کے مسلمان ہفت روزہ تکبیر 16 جنوری 1992ء

(vi) برطانیہ میں مسلم خواتین ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک دسمبر 1994ء

(vii) پولش نومسلم عطا اللہ کو پانسکی کا انٹرویو (پولش مسلمانوں کی تعداد 6.000 بتائی ہے) ہفت روزہ تکبیر 11 فروری 1988ء

(viii) World Almanac & Fact Book 1991.

(ix) World Almanac & Fact Book 1995.

براعظم افریقہ (1992ء)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
الجزائر (Algeria)					
2,63,46,000	2,58,19,000	98%	عرب 75% بربر 25%	سنی مسلمان (سرکاری مذہب)	عربی (سرکاری) فرانسیسی، بربر
انگولا					
98,88,000	9,000	--	--	رومن کیتھولک 38% پروٹسٹنٹ 15% مختلف عقائد کی اکثریت ہے۔	پرتگیزی (سرکاری) مختلف بانتو زبانیں، فرانسیسی اور ہسپانوی
بینی (سابقہ دھومی) (Benin)					
49,18,000	24,59,000	50%	--	مختلف آبائی مذاہب، عیسائی 15%	فرانسیسی (سرکاری) فون، یوروبا آبادی میں افریقی (فون، اڈجا، باری با، یوروبا) وغیرہ
بوٹسوانا (Botswana)					
13,13,000	6,000	--	مقامی 10% دیگر شہری 70% غیر ملکی 20% (برصغیر کے لوگ بھی شامل ہیں	مختلف آبائی مذاہب اور عیسائی آبادی تقریبا برابر ہے	انگریزی (سرکاری) سٹیوانا آبادی میں بوٹسوانی 95% کالانگا اور دیگر باشندے۔

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
بورکینا فاسو (سابقہ اپر وولٹا) (Burkina Faso)					
95,13,000	53,27,000	%56	--	مختلف آبائی مذاہب عیسائی %10	فرانسیسی (سرکاری) سوڈانی قبائلی زبان
برونڈی (Burundi)					
58,23,000	2,91,000	%5	اکثریت دارالحکومت بوجمبورا میں افریقی النسل %96 جن میں زائر کے %41 روانڈا %11 یورپین %1 ایشیائی %3	رومن کیتھولک %62 مختلف مذاہب %32	فرانسیسی اور کیروندی (سرکاری) ساحلی آبادی میں ہوتو %85 توتسی %14 توا %1
کیمرون (Cameroon)					
1,21,98,000	60,99,000	%50	--	عیسائی %33 مختلف آبائی مذاہب	انگریزی، فرانسیسی (سرکاری) مختلف افریقی زبانیں جن کی تعداد 24 کے قریب ہے آبادی میں کیمرونی %31 استوائی بنتو %19 کردی %11 فولانی %10
کیپ ورد ☆ (Cape Verde)					
4,23,000				رومن کیتھولک اور مقامی	پرتگیزی (سرکاری) کیرول

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
				مذاہب ملے جلے ہیں	آبادی میں کیرول (ملاٹو) %71 افریقی %28 یورپین %1
سینٹرل افریقن ری پبلک (Central African Republic)					
31,37,000	3,50,000	%11.03		پروٹسٹنٹ %25 رومن کیتھولک %25 مسلمان %15	فرانسیسی (سرکاری) سانگو، عربی، ہانسا، سواحلی، افریقی مقامی زبانیں آبادی میں بایا %34 بانڈا %27 مندیجا %21 سارا %10 وغیرہ
بعض دیگر حوالوں میں مسلمان آبادی کہیں زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مثلاً ورلڈ المانک میں 15 % وغیرہ)					
چڈ (Chad)					
58,46,000	46,76,000	%80	--	عیسائی اور مختلف آبائی مذاہب	فرانسیسی، عربی (سرکاری) 100 کے قریب مختلف زبانیں۔ آبادی میں 200 کے قریب مختلف گروپ
کومورو (جزائر) (Conoros)					
5,85,000	4,68,000	%80	--	سنی مسلمان %86	عربی، فرانسیسی (سرکاری) کومورین (عربی و

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
(کومورو کے نزدیک مایوٹ جزیرہ پر فرانسیسی قابض ہیں جس پر کومورو کا دعویٰ ہے)				رومن کیتھولک 14%	ساحلی کا مجموعہ) آبادی میں عرب اور افریقی النسل
آئیوری کوسٹ (کوٹ ڈی آئیور) (Cote d' Ivoire)					
1,29,10,000	71,01,000	55%	کولانگو، بانڈے فابے قبائل زبان : ڈیولا (بوا کا اور بنڈوکو قدیم مسلم شہر ہیں)	آبائی مذاہب عیسائی 12% سنی مالکی	فرانسیسی (سرکاری) ڈیولا، اکان، کرو وولٹائی، مالن کے۔ آبادی میں ڈیولا 23% بیٹ 18% سن اوفو 15% مالنکے 11% 60 دیگر قبائل
کانگو (congo)					
23,68,000	55,000	2.32%	غیر ملکی 75% نائجیرین اور سینی گال کے مسلمانوں نے اسلام پھیلایا	عیسائیت 50% رومن کیتھولک 75% مقامی مذاہب	فرانسیسی (سرکاری) افریقی بانتوزبانیں آبادی میں کانگو 48% سانگھا 20% ٹیکے 17% وغیرہ
جبوتی (Djibouti)					
4,67,000	4,58,000	98%	--	عیسائی (مسلمان سنی ہیں)	i) فرانسیسی۔ عربی (سرکاری) افار اور صومالی آبادی میں

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
					افار 35% صومالی 60% عرب تاجر اور 12,000 فرانسیسی بھی آباد ہیں
مصر(Egypt)					
5,48,42,000	5,04,55,000	92%	--	سنی مسلمان 94%	عربی (سرکاری) فرانسیسی، انگریزی آبادی میں مشرقی حامی النسل 90% علاوہ یونانی، اطالوی، شامی، لبنانی نسل
استوائی نیو گنی ☆ (Equatorial Guinea)					
4,10,000	--	--	--	اکثریت رومن کیتھولک	ہسپانوی (سرکاری) فنگ، بوبی۔ آبادی میں فنگ 80% بوبی 15%
اریٹریا ☆ (Eriteria)					
32,00,000 24 جون 1993ء کو ایتھوپیا سے آزادی حاصل کی اریٹریا کی آبادی ایتھوپیا میں شامل ہے)				مسلمان اور عیسائی تقریباً برابر ہیں	سات مختلف زبانیں آبادی میں ٹیگرے 50% ٹیگو اور کوناما 40%، افار 4 %

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
ایتھوپیا (بشمول اریٹریا) (Ethiopia Including Eriteria)					
5,29,81,000	3,70,87,000	%70	ہرار، افاو اور ساہو	عیسائی، آرتھوڈوکس، (مسلمان سنی شافعی)	ام ہارک (سرکاری) ٹیگو، گالا آبادی میں ارومو %40 ام ہارا اور ٹیگو %32 سیڈامو % 9
گیبون (Gabon)					
12,37,000	6.19,000	%50	--	عیسائی آبائی مذاہب	فرانسیسی (سرکاری) بنتو آبادی میں فنگ %25 باپونو %10 ودیگر باشندے
گیمبیا (Gambia)					
9,08,000	7,72,000	%85	--	مسلمان %90 عیسائی % 9	انگریزی (سرکاری) مانڈنکا، وولوف فرانسیسی۔ آبادی میں مانڈنکا %42 فولا %18 وولوف %16 و دیگر باشندے

یہاں 71-1970ء میں کل آبادی 9,50,009 جن میں فنگ %31 بایونو %22، ایم بیڈے %14، بانڈی جابی %11، بکوٹا 6 %، اومین 5 %، اوکانڈے 4 %، باکیلے 2 %، سیکے 1.9 %، اور باویلی %0.5)

(Nour Piez Le Gabon-Peris 1975)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
گھانا (ghana)					
1,59,59,000	52,66,000	#33	مقامی 80%	آبائی مذاہب 38% عیسائی 24%	انگریزی (سرکاری) آکان، موشی ڈاگومبا، ایوے، گا آبادی میں آکان 44% موشی ڈاگامبا 16% ایوے 13% گا 8%
گنی (Guinea)					
61,16,000	58,10,000	95%	--	عیسائی	فرانسیسی (سرکاری) پیول، مانڈے۔ آبادی میں فولانی 35% مالن کے 30% سوسو 20% اورپندرہ دیگر قبائل
گنی بساؤ (Guinea - Bissau)					
10,06,000	7,04,000	70%	--	آبائی مذاہب عیسائی 5%	پرتگیزی (سرکاری) کریولو، قبائلی زبانیں آبادی میں بالانٹا 30% فولا 20% من جیاکا 14% مانڈنگا 13% وغیرہ

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
کینیا (Kenya) 2,52,30,000 (اکثریت عرب نژاد سواحلی اور صومالی سنی شافعی ہیں۔ سوڈانی مالکی اور ایشیائی سنی حنفی ہیں)	75,69,000	%30	%33 سے زائد غیرمقامی نسل جن میں ہندوستانی سرفہرست ہیں۔ بورا ناس، کیکویو، مارو مکاما، بلاہیا اور مسائی قبائل	رومن کیتھولک %28 پروٹسٹنٹ %26 آبائی مذاہب %18	سواحلی، انگریزی (دونوں سرکاری) کی کویو، لوہایا، لیو، میرو آبادی میں کی کویو %21 لوہایا %14 · لیو 13 % کالنجن %11 · کامبا %11
لیسیتھو ☆ (Lesotho) 19,44,000 (یہ ملک جنوبی افریقہ نے گھیرا ہوا ہے)	--	--	--	عیسائی %80	انگریزی (سرکاری) سی سیتھو آبادی میں سوتھو %99.7
لائبیریا (Liberia) 27,51,000	8,25,000	%30	عام مختلف قبائل میں مسلمان موجود ہیں مغربی علاقے میں مسلمان زیادہ تعداد میں ہیں	روایتی مذاہب عیسائی %10	انگریزی (سرکاری) قبائلی زبانیں آبادی میں مختلف قبائل %97 امریکو - لائبرین %5
لیبیا (Libya) 48,75,000	48,75,000	%100	--	سنی مسلمان	عربی آبادی میں عرب، بربر %97

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
مڈغاسکر (مالا گاسی) (Madagascar)					
1,28,27,000	17,96,000	%14	i) انٹائی مورو قبیلہ گلف اور مغربی عرب نژاد کے علاوہ ہندوستانی وکمورو نژاد	مختلف عقائد کی اکثریت، عیسائیت	i) مالا گاسی اور فرانسیسی (سرکاری) آبادی میں 18 % ملایا - انڈونیشی قبائل (مرینا 26%) عرب اورافریقی نسل
ملاوی (Malawi)					
1,03,56,000	51,78,000	%50	--	عیسائی	انگریزی اور چچی وا (سرکاری) آبادی میں چیوا 90% نیانجا، لومو ے، دیگر بانتو قبائل
مالی (Mali)					
98,18,000	90,33,000	%92	ٹمبکٹو میں قدیم اسلامی درس گاہ تھی	--	فرانسیسی (سرکاری) بامبارہ، سنی فو، آبادی میں مانڈے (بشمول بامبارہ، مالنکے سراکول) 50% پیول 17% وولٹائی 12% سونگھائی 6 % تارگ اور مور 10%

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
ماریطانیہ (Mauritania)					
21,43,000	21,43,000	%100	--	--	عربی اور وولوف (سرکاری) پولار، سوننکے، فرانسیسی آبادی میں مخلوط مور/سیاہ فام 40%، مور 30%
مارلیشس (Mauritius)					
10,98,000	2,20,000	%20	ہندوستانی نژاد	ہندو اکثریت عیسائیت دوسری بڑی اکثریت	انگریزی (سرکاری) فرانسیسی، کریول، بھوج پوری۔ آبادی میں ہندی - مارلیشس 68%، کریول 27% اور دیگرباشندے
مایوٹو (فرانس) (کمورو کا حصہ) (Mayotte)					
50,000	40,000	--	--	--	--
(یہ جزیرہ مڈغاسکر کے نزدیک ہے اور فرانسیسی مقبوضہ ہے)					
مراکش (Morocco)					
2,63,18,000	2,60,55,000	%99	--	سنی مسلمان %99	عربی (سرکاری) بربر آبادی میں عرب - بربر 99%
موزمبیق (Mozambique)					
1,48,72,000	89,23,000	%60	--	آبائی مذاہب عیسائی 30%	پرتگیزی (سرکاری) ماکوا، ملاوی،

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
				سنی شافعی	شونا، تسونگا۔ کل آبادی بانتو قبائل
نمیبیا (Namibia)					
15,34,000	250	--	نومسلم	لوتھرن 50% دیگر عیسائی 30%	افریقی اور انگریزی (سرکاری) آبادی میں اووامبو 50% کاوانگو 9 % ہیریرو 7 % دامارا 7 % وغیرہ
نائجر (Niger)					
82,52,000	78,40,000	95%	--	سنی مسلمان	فرانسیسی (سرکاری) ہاسا، جرما، آبادی میں ہاسا 56% جرما 22% فولا 9 % توارگ 8 %
نائجیریا (Nigeria)					
11,56,64,000	8,67,48,000	75%	ہاسا، فلانی کنے مینو، بگرامی، وادایان وغیرہ	عیسائی سنی مالکی	انگریزی (سرکاری) ہاسا،یوروبا،آئی بو آبادی میں ہاسا 20% یوروبا 20% آئی بو 17% فولانی 9 % اوردیگر

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
ری یونین (فرانس) (Reunion)					
6,24,000	18,000	--	ہندوستانی نژاد آباد کار		
(بحر ہند میں واقع یہ جزیرہ 1665ء سے فرانس کے زیر تسلط ہے)					
روانڈا (Rwanda)					
75,26,000	5,27,000	%7	روانڈان قبائل (جن میں باہوتُو، باٹسٹی، باٹوا، وغیرہ	عیسائی اکثریت %74 روایتی مذاہب	فرانسیسی اور کینا روانڈا، سواحلی (دونوں سرکاری) آبادی میں ہوتو %90 توتسی %9 توا %1
(افریقہ گائیڈ 1984ء کے مطابق 18 قبائلی حصوں میں تقسیم ہے۔ جن میں ہوتو %85، توتسی %14 اور توا %1 ہیں)					
ساؤتوے اور پرنسیپے ☆ (São Tome & Principe)					
1,37,000				عیسائی %80	پرتگیزی (سرکاری) آبادی میں پرتگیز، افریقی مخلوط النسل اکثریت۔ افریقی اقلیت، انگولا، موزمبیق کے آبادی کار
سینیگال (Senegal)					
77,36,000	75,04,000	%97	--	عیسائی 2 %	فرانسیسی (سرکاری) وولوف، سیرر، پیول، توکولور و دیگر آبادی میں

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
					وولوف 36% سیدر 17% فولانی 17% ڈایولا 9 % توکولیر 9 % مینڈنگو 9 % وغیرہ
سیشلز (Seychelles)					
72,000	400		مقامی 300 باقی ہندوستانی (گجراتی)	رومن کیتھولک 90% انجلیکن	انگریزی، فرانسیسی (دونوں سرکاری) مقامی آبادی کیرول زبان بولتی ہے۔ آبادی میں ایشیائی، افریقی، اور فرانسیسی مخلوط النسل علاوہ مقامی آبادی کے ہیں۔ چینی بھی آباد ہیں
سیرالیون (Sierra Leone)					
43,76,000	30,63,000	70%	--	عیسائی 10% آبائی مذاہب	انگریزی (سرکاری) کریو، قبائلی زبانیں آبادی میں ٹیم نے 30% مینڈے 30% ودیگر

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
صومالیہ (Somalia)					
92,04,000	92,04,000	%100	--	سنی مسلمان %99	صومالی (سرکاری) عربی' اطالوی' انگریزی۔ آبادی میں اکثریت صومالی باشندے
جنوبی افریقہ (South Africa)					
3,98,18,000	7,41,000	%1.86	ملائی 50% برصغیر 4.5% سیاہ فام 2.5% زنجبار اور ملاوی کے 2 %	اکثریت عیسائی ہندو اقلیت مسلمان سنی شافعی 50.96% (ملائی وغیرہ) سنی حنفی 48.8% 945 سفید فام مسلمان چند ایک سیاہ فام	افریقی اور انگریزی (دونوں سرکاری) آبادی میں سیاہ فام 75% سفید فام 14% گندمی 9 % برصغیر 3 %
سوڈان (Sudan)					
2,66,56,000	2,26,58,000	%85	--	عیسائی 5% آبائی مذاہب سنی مسلمان	عربی (سرکاری) ڈنکا' نوبین' نوئر بے جا اور دیگر آبادی میں سیاہ فام 52% عرب 39% بے جا 6 % وغیرہ

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
سوازی لینڈ (Swaziland)					
7,92,000	6,000	--	ایشیا اور جنوبی افریقہ نژاد آباد کاروں نے اسلام پھیلایا (موزمبیق نژاد اکثریت مسلمان غیرملکی نژاد ہیں)	عیسائی %60 دیگر مذاہب %40	سی سواتی اور انگریزی (سرکاری) آبادی میں افریقی النسل 97% یورپین 3 % علاوہ غیرافریقی باشندے
تنزانیہ (Tanzania)					
2,78,29,000	1,94,80,000 (زنجبار، پمبہ اور ٹانگانیکا مل کر 1964ء میں تنزانیہ بنا)	%70	زنجبار، ساحلی پٹی اور پمبہ میں اکثریت ہے ہندوستانی نژاد (سنی حنفی ہیں)	عیسائی آبائی مذاہب سنی شافعی	ساحلی، انگریزی (سرکاری) دیگرزبانیں کل آبادی افریقی النسل ہے
ٹوگو (togo)					
37,63,000	20,70,000	%55	--	آبائی مذاہب عیسائی 20%	فرانسیسی سرکاری گور اور کوا
تیونس (Tunisia)					
[illegible]01,000	81,49,0[illegible]	%97	--	مسلمان 98%	عربی (سرکاری) فرانسیسی آبادی میں عرب - بربر 98%
یوگنڈا (Uganda)					
1,86,74,000	74,70,000	%40	سوڈانی نژاد،	عیسائی اکثریت	انگریزی (سرکاری)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
			اسماعیلی آغاخانی، (ایشیائی مسلمان کافی تعداد میں بے دخل کر دیئے گئے ہیں	آبائی مذاہب	سواحلی، لوگانڈا۔ آبادی میں بانٹو، نیل، نیل جای، سوڈانی قبائلی وغیرہ۔
مغربی صحارا (ہسپانوی صحارا) (Western Sahara) 2,50,000	2,50,000	100			
زائر (Zaire) 3,98,82,000	39,96,000	%10.02	اکثریت افریقی النسل، مسلمانوں کی اکثریت مشرقی حصہ میں اور دارالحکومت کے نواح میں ہے سینی گال اور نائجیرین نژاد مسلمانوں کی اکثریت ہے	عیسائی اکثریت	فرانسیسی (سرکاری) کونگو، لوبا، مونگو، روانڈا آبادی میں بانٹو قبائل 80% 200 دیگر قبائل
زمبیا (Zambia) 86,38,000 (سابقہ روڈیشیا اور نیا سالینڈ)	10,67,000	%12.35	اکثریت افریقی النسل، برصغیر، مقامی زمبیا کے مسلمان کم تعداد میں ہیں	عیسائیت 50% سے زائد ہندو اقلیت	انگریزی (سرکاری) بانتو آبادی میں اکثریت بانتو باشندوں کی ہے زمبیامیں 72 سے

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
					زائد زبانوں کے علاوہ سات علاقائی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

زنجبار (Zangibar)

(آج کل تنزانیہ کا حصہ ہے' اس میں شیرازی (فارسی النسل) عرب' اومانی اور کمورو نسل' ہندوستانی نژاد آباد کار موجود ہیں۔ اس جزیرہ میں داخلے کے وقت آج بھی اسلامی لباس کی پابندی کی ہدایت کی جاتی ہے)

زمباوے (Zimbawe)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
1,05,83,000	90,000	%0.85	ملاوین 55%	آبائی قبائلی	انگریزی (سرکاری)
			ایشیائی بشمول	مذاہب	شونا
			برصغیر 13%	عیسائی اقلیت	سندابیل
			مقامی 3.2%	سنی شافعی	آبادی میں
			مخلوط النسل 11%		شونا 71%
			دیگر 17.8%		ندے بیلے 16%
			(مقامی آبادی میں ویرمبا قبائل)		

کل آبادی

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد
68,18,87,000	40,13,70,650	%58.85

☆ جن ملکوں کے سامنے یہ نشان ہے ان ممالک میں مجموعی تقریباً" 1.000 مسلمان ہیں۔ کل آبادی میں اریٹیا کی آبادی شامل نہیں ہے۔

(i) Tanzania Report Daily Dawn. 30/4/1993

(ii) World Almanac & fact Book 1995.

(iii) World Muslim Minorities, Motmar-e-Alam-e-Islami 1993

(iv) 1984 Africa Guide, World of Information U.K.

(v) Notre Pieze Le Gabon. Fredrick.M.Bebang, Jean Martin, Peris 1975.

(vi) Guide de libreville, Gabon, DAKKAR.

(vii) Kenya A Country Study, Herald D. Nelson, Jun 1983 USA.

(viii) Muslim Minorities in World today. M.A.Kettani 1986.

(ix) Le Gabon 1976 (Sao Tomme & Principe)

(x) World Muslim Gazetter 1985

براعظم شمالی امریکہ اور جنوبی (لاطینی) امریکہ کے ممالک پر ایک نظر (1992ء)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
انٹی لیز (نیدر لینڈ) (Antilles)					
1,75,000	1,000	--	انڈین 20% باقی مقامی	--	ولندیزی
ارجنٹائنا (Argentina)					
3,31,00,000	4,63,000	1.4 %	اکثریت شامی، لبنانی اور لیبیا، شامی نسل 65% لبنانی 25% باقی مختلف ممالک بشمول مقامی	رومن کیتھولک 90%	ہسپانوی (سرکاری) انگریزی، اطالوی آبادی میں اطالوی، ہسپانوی، 85% نسل کے، اور مستی زو وغیرہ
بہاماس (کامن ویلتھ) (Bahamas)					
2,64,000	1,000	--	افریقی نسل	بپسٹ 32% انجلیکن 20% رومن کیتھولک 19%	i) انگریزی، کریول سیاہ فام 85% سفید فام امریکی کینڈین 15%
باربدوس (Barbdos)					
2,59,000	2,000	--	برصغیر	رومن کیتھولک 4 % پروٹسٹنٹ 67%	انگریزی افریقی النسل 80% مخلوط 16% یورپین 4 %

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
بیلیزے یا بیلیز (Belleze)					
1,98,000	300	--	50% عرب، باقی نومسلم	رومن کیتھولک 62% پروٹسٹنٹ 30%	انگریزی (سرکاری) ہسپانوی اور مایا، آبادی میں مستیزو 44% کریول 30% مایا 11% گاری فونا 7 %
برمودا (برطانوی) (Bermuda)					
62,000	500	--	زیادہ نومسلم	--	انگریزی آبادی میں افریقی النسل 61%
بولیویا (Boulevia)					
75,24,000	100	--	عرب نسل	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی اور کیوچوا، آئی مارا (سب سرکاری)
برازیل (Brazil)					
15,41,13,000	5,85,000	0.38 %	اکثریت شامی، لبنانی، فلسطینی، علاوہ افریقی النسل شامی نسل 40% لبنانی 20% فلسطینی 20% افریقی ودیگر 20% آبادی میں 90% سنی، 10% شیعہ	رومن کیتھولک 90%	پرتگیزی (سرکاری) ہسپانوی، فرنچ، انگریزی آبادی میں پرتگیزی، افریقین اور ملاٹوز۔ علاوہ اطالوی جرمن، جاپانی، [illegible]ن، عرب۔

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
کینیڈا (Canada) 2,73,67,000	1,64,000	0.6 %	ہند وپاکستانی، گیانا، بنگلہ دیشی، ٹرینی داد، جنوبی افریقہ اور فجی کے تقریباً 33% عرب 33 % یوگوسلاویہ، البانیہ 16% باقی مختلف النسل بشمول مقامی	رومن کیتھولک 46%	انگریزی اور فرنچ (سرکاری) آبادی میں (1990ء) فرانسیسی 27% انگریز نسل 40%
چلی (Chilli) 1,36,00,000	2,000	--	شامی، لبنانی، فلسطینی	رومن کیتھولک 89% پروٹسٹنٹ 11%	ہسپانوی کل آبادی میں یورپین اور یورپین انڈین 95% انڈین 3 %
کولمبیا (Columbia) 3,34,24,000	25,000	--	شامی، لبنانی، فلسطینی	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی آبادی میں مستی زو 58% سفید فام 20% ملاٹو 14%
کوسٹاریکا (Costarica) 31,92,000	400	--	عرب	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی (سرکاری) سفید فام بمعہ مستیزو اقلیت 96%

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
کیوبا (Cuba)					
1,08,11,000	1,000	--	چینی نسل، افریقی نسل	(آبائی مذہب رومن کیتھولک 85%) زیادہ تر آج کل سیکولر ہیں۔	i) ہسپانوی
ڈومینیکا (کامن ویلتھ) (Dominica)					
72,000	50	--	نو مسلم	رومن کیتھولک 77%	انگریزی، فرانسیسی آبادی میں افریقی یا ملاٹو اور کیرب ہیں
ڈومینیکن ری پبلک (Dominican Republic)					
74,71,000	400	--	مسلم طلباء 30 مقامی	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی آبادی میں مخلوط 73% سفید فام 16% سیاہ فام 11%
ایکوے ڈور (Ecuador)					
1,10,55,000	150	--	لبنانی جو ترک یا عرب کہلاتے ہیں، شمالی افریقی نسل کے مسلمان	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی (سرکاری) کوئی چوان، جواروان
ال سلوے ڈور (El Salvador)					
53,96,000	100	--	شامی، لبنانی	--	ہسپانوی (سرکاری) مستیزو 94% انڈین 5 %

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
فرنچ گیانا (French Giyana)					
1,04,000	5,000	--	شمالی افریقی النسل		i) فرنچ
گرناڈا (Geruade)					
91,000	100	--	افریقی نسل	رومن کیتھولک %64 انجلیکن 22%	انگریزی (سرکاری) فرنچ، آبادی زیادہ تر افریقی نسل ہے۔
گیانا (Giyana)					
8,08,000	1,21,000	%15	90% انڈین نسل باقی افریقی، یہاں افریقی تیزی سے اسلام قبول کر رہے ہیں	عیسائی اکثریت ہندو 33%	انگریزی (سرکاری) آبادی میں ایسٹ انڈین 51% سیاہ فام اور ملے جلے 43%
گاڈے لوپ (فرنچ) (Guadday Loope)					
4,00,000	--	--	مراکشی	کرسچین	فرانسیسی
گوئٹے والا (Guittemala)					
94,45,000	200	--	شامی، لبنانی، فلسطینی	اکثریت رومن کیتھولک	ہسپانوی (سرکاری) مستیزو 56% انڈین 44%
ہیٹی (Haiti)					
67,55,000	--	--	شامی، لبنانی	رومن کیتھولک %80 پروٹسٹنٹ 16% ووڈو عام ہے	فرنچ (سرکاری) آبادی میں سیاہ فام 95%

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
ہنڈراس (Honduras) 5,46,200	100	--	شامی، لبنانی	رومن کیتھولک 97%	ہسپانوی (سرکاری) مستیزو 90% انڈین 7 %
جمیکا (Jamica) 24,69,000	3,500	--	اکثریت انڈین نسل	پروٹسٹنٹ 56%	انگریزی (سرکاری) کریول آبادی میں افریقی نسل 76% افرو یورپین 15%
مارٹینیک (فرانسیسی) (Martinic) 3,68,000	500	--	نومسلم	--	--
میکسیکو (Mexico) 8,81,53,000	15,000	--	شامی النسل	رومن کیتھولک 89%	ہسپانوی (سرکاری) آبادی میں مستی زو 60% امریکی انڈین 30% کاکیشین 9 %
نکاراگوا (Nicaragua) 39,55,000	200		لبنانی	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی (سرکاری) آبادی میں مستیزو 69% سفید فام 17% سیاہ فام 9 % انڈین 5%

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
پانامہ (Panama)					
25,15,000	1,500	--	400 برصغیر سے	رومن کیتھولک 85% پروٹسٹنٹ 15%	ہسپانوی (سرکاری) انگریزی آبادی میں مستیزو 70% ویسٹ انڈین 14% سفید فام انڈین 6 %
پیراگوئے (Paraguay)					
45,19,000	1,000	--	لبنانی، شامی	رومن کیتھولک 95%	ہسپانوی (سرکاری) گورانی آبادی میں مستیزو 95% باقی سفید وسیاہ فام نسل اور انڈین
پیرو (Peru)					
2,24,51,000	5,000	--	لبنانی، شامی، فلسطینی	رومن کیتھولک 90%	ہسپانوی، اور کیچو (سرکاری) آبادی میں انڈین 45% مستیزو 37% سفید فام 15% باقی ایشیائی
پورٹو ریکو (Puerto Rico))					
35,94,000	2,000	--	تقریبا 1600 فلسطینی 300 لبنانی اور دیگر ممالک	--	انگریزی

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
سری نام (Srinam)					
4,38,000	1,53,000	%35	50% جاوا کی نسل، انڈین 33 % باقی افریقی، فلسطینی، امریکی سب مسلمان ملکی شہری ہیں ولندیزیوں نے جاوا سے مسلمان مزدور آباد کئے تھے۔	عیسائی اکثریت ہندو 27% مسلمان جاوا سنی شافعی ہند وپاک سنی حنفی اردو بولتے ہیں	ولندیزی (سرکاری) سرانان ٹونگا انگریزی آبادی میں ہندوستانی 37% جاوا نسل 15% کریول 31 %
سینٹ کیٹس اور نیوس (St.Ketes & Nevis)					
42,000	400	--	کچھ نومسلم شامل ہیں	--	--
ٹرینی داد ٹوباگو (Trinidad Tobaga)					
12,65,000	1,79,000	% 14.15	مشرقی انڈین 95 % افریقی علاوہ ہیں	رومن کیتھولک 32% پروٹسٹنٹ 29 % ہندو 24% مسلمان سنی، حنفی ہیں	انگریزی (سرکاری) آبادی میں سیاہ فام 43% انڈین 40% ملے جلے 14%
یوراگوئے (Uraguay)					
31,30,000	1,000	--	لبنانی، شامی، سلوینی، آرمینی	رومن کیتھولک 66%	ہسپانوی آبادی میں سفید فام آئبیرین، اطالوی 88% مستیزو 8 % باقی سیاہ فام

ملک اور کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
یو ایس اے (U.S.A.)			(تفصیل علیحدہ ملاحظہ فرمائیں)		(1990ء)
25,51,59,000	61,24,000	% 2.4	افریقی نسل 33%		انگریزی 19,66,00,798
			عرب 29%		ہسپانوی 1,73,39,000
			ہندو پاک 14 %		فرنچ 17,03,000
			باقی آبادی میں		جرمن 15,47,000
i) ورلڈ المانک 1991ء کے مطابق مسلمان آبادی			یوگوسلاوی،		اطالوی 13,09,000
60,00,000 (1990ء)			البانوی، ترک		چینی 12,49,000
ii) ورلڈ المانک 1995ء کے مطابق مسلمان آبادی			مسلمان طلباء		عربی 3,55,000
33,32,000 (1994ء)			1,00,000		ہندی اردو 8,31,000
وینزویلا (Venzvilla)					
2,01,86,000	62,000	--	شامی، لبنانی،	رومن کیتھولک	ہسپانوی (سرکاری)
			فلسطینی،	96%	آبادی میں
			(برصغیر کے		مستیزو 67%
			چند افراد)		ہسپانوی، اطالوی
					پرتگالی 21%
					سیاہ فام 10%
					انڈین 2 %
ورجن آئس لینڈ (برٹش) (Virgin Iceland)					
17,000	2,000	--	افریقی نسل اور فلسطینی	--	انگریزی
دیگر ممالک					
2,55,000	500	--	--	--	--
کل آبادی					
73,97,09,000	79,23,000	%1.07			

Source :- (i) World Almanac & facts Book 1991 & 1995

(ii) Muslim Minorities

(iii) World Muslim Minorities in the Wolrd Today.

1992ء میں براعظم آسٹریلیا کی آبادی

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
آسٹریلیا (Australia)					
1,75,96,000	3,40,000	%1.93	لبنانی، ترک،	انجلیکن	انگریزی
	(85% نیوساؤتھ		یوگوسلاوی، مصری	%26	و دیگر زبانیں
	ویلز اور		بوسنیائی، البانی	رومن کیتھولک	آبادی میں
	وکٹوریا میں،		ملائیشیائی، انڈونیشی	%26	کاکیشیائی 95%
	سڈنی اور		برصغیرپاک وہند،	دیگر عیسائی	ایشیائی 4 %
	ملبورن میں		بنگلہ دیش، سری لنکا	%24	
	بھی آباد ہیں)		(عربوں میں فلسطینی،		
			شامی، اردنی، لیبیائی،)		
			افریقی النسل، افغانی،		
			ایرانی، تاتار، چینی،		
			سفید فام نو مسلم		
			آسٹریلیائی، فلپائنی		
			اور ویت نامی		
فجی (Fiji)					
7,39,000	60,000	%8.12	اکثریت ہندوستانی	عیسائی 52%	انگریزی (سرکاری)
			مقامی فجی کے	ہندو 38%	فجی، ہندی، اردو
			کچھ مسلمان	مسلمان 8 %	آبادی میں
					فجی (میلانین - پولی
					نیسین 49% ہندوستانی
					%46 علاوہ یورپین

(یہاں زبان میلانین اور پولی نیسین طرز کی ہے)

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
فرنچ پولی نیسیا ☆ (French Polynesia) 1,95,000 (1991ء میں)		--	--	--	
گوام ☆ (Guam) 1,33,152 (1990ء میں)					i) چامورو (سرکاری) (چامورو بنیادی طور پر انڈونیشی ہیں جو ہسپانوی اور فلپائنی مخلوط النسل ہیں)
نیو کلدونیا (فرنچ) (New Caledonia) 1,73,000	20,000	--	الجزائر، جبوتی، انڈونیشی، صومالی یمنی	--	میلانیسین اور پولی نیسین زبان
نیوزی لینڈی (Newzealand) 34,55,000	15,000	%0.42	گجراتی فجی، البانیہ، یوگوسلاویہ ترکی، کچھ مقامی نومسلم	انجلیکن %24 پری بسٹرین %18 رومن کیتھولک %15	انگریزی (سرکاری) ماؤری۔ آبادی میں برطانوی %88 پولی نیسین (ماروی) %9
پاپوا نیو گنی (Papua New Guinea) 40,56,000	500		انڈین، شمال مشرقی ایشیا	پروٹسٹنٹ %44 رومن کیتھولک %22 مقامی مذاہب	انگریزی (سرکاری) میلانیشین پاپوا کی زبانیں
سولومن آئس لینڈ (Solomon Island) 3,42,000	--	--	--	انجلیکن %34 رومن کیتھولک %19	انگریزی میلانیشین

ملک و کل آبادی	مسلم	مسلم فیصد	مسلم قومیت	مذہبی تقسیم	زبان
				پسٹٹ 17%	آبادی میں
				علاقائی مذاہب	پولی نیسین 4 %
					میلانیسین 93%
ٹونگا (Tonga)					
97,000	4,500			فری ویسلین 47%	ٹونگا اور
				رومن کیتھولک 14%	انگریزی (سرکاری)
				ٹونگا چرچ 23%	
				مورمون 9%	
وانو آٹو ☆ (Vanuatu)					
1,70,000				پری بیسٹرین 37%	فرانسیسی اور
				انجلیکن 15%	انگریزی (سرکاری)
				رومن کیتھولک	آبادی میں
				15%	میلانیسین اکثریت
				آبائی مذاہب	کچھ یورپین، پولی
				8%	نیسین، مائیکرونیسین
مغربی سوموا (ساموا) (Western Samoa)					
1,58,000	--	--	--	پروٹسٹنٹ 70%	انگریزی، سامون
				رومن کیتھولک	(دونوں سرکاری)
				20%	آبادی میں
					سامون پولی نیسین 93%
					ملے جلے یورپین 7 %
کل آبادی					
2,72,16,000	4,51,000	1.66%	براعظم آسٹریلیا میں اکثریت سنی حنفی یا سنی شافعی ہیں۔		

☆ جن ممالک پر یہ نشان ہے ان کی کل آبادی 10.000 ہے۔

دنیا کے دیگر ممالک

افغانستان

امپیریل گزیٹر آف افغانستان 1907ء کے مطابق

کل آبادی :- 45 اور 50 لاکھ کے درمیان

نسلی تقسیم کے اعداد و شمار

آبادی کی تقسیم	کل افراد
تاجک	9,00,000 (حکومت میں کوئی حصہ نہیں)
ہزارہ	5,00,000
ازبک	3,00,000
قزلباش	50,000 (نوکرشاہی میں کافی حصہ ہے)
ہندو، سکھ	35,000
کافرستان	60,000
چہار ایمک	1,80,000
دیگر	باقی آبادی

لسانی تقسیم کے اعداد و شمار

زبان	علاقہ و افراد
پشتو	قومی زبان
فارسی	ذریعہ خط و کتابت
ترکی	ہندوکش کے شمالی علاقے میں
غیر افغان	لغمانی زبان
مختلف	کافرستان میں
بلوچی	افغان، بلوچ اور سرحدی علاقوں میں

(صفحہ 23)

مسلم فرقہ وارانہ تقسیم

مذہب	آبادی
شیعہ	ہزارہ 5,00,000
	قزلباش 50,000
آغا خانی	5,000
کل شیعہ آبادی	5,50,000

(i) بدخشی پہاڑی شیعہ ہیں۔

(ii) ہنزا، وا خان، سینن میں مولائی فرقہ ہے جو لبنان کے دروز سے ملتے ہیں۔ اس علاقے میں شیعہ اور سنی برابر تعداد میں ہیں۔

(iii) بلتستان کے علاقے میں مولائی اور نور بخشی عام ہیں۔ (صفحہ 48)

Imperial Gazetteer of Afghanistan and Nepal 1907.

افغان آبادی کا جائزہ (1979ء)

آبادی کی تقسیم	کل آبادی
پشتون (پٹھان)	65,00,000
تاجک	35,00,000
ازبک	10,00,000
ہزارہ	8,70,000
اے مک	8,00,000
فارسی دان	8,00,000
ترکمان	1,25,000
بلوچ	1,00,000
نورستانی	1,00,000
دیگر	17,05,000
کل آبادی (1979)	1,55,00,000 افراد

i. افغانستان میں تمام آبادی بلحاظ نسل اور زبان قومی سرحد سے باہر بھی رشتہ داریوں اور تعلق داریوں میں بندھی ہوئی ہے۔

ii. شمالی افغانستان کے تاجک، ازبک اور ترکمان عوام کا تعلق تاجکستان، ازبکستان اور ترکمانستان سے ہے۔ جن کی اکثریت بالشویک انقلاب کے بعد روس سے نکل کر آباد ہوئی۔

iii. پٹھان : پاکستان میں۔

iv. بلوچ : افغانستان اور ایران میں

v. ترکمان اور تاجک : افغانستان، روس اور ایران میں بھی رہتے ہیں۔

(Red Flag over Afghanistan)

آبادی کا جائزہ (1994ء)

نسلی تقسیم	فیصد آبادی
پشتون	%38
تاجک	%25
ازبک	%6
ہزارہ	%19
دیگر	%12

زبان	فیصد آبادی (بولنے والے)
پشتو	%35
دری فارسی	%50 تاجک اور ہزارہ بولتے ہیں۔
ازبک (ترکی)	%11
دیگر	%4
کل آبادی	1,69,03,000 افراد

مسلم مذہبی تقسیم

مذہب	فیصد آبادی
سنی	%84
شیعہ بشمول اسماعیلی	%15
دیگر	%1

(World Almanac & fact Book 1995)

ایران

صفوی دور حکومت میں اس ملک کی آبادی 40 ملین تھی۔ لیکن انیسویں صدی کے وسط تک جنگوں' قحط سالی اور متعدی بیماریوں کی وجہ سے آبادی کم ہو کر 10 ملین رہ گئی۔ اس کے بعد تفصیل اس طرح ہے۔

کل آبادی:

1,65,50,000	(1950ء)	2,57,81,000	(1966ء)
1,89,54,000	(1956ء)	3,55,00,000	(1978ء)

آبادی کی تقسیم (1950ء)

کل آبادی	1,65,50,000
مسلم	1,48,95,000
شیعہ	1,38,52,350
سنی	10,42,350
آرمینی' نستورین عیسائی	
یہودی' زرتشت' بہائی:	80,000

شہری آبادی (1950ء)

تہران	7,50,000
تبریز	2,00,000
مشہد	2,00,000
اصفہان	2,00,000

(Iran Past & Present 1950)

آبادی کی تقسیم (1978ء)

کل آبادی	3,55,00,000
مسلمان	%90
شیعہ	%90

سنی: کرد' بلوچ' ترکمان شمال مغربی علاقے' تہران اور اصفہان میں رہائش رکھتے ہیں۔

آرمینی	2,50,000
نستوری عیسائی	25,000
یہودی	80,000
پروٹسٹنٹ' رومن کیتھولک	50,000
بہائی	60,000
پارسی	30,000

شاہ سیون' قاشقائی اور خامشے گروپ کا ایک حصہ ترکی بولتا ہے۔

قاشقائی افراد کی تعداد: 1,50,000 ہے۔

عرب آبادی: صوبہ خوزستان اور خامشے کے علاقوں میں آباد ہیں۔

%75 آبادی فارسی بولتی ہے۔ بعض جگہوں پر دوسری زبان کی حیثیت رکھتی ہے۔

خانہ بدوش آبادی: 1966ء کی مردم شماری کے مطابق 5,16,583 افراد تھے۔

(بعض ذرائع ان کی آبادی 20 لاکھ بیان کرتے ہیں)

بلوچی' بروہی:	شمالی ایران
کرد:	خراسان
ترکمان:	بحیرہ کیسپئن کے مشرقی میدانی علاقے میں

Iran Past & Present, 9th edition, 1981.

ایران کی مسلم آبادی کا ایک اور جائزہ

ایران میں آباد اقوام	کل آبادی	شیعہ٪	سنی٪	کل سنی آبادی
فارس	1,65,00,000	%90	%5	8,25,000
ترک	1,20,00,000	%95	%5	6,00,000
کرد	35,00,000	%35	%65	22,75,000
عرب	20,00,000	%70	%30	6,00,000
بلوچ	5,00,000	%20	%80	4,00,000
ترکستان	5,00,000	%5	%95	4,75,000
کل آبادی	3,50,00,000	%82.85	%14.78	51,75,000

(جس مضمون سے یہ اعداد و شمار لئے گئے ہیں اس کے مطابق ایران میں سنی آبادی 16.7% اور صرف تہران میں 5 لاکھ سنی آبادی ہے۔)

(i) فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار اینڈریو سلٹے کے اعداد و شمار

(ii) ہفت روزہ حرمت' 7 اکتوبر 1993ء

(iii) انقلاب ایران' سبط حسن' صفحہ 324' 1980ء لاہور

لسانی تقسیم:-

نسل/قومیت	بولنے والی آبادی	
فارسی	1,75,00,000	
آذربائیجانی	50,00,000	(سب سے ترقی یافتہ ترکی النسل' آذری زبان ترکی سے زیادہ نزدیک ہے۔ آذربائیجان کا صدر مقام تبریز ہے۔
کردی	40,00,000	کردستان اور کرمان شاہ کے علاقے میں آباد ہیں۔ مرکز سندج ہے۔
ترکمان	4,50,000	ترک ہیں' شمال مشرق کے سرحدی علاقے میں آباد ہیں
بلوچ	6,00,000	سب سے زیادہ نظر انداز کئے گئے ہیں اور بہت غریب ہیں۔
عرب	20,00,000	
لوری	25,00,000	
گلاکی	18,00,000	
مازندرانی	15,00,000	
کل آبادی	3,50,00,000	میں سے 1,50,00,000 افراد شہروں میں رہتے ہیں اور

زیادہ آبادی صوبہ تہران کی ہے۔ صرف تہران شہر کی آبادی 45 لاکھ ہے

انقلاب ایران' سبط حسن' اعداد و شمار 1979' سن طباعت 1980ء صفحہ 124' 123

ایران میں آباد شیعہ سنی آبادی کے بارے میں چند اور حوالے

1. شیعہ آبادی 93% ہے۔ (Page 719 World Almanac 1991.

2. سنی آبادی 25% ہے۔ سنی آبادی زیادہ تر حنفی اور شافعی ہے۔ 270 کے ایوان میں صرف 14 سنی اراکین پارلیمنٹ ہیں۔ (یہ کتاب انقلاب ایران کے بعد غالباً" 1980 میں لکھی گئی)

(Seven days in Iran, Saeed Bano Page 15)

3. ایران میں 33% سنی آباد ہیں۔ تہران میں 5 لاکھ سنی ہیں۔ بندر لنگہ شہر، صوبہ کردستان، ترکمن صحراء، صوبہ خراسان، صوبہ بلوچستان میں سنی آبادی کی اکثریت ہے۔ پورے ایران میں کوئی وزیر، جرنیل، گورنر یا اعلیٰ و درمیانے درجہ کا عہدیدار سنی نہیں ہے۔

(نقطہ نظر از عبدالناصر مہاجر ایرانی، ممبر سازمان اہل سنت ایران، ہفت روزہ زندگی 12/1/90)

4. اہل سنت، 25% سے کم نہیں۔ بلوچستان، کردستان اور ترکستان صحراء میں سنی اکثریت ہے۔ ایران کے چاروں سرحدی علاقوں میں سنی اکثریت ہے۔ 1987ء میں قومی اسمبلی میں اہل سنت کی نمائندگی کا تناسب 217 کے ایوان میں صرف 14 تھا۔

(ایران انقلاب اور سنی مسلمانوں از زاہد الراشدی ہفت روزہ زندگی 5/1/90)

5. 66% ایران فارسی الاصل، 25% ترکش، 5 % کرد، 14% عرب نسل سے ہیں۔ 1986ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 5,20,00,000 تھی۔ جس میں سے 51.8% شہری علاقوں میں رہائش پذیر تھے۔ 98.8% مسلمان جس میں سے 91% شیعہ ہیں۔ کل آبادی میں سے 1 % عیسائی، یہودی 0.1 %، زرتشت 0.1% اور 0.1% باقی مذاہب۔

(A glance at Islamic Republic of Iran
Ministry of foeign Affairs Iran, Tehran)

ایرانی زبانوں کی مختصر تاریخ

فارسی کے بعد سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان پشتو ہے۔ جو افغانستان، پاکستان، مشرقی ایران اور وسطی ایشیا کے جنوبی علاقے میں 2,10,00,000 افراد بولتے ہیں۔ پشتو کے دو بڑے لہجے ہیں پشتو اور پختو۔ تاجکی تقریباً" 40 لاکھ افراد افغانستان، تاجکستان، زن جیانگ اور سینٹرل ایشیا کے بعض حصوں میں بولتے ہیں۔ اور اس زبان کو بولنے والے 75 % افغانستانی ہیں۔ آسیشین زبان کاکیشیا کے پہاڑی علاقوں شمالی جارجیا اور جنوبی روس کے 4 لاکھ افراد بولتے ہیں۔ باوجودیکہ یہ انتہائی مغربی زبان ہے لیکن حقیقتاً

یہ مشرقی ایرانی زبان ہے۔ کردی مغربی ایرانی زبان ہے جو کردستان جہاں ترکی، ایران، عراق، شام اور آرمیسیا ملتے ہیں بولی جاتی ہے۔ کرد ٹرانس کاکیشیا کی ریاستوں میں بھی ہیں۔ بلوچی زبان بلوچستان میں اور تقریباً" 2 لاکھ افراد وردک زبان قراقرم اور مشرقی ہندو کش کے علاقے میں بولتے ہیں جو شینا، ساری اور کافری بولتے ہیں۔ اور کاتی زبان نورستان کے علاقے میں 1,10,000 افراد بولتے ہیں۔

پشائی، کافری اور کچھ کھواری بولنے والے سنی ہیں۔ جبکہ شینا اور کچھ کھواری بولنے والے شیعہ ہیں۔ پامیری زبان مشرقی ایرانی سب گروپ ہے۔ جس کو ایک لاکھ سے کچھ کم لوگ بولتے ہیں۔ یہ افغانی پامیر کے پہاڑی علاقے، تاجکستان اور زن جیانگ (چین) میں بولی جاتی ہے۔ پامیری زبان بولنے والے سب اسماعیلی ہیں۔

Source :-

The History of Iranian Languages by Jaan Arshad Roberts,

Daily Frontier Post 23/3/1995

1994ء میں ایران کی آبادی

کل آبادی :	6,56,12,000 افراد
لسانی تقسیم :	پرشین 51%، آذربائیجانی 24%، کرد 7 %
زبان :	فارسی، ترکی، کردی، لوری
مذہب :	شیعہ 95%

Source :- World Almanac & fact Book 1995.

بحرین

آبادی	:	(1994) 5,86,000
نسلی ولسانی تقسیم	:	بحرینی 63% ، ایشیائی 13% ، دیگر عرب 10% ، ایرانی 6% ، دیگر 8%
زبانیں	:	عربی (سرکاری) فارسی، اردو
مذہبی تقسیم	:	مسلمان 100% (سنی 30% ، شیعہ 70%)

Un-ending Fued Shia, Sunny Weekly Times 17/8/87

World Alamane and fact book 1995.

انڈونیشیا

آبادی : (1994) 20,04,10,000

(1980) 14,75,00,000

نسلی ولسانی تقسیم : جاوائی 45% ، سنڈانیز 14% ، مارو ریز 7.5% ، ملائی 7.5% (13,677 جزائر پر مشتمل اس مملکت میں تین سو گروہ موجود ہیں)

اس کے علاوہ مشہور گروپ جن میں سماٹرا، اسچن، باتک، منیانگ کاباؤ، کلیمنٹن، سلاویسی، مکاساری، بگن، توراجا، میناڈون، ملوکو، سنتمر اور بالی وغیرہ کے افراد شامل ہیں۔

زبان : ملائی (سرکاری) انگریزی، ڈچ، جاوائی

جاوا کی زبان 40% ، سنڈان 15% اور مالی جو سماٹرا کے ساحلی علاقوں میں بولی جاتی ہے 10%

مذہبی تقسیم : مسلمان 88% ، ہندو 23 لاکھ، عیسائی 80 لاکھ، (1980ء)

آبادی کی تقسیم : ملائی اور چینی۔

Indonesia a Country Today 1983 USA

World Almanae & Fact book 1995.

بھارت

سال مردم شماری	کل آبادی	ہندو فیصد	مسلمان آبادی	مسلمان فیصد	دیگر فیصد
1951ء	43,28,42,000	84.2	3,73,93,000	9.9	6.07
1961ء	--	--	4,69,40,799	10.7	--
1971ء	54,81,59,652	82.72	6,14,17,934	11.21	6.07
1981ء	68,38,10,051	--	8,20,00,000	12.0	
1985ء	76,50,00,000	--	--	--	--
1987ء	79,80,00,000	--	--	--	--

(1951ء تا 1971ء تک ہندو مسلم آبادی کا شرح اضافہ)

ہندو آبادی میں اضافہ : %48.8

مسلمان آبادی میں اضافہ : %64.3

1931ء سے 1961ء تک ہندوستانی مسلمانوں کی شہری آبادی

آبادی	1931ء	1941ء	1951ء	1961ء
کل مسلم شہری	3,20,000	59,40,000	9,30,000	12,70,000
مسلم شہری بمقابلہ کل ہند مسلم آبادی	%13.5	%14.6	%26.2	%27
کل ہند شہری آبادی	%11.1	%12.8	%17.29	%17.97

The Musalmans of the Sub Continent by Zafar Imam. (Page 74)

30% سے زیادہ مسلم آبادی کے علاقے (1961ء)

صوبہ	ضلع	کل آبادی کا فیصد	مسلم آبادی کا فیصد دیہاتی	شہری
آسام	گول پاڑہ	43.3	96.6	3.4
	نوگاؤں	41.2	97.3	2.7
	کاچر	39.0	97.7	2.3
بہار	پورنیا	37.6	96.2	3.8
کیرالا	کوری کوڈ	42.7	86.0	14.0
مغربی بنگال	مرشد آباد	55.8	96.9	3.1
	مالدا	46.1	97.6	2.4
	مغربی دیناج پور	39.4	98.0	2.0
یوپی	رام پور	45.0	68.9	31.1
	مراد آباد	37.25	69.7	30.3
	بجنور	36.5	73.7	26.3
	سہارنپور	31.0	74.1	25.9

(اس میں جموں وکشمیر شامل نہیں ہے) (صفحہ 72)

مسلم اکثریت والے صوبے (فیصد آبادی)

صوبہ	1961ء%	1971ء%
جموں وکشمیر	68.30	65.85
آسام	23.29	24.03
مغربی بنگال	20.00	20.46
کیرالا	17.90	19.50
یو - پی	14.63	15.46
بہار	12.45	13.48

انڈیا کے کل ڈسٹرکٹ 356 ہیں۔ سب سے زیادہ مسلمان آبادی 68.3% صوبہ جموں وکشمیر میں ہے۔ اور سب سے کم اڑیسہ میں 1.23% ہے۔

Musalmans of the Sub Continent, Zafar Imam Jan. 1980

بھارت کی مسلم آبادی (1971ء)

سٹیٹ صوبہ	مسلم (تعداد)	صوبے کی آبادی کا فیصد	سٹیٹ صوبہ	مسلم (تعداد)	صوبے کی آبادی کا فیصد
یو پی	1,36,75,000	%15.48	تامل ناڈو	21,00,000	%5.11
(شمال مغربی یوپی	35,63,309		مدھیا پردیش	18,18,000	%4.39
مغربی بنگال	90,66,000	%20.46	راجھستان	17,75,000	%6.90
(مرشد آباد میں مسلم	16,56,406	کل آبادی	لکشادویپ	30,000	%94.37
29,40,204	مسلم فیصد	(%53.6	انڈمان نکوبار	12,000	%10.12
بہار	75,96,000	%13.48	ہریانہ	4,02,000	%4.0
مہاراشٹر	42,70,000	%8.47	پانڈی چری	29,000	%6.18
کیرالا	41,63,000	%19.50	گوا	30,000	%3.50
(مالم پور میں مسلم	11,86,675	کل آبادی	اڑیسہ	3,37,000	%1.54
18,56,352	مسلم فیصد	(%63.9	دہلی	2,63,000	%6.47
آندھرا پردیش	35,10,000	%8.09	پنجاب	1,14,000	%0.84
آسام	35,08,000	%24.03	تری پورہ	1,04,000	%6.68
کرناٹکا	31,11,000	%10.63	ہماچل پردیش	1,04,000	%3.0
جموں و کشمیر	30,40,000	%65.85	دیگر	1,19,000	
گجرات	22,48,000	%8.42	کل آبادی	6,14,25,000	%11.21

(صفحہ 115)

ہندوستان کی مسلم آبادی میں 90% سنی حنفی ہیں۔ جنوبی ہند میں 40 لاکھ سنی شافعی جس میں تامل ناڈو کا علاقہ شامل ہے۔ باقی آبادی میں شیعہ، احمدی، بوہرے، خوجہ، اسماعیلی و دیگر فرقے شامل ہیں۔ شیعہ اکثریت شمال مغربی ریاستوں لکھنؤ یو پی میں زیادہ ہے۔ بوہرے اور اسماعیلی بمبئی میں زیادہ ہیں۔
(صفحہ 117)

(Muslim Minorities in The World Today)

بھارت کی آبادی (1981ء)

سٹیٹ	کل آبادی
آندھرا پردیش	5,34,03,619
اروناچل پردیش	6,28,030
آسام	1,99,02,826
بہار	6,98,23,154
گوا	10,03,136
گجرات	3,39,60,905
ہریانہ	1,28,50,902
ہماچل پردیش	42,37,569
کرناٹکا	3,70,43,451
کیرالا	2,54,03,217
مدھیا پردیش	5,21,31,717
مہاراشٹر	6,26,93,898
منی پور	14,33,691
میگھالایا	13,27,814
میزو رام	4,87,774
ناگا لینڈ	7,73,281
اڑیسہ	2,62,72,054
پنجاب	1,66,69,755
راجھستان	3,41,02,912
سکم	3,15,682
تامل ناڈو	4,82,97,456
تری پورہ	20,60,189
اتر پردیش	11,08,58,019
مغربی بنگال	5,44,85,560

یونین	کل آبادی
انڈمان نکوبار	1,88,254
چندی گڑھ	4,50,061
دادرا اور نگر حویلی	1,03,677
دہلی	61,96,414
دامان اور دیو	78.981
لکشار دیپ	40,237
پانڈی چری	6,04,137
کل آبادی	67,78,28,451

(i) Official census report :-
Republic of India a Profile
Centre for South Asian Studies
Lahore.

(ii) Muslim Minorities in The World Today

ترکی

ترکی کی کل آبادی 1923ء تا 1994ء

سال	کل آبادی
1923ء	1,25,00,000 (تخمینہ)
1927ء	1,36,48,270
1935ء	1,61,58,018
1940ء	1,78,20,950
1945ء	1,87,90,174
1950ء	2,09,47,188
1955ء	2,40,64,763
1960ء	2,77,54,820
1965ء	3,13,91,421
1970ء	3,56,05,176
1975ء	4,03,47,719
1980ء	4,47,36,957
1985ء	5,06,64,458
1990ء	5,65,49,000
1994ء	6,21,54,000

بڑے شہروں کی آبادی

شہر	1960ء	1985ء
انقرہ	6,46,151	22,35,035
استنبول	14,59,528	54,75,982
ازمیر	3,70,923	14,89,772
اڑانا	2,30,024	7,77,554
برسا	1,53,574	6,12,510
اسکیفر	1,53,190	3,66,765
قونیا	--	4,39,181
غازیان ٹیپ	--	4,78,735
قیصری	--	3,73,937

لسانی تقسیم (1945ء)

زبان	کل افراد	زبان	کل افراد
ابازا (ابخاز)	8,602	یونانی	88,680
البانی	14,165	اطالوی	2,640
آرمینی	56,179	یہودی	51,019
عربی	2,47,204	کردی	14,76,562
بوسنیائی	13,280	لاز	46,987
بلغارین	8,750	ہسپانوی	1,152
سرکاشین	66,691	جارجین	40,076
کاپٹک	4,463	تاتاری	10,047
انگریزی	1,773	ترکی	1,65,98,037
فرنچ	5,233	دیگر	36,161
جرمن	2,342	نامعلوم	131
		کل آبادی	1,87,90,174

لسانی گروپ (1960ء)

زبان	آبادی فیصد
ترکش	% 92
کرد	% 5.8
عربی	% 1.0
آرمینی	% 1.0
یونانی	% 1.0
دیگر	% 1.2

(i) عربی زیادہ تر جنوب مشرق میں شام کی سرحد کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

(ii) ابازا زبان ابخاز بولتے ہیں (جارجین لوگ)

(iii) لاز زبان بحیرہ اسود کے ساحلی علاقوں میں بولی جاتی ہے۔

مذہبی تقسیم 1945ء

مذہب	آبادی
مسلمان	1,84,97,801
عیسائی	2,02,044
یہودی	76,965
دیگر	12,582
کل غیر مسلم	2,92,152
نامعلوم	121
کل آبادی	1,87,90,174

ترکی کے مسلمان سنی اور حنفی ہیں۔ ایشیا اور یورپ کے تمام حصوں پر جہاں ترک حکمران رہے وہاں سنی اور حنفیت کو فروغ دیا۔ جس کا اثر آج تک ہے۔

مذہبی تقسیم (1960ء)

مذہب	کل آبادی کا فیصد
مسلمان	%99
آرتھوڈوکس	%0.4
جارجین	%0.3
رومن کیتھولک	%0.3
پروٹسٹنٹ	%0.2
یہودی	%0.1
دیگر	%0.2

ترکی زبان:- یورپ اور ایشیا کے ایک بہت بڑے حصے میں بولی جاتی ہے۔ یہ آذری، ترکمانی، تاتاری، ازبک، .سکرتی، نوگے، کرغیز، قازق، یاکوتی وغیرہ لسانی گروپ بولتے ہیں۔ 1928ء میں ترک کا پرانا رسم الخط ترک کر کے اطالوی حروف تہجی اختیار کیا گیا۔ 1953ء میں یہودی صرف 59,000 رہ گئے۔ باقی اسرائیل نقل مکانی کر گئے۔

ترکی پر جیوفرے لے وس نے اپنی کتاب میں علوی آبادی کو 20% بتایا ہے۔ علوی شام میں بھی آباد ہیں۔ لیکن اس دعوے کی تصدیق کسی اور حوالے سے نہیں ہو سکی۔ نہ ہی اتنی بڑی علوی آبادی کے بارے میں تفصیلات میسر ہیں۔ البتہ اس فرقے کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے کہ یہ برائے نام مسلمان ہیں۔ حقیقتاً" سائبیریا کے قدیم مذہب (SHAMANISM) بدروحوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ 20% آبادی محض مفروضہ ہے۔

Turkey, Geofrcy Lewis, LONDON 1965

Turkey, Official Hand book, ANKARA, Oct. 1990

World Almanac & fact book 1991, 1995.

عوامی جمہوریہ چین

1936ء کی مردم شماری کے مطابق کل مسلم آبادی : 4,74,37,000 تھی (کل آبادی کا 10.5%) مسلم اکثریت علاقوں میں سنکیانگ اور سنگھائی ہیں۔ اس کے علاوہ ننگ شیسا میں 47% ، خانسو میں 40% مسلم سنی حنفی ہیں۔ اور 90% چینی نسل سے تعلق ہے۔ باقی 10 فیصد ترک اور منگول نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

صوبہ وار مسلم آبادی (1935-36ء) ایک اور حوالہ

صوبہ	مسلم آبادی	فیصد	صوبہ	مسلم آبادی	فیصد
سنکیانگ	23,50,950	80%	ہوپیہ	15,87,080	6%
کانسو	35,18,920	65%	شانتنگ	28,90,430	6%
ننگیسا	7,35,400	--	یونان	45,68,290	38%
سنگھای	11,86,590	99%	کویچو	5,19,160	7%
تین مشرقی صوبے	75,33,680	29%	ژیچواں	26,15,330	5%
جے ہول	2,78,950	10%	کوا نگسی	2,80,180	2%
سائی وان	3,84,620	19%	کوان تنگ	5,58,450	1%
چاہار	1,95,050	10%	ہونان	13,02,900	4%
ہوپئی	33,79,410	12%	کیا نگسی	2,86,590	1%
شیسی	41,29,090	40%	چیکیانگ	3,57,300	1%
ہنان	30,94,800	9%	ان ہوئی	22,88,580	10%
شانسی	15,89,570	13%	کیانگ سو	19,63,170	6%
فرین	4,71,750	2%	کل آبادی	4,81,04,240	12%

World Muslim Minorities, Motmar-e-Alam-e-Islami. (Page 79)

مسلم قومیت کے لحاظ سے (1978ء)

مسلمان قومیت	آبادی	مسلمان قومیت	آبادی
چینی مسلم ☆	65,00,000	تاجک	22,000
یوئی غورس	55,00,000	سالار	50,000
قازق	8,00,000	ازبک	7,000
ڈونگ ژیانگ (منگول)	90,000	تاتار	3,000

☆ چینی مسلم چین میں ہوئی اور روس میں ڈنگن کہلاتے ہیں۔ (صفحہ 118)

Source :- The Islamic threat to Soviet State,
Alexander Beningsun and Mary Borix up.

سعودی عرب

آبادی : 70,00,000 (1974ء) 80,00,000 (1978ء) بشمول غیرملکی کارکن : 1,81,97,000 (1994ء)
لسانی تقسیم : عرب قبائل، دوسرے علاقوں کے عرب، غیر ملکی کارکن
زبان : عربی (تمام ملک میں ایک ہی قسم کی عربی بولی جاتی ہے البتہ بعض جگہ لہجہ میں فرق ہے)
مذہب : مسلمان 100% (حنبلی سنی)

بڑے شہروں کی آبادی (1974ء)

صوبے
منطقہ الغربیہ : مکہ مکرمہ 3,50,000، جدہ 5,00,000، مدینہ 1,98,000، طائف 2,05,000
منطقہ الوسطی : ریاض شہر 13,00,000 (1986)
منطقہ الشرقیہ : دمام، وہران، الخبر
منطقہ جنوبیہ : ابہاء، جیزان اور نجران۔
منطقہ شمالی سعودی عرب کے شمال میں اردن وعراق کا سرحدی علاقہ

فرقہ وارانہ تقسیم: **وہابی کی اصطلاح** :- اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے شاہ عبدالعزیز آل سعود نے 11 مئی 1929ء کو مکہ میں تقریر کے دوران وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "ہمیں جو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ ہم پر وہابی ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ اور ہماری جدوجہد کو برا سمجھنے والے ہمیں وہابی کا لیبل لگاتے ہیں۔ ہم کوئی نیا مذہب یا عقیدہ نہیں لائے۔ ہمارا مسلک وہ مسلک ہے جو قرآن کا ہے یا رسول اللہ نے بتایا ہے۔ ہم چاروں اماموں کی عزت کرتے ہیں۔ ہم حنبلی، مالکی، حنفی یا شافعی میں سے کسی کو ترجیح نہیں دیتے۔ ہمارے خیال میں یہ چاروں واجب الاحترام ہیں۔ (ان ہی خیالات کا اظہار سعودی سفارت خانے نے حال ہی میں پاکستان کے مقامی اخبارات میں بھی کیا ہے۔)

ہندوستان میں انگریزوں نے کسی کو وہابی پکارنا قانوناً" جرم قرار دے دیا تھا۔ حکومت ہند نے آرڈیننس کی ایک نقل زیر دفعہ نمبر 1758 مورخہ 3 دسمبر 1889ء کو گورنمنٹ آف پنجاب کو بھیجی۔ اور لکھا کہ کسی کو وہابی پکارنا قانوناً" جرم ہے۔ پھر اسی قسم کی صدائے بازگشت کلکتہ ہائی کورٹ میں سنی گئی۔ اور ہائی کورٹ نے زیر دفعہ 500 فیصلہ دیا کہ کسی کو وہابی پکارنا قانوناً" جرم ہے۔ (صفحہ 149، 150)
سعودی عرب کے عدالتی نظام میں 1927ء سے حنبلی فقہ کے تحت فیصلہ ہوتے ہیں۔ البتہ جو مسئلہ حنبلی فقہ میں نہ ہو وہ باقی تینوں امام حنفی، شافعی یا مالکی مسلک کی فقہ کے مطابق کئے جاتے ہیں۔

(i) Saudi Arab a Case Study in Development 1986
(ii) World Almanac & fact book 1995.
(iii) اختلاف امت کا المیہ، فیض عالم صدیقی

شام

مذہبی تقسیم (1945ء)

آبادی کی تقسیم	کل آبادی	فیصد
علوی	3,35,454	% 11.5
دروز	89,796	% 3.0
اسماعیلی وشیعہ	42,757	% 1.5
یونانی عیسائی	1,40,832	% 4.7
دیگر عیسائی		
بشمول مارونی	1,52,769	% 5.2
آرمینی عیسائی	1,21,310	% 4.2
یہودی، یزیدی	33,167	% 1.2
سنی	20,33,734	% 68.7
کل آبادی	29,49,819	% 100 (صفحہ 15)

i. شہروں میں رہائش پذیر کرد لسانی وتہذیبی لحاظ سے عرب سوسائٹی سے منسلک ہیں اور سنی ہیں۔
1945ء میں کرد زبان بولنے والے 8.5% تھے اور ترکی زبان کو اول زبان کی حیثیت سے 3 % افراد بولتے تھے۔

شام کے دو بڑے شہروں میں آبادی کی مذہبی تقسیم

مذہب	1935ء		1943ء		
	دمشق	الیپو	دمشق	الیپو	
سنی	1,86,726	1,55,558	2.27.674	1,96.745	دمشق میں سنی 79.5%
علوی	--	--	40	480	الیپو میں سنی 61.5%
شیعہ	166	--	167	5	
اسماعیلی	--	--	9	3	
دروز	287	--	493	16	
یزیدی	--	--	6	1	
یہودی	4,179	10,094	13.007	13.361	
عیسائی	20,438	80.783	42.268	1.00.572	
مارونی	265	3,185	936	3.636	
دیگر فرقے	962	3.933	1.710	5.048	
کل آبادی	2,13,023	2,53.553	2.86.310	3.19.867	(صفحہ 16)

Syria & French Mandate by Philip S. Khousy

شام کی آبادی (1994ء)

کل آبادی : 1,48,87,000
لسانی تقسیم : عرب 90% ، کرد، آرمینی اور دیگر
زبان : عربی (سرکاری)، کرد، آرمینی
مذہب : سنی مسلمان 74% ، شیعہ، علوی، دروزی وغیرہ 16% ، عیسائی 10%

(World Almanac & fact Book 1995)

عراق

1920ء تا 1958ء عراقی حکومت میں شامل عناصر کی مذہبی ولسانی تقسیم کا جائزہ

عہدوں کی تقسیم	1920ء تا 1932ء		1933ء تا 1945ء		1946ء تا 1958ء	
	تعداد	فیصد	تعداد	فیصد	تعداد	فیصد
عرب سنی	33	54.1	48	56.5	36	60
عرب شیعہ	18	29.5	22	25.9	13	21.7
کرد	8	13.1	13	15.3	9	15
دوسرے	2	3.3	2	2.3	2	3.3
میزان	6[illegible]	% 100	85	% 100	60	% 100

ان تفصیلات میں بادشاہ، وزراء، ولی عہد، قبائلی سربراہ اور وہ آرمی آفیسر شامل ہیں جو حکومت میں فیصلہ کن حیثیت کے حامل تھے۔

1920ء تا 1958ء مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی مذہبی ولسانی تقسیم کا جائزہ

پہلا پیشہ	عرب سنی	عرب شیعہ	کرد	دوسرے	پیشوں کا میزان	سیاستدان فیصد
ملٹری	25	0	10	0	35	% 19.7
سول سروس	18	9	1	0	28	% 15.7
قانون	20	9	4	0	33	% 18.5
پروفیشنل	15	11	1	3	30	% 16.9
کاروبار	4	6	0	1	11	% 6.2
زراعت	5	8	2	0	15	% 8.4
قبائلی مذہبی عمائدین	7	10	4	0	21	% 11.8
سیاستدان	3	1	1	0	5	% 2.8
میزان	178	4	23	4	178	% 100

1948ء تا 1982ء عراقی حکومت میں شامل عناصر کی مذہبی ولسانی تقسیم کا جائزہ

1948ء تا 1958ء (حکومت)	عرب سنی	عرب شیعہ	کرد	دیگر	میزان
اونچے درجے کے عہدیدار	24	8	6	1	39
(فیصد)	(%61)	(%21)	(%15)	(%3)	
نچلے درجے کے عہدیدار	17	23	12	2	54
(فیصد)	(%31)	(%43)	(%22)	(%4)	
دونوں درجوں کا میزان	41	31	18	3	93
(فیصد)	(%44)	(%33)	(%19)	(%3)	

1958ء تا 1968ء (حکومت)	عرب سنی	عرب شیعہ	کرد	دیگر	میزان
اونچے درجے کے عہدیدار	30	6	2	--	38
(فیصد)	(%79)	(%16)	(%5)		
نچلے درجے کے عہدیدار	57	43	16	8	124
(فیصد)	(%46)	(%35)	(%13)	(%6)	
دونوں درجوں کا میزان	87	49	18	8	162
(فیصد)	(%54)	(%30)	(%11)	(%5)	

1977ء بعث پارٹی کی حکومت	عرب سنی	عرب شیعہ	کرد	دیگر	میزان
اونچے درجے کے عہدیدار	15	5	--	1 (عیسائی)	21
(فیصد)	(%71)	(%24)		(%4.7)	
نچلے درجے کے عہدیدار	6	3	6	2	17
(فیصد)	(%35.3)	(%17.6)	(%35.3)	(%11.8)	
دونوں درجوں کا میزان	12	8	6	3	38
(فیصد)	(%55.3)	(%21)	(%15.8)	(%7.9)	

1982ء بعث پارٹی کی حکومت	عرب سنی	عرب شیعہ	کرد	دیگر	میزان
اونچے درجے کے عہدیدار	5	8	1	2 (1 عیسائی)	16
(فیصد)	(%31.25)	(%50)	(%6.2)	(%12.5)	

عراق کی آبادی (1984ء)

آبادی کی تقسیم	کل آبادی	فیصد
کل آبادی A	1,40,00,000	100 %
عرب سنی	28,00,000	20%
کرد سنی (15 تا 20%)	2,52,000	18% (اوسطاً)
فارسی شیعہ	1,96,000	1.6%
لر شیعہ	1,40,000	1%
غیر مسلم	8,40,000	6%
ترکمان سنی	1,40,000	1%
میزان B	66,36,000	47.6%

شیعہ آبادی (مندرجہ بالا اعداد و شمار کی روشنی میں محتاط اندازہ)

فارسی شیعہ	1,96,000	1.6 %
لر شیعہ	1,40,000	1.0 %
عرب شیعہ	(A - B) = 1,40,00,000 - 66,36,000 = 73,64,000	
کل شیعہ آبادی	77,00,000	55 %
کل سنی آبادی	54,60,000	39 %
غیر مسلم ودیگر	8,40,000	6 % = یہودی 2 % ۰ عیسائی 3 % آرمنی، یزیدی ودیگر 1 %
عراق کی کل آبادی	1,40,00,000	100 %

The Modern History of Iraq. Phebb Merr. 1985 U.K.

عراقی آبادی کے بارے میں ایک اور حوالہ

کل آبادی میں 74% عرب، 21% کرد، 3 % ترکمان باقی 1 % ایرین یا آرمنی شامل ہیں۔
کل آبادی میں 54% شیعہ، 41% سنی، 4 % عیسائی، باقی 1 % یہودی، یزیدی وغیرہ۔
1980ء تک ایرانی النسل افراد کافی تعداد میں یہاں آباد تھے۔ لیکن عراق ایران جنگ کے بعد انہیں ایران میں دھکیل دیا گیا۔
Times Book International by Susan M. Hassing Singapur 1992

1994ء میں آبادی

کل آبادی : 1,98,90,000
لسانی تقسیم : عرب 80-75% ۰ کرد 20-15% ۰ ترک
زبان : عربی (سرکاری)، کردی
مذہب : مسلمان 97% جن میں شیعہ 65-60% ۰ سنی 37-32% عیسائی ودیگر 3 %

World Almanac & Fact Book 1995.

لبنان

کوہستان لبنان میں مختلف فرقوں کی آبادی (1842ء)

مذہب	آبادی
مارونی	95,350
یونانی کیتھولک	41,090
یونانی آرتھوڈکس	28,500
دروزی	35,600
متاولہ	12,330
یہودی	200
کل آبادی	2,13,070

1926ء سے جمہوریت کا رئیس مارونی فرقے سے، وزیر اعظم سنی، ایوان مندوبین کا صدر شیعہ، اور وزیر دفاع دروزی ہوتا ہے۔ آغاز میں شمالی لبنان (جہاں سنی اکثریت ہے) نے اٹلی اور فرانس سے ربط وضبط پیدا کر لیا تو وہ علاقہ کسی حد تک روشنی میں آگیا۔ اس کے برعکس جنوبی لبنان کے دروزی اور شیعہ مقابلتاً" گمنامی میں پڑے رہے۔

(تاریخ لبنان، فلپ - کے - حتی 1957ء)

آبادی کی تقسیم (اکتوبر 1992ء کی ایک رپورٹ)

مذہب	فیصد % آبادی
مارونی	18 %
شیعہ	33 %
سنی	22 %
کل اراکین اسمبلی	128 %
مسلمان رکن	50 %
عیسائی رکن	50 %

i) 6 ستمبر 1992ء کے انتخابات میں ایرانی حمایت یافتہ حزب اللہ نے 15 نشستیں حاصل کی ہیں۔

ii) جنوبی لبنان کے علاقے میں شیعہ امل ملیشیا کا کافی عمل دخل ہے۔

Election Widen Lebnon's

Secterian divide (Michael Jansen) Daily News 5/10/1992.

لبنان کے مختلف علاقوں پر مذہبی تنظیموں کا قبضہ :-

جنوبی لبنان پر شیعہ ملٹری اور امل ملیشیا، سیدون بندرگاہ پر شیعہ اور سنی علیحدہ علیحدہ زون ہیں۔ دروز بابدہ کے علاقے میں جو بیروت سے نزدیک ہے۔

Factions in Lebnon (Daily Muslim 14/9/1986).

نیپال

نیپال کی آبادی (1907ء)

کل آبادی : 4,00,000
مذہبی تقسیم : بدھ اور ہندو برابر تعداد
زبان : تبتی، ہمالین (تبتو برمن)

(Imperial Gazetteer of Afghanistan & Nepal 1907)

1953ء میں مسلمان آبادی 2,08,900 یا 2.53% تھی۔

1971ء میں مسلم آبادی کا جائزہ

نیپال میں کل مسلم 3,51,156 یا 3.04%
مسلم آبادی زیادہ تر ترائی ریجن میں بھارت سے ملنے والی مشرقی سرحد کے ساتھ آباد ہے۔
نیپال کے 75 اضلاع میں سے صرف 6 اضلاع میں مسلمان 10% سے زیادہ آباد ہیں۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے۔
بانکے 19.3%، کپل باستو 16.9%، پارسا 13.3%، بارا 11.6%، رانٹاہاٹ 14.2%، موہوتاری 11%
مسلمان یہاں اردو بولتے ہیں اور سنی حنفی ہیں۔ بعض جگہ نیپالی اور نیواری بھی بولتے ہیں۔
اس کے علاوہ بھوج پوری اور مٹھیالی بھی بولتے ہیں۔
ایک بہت چھوٹا شیعہ گروپ نیپال کے سنساری ڈسٹرکٹ میں رہتا ہے۔

(Muslim Minorities in the World Today).

فجی

مسلم اور کل آبادی کا ایک جائزہ

سال	کل آبادی	مسلم آبادی،	فیصد (%)	
1921ء	1,57,000	9,800	6.24	
1936ء	1,98,000	21,000	10.6	
1946ء	2,60,000	30,000	11.54	
1956ء	3,45,000	41,000	11.88	
1966ء	4,77,000	52,000	10.90	(احمدی 2203)
1976ء	5,88,000	60,157	10.23	
1986ء	7,15,000	70,000	9.79	

Muslim in Fiji, Mohammad Faizan-Ur-Rehman

Dawah Academy, International Islamic University Islamabad. Dec. 1991.

یمن

یمن کی آبادی (1952ء)

1952ء میں اس ملک کے دونوں حصوں کی تفصیل اس طرح ہے۔
پہلا حصہ :- یمن : کل آبادی 45,00,000 اکثر عرب آبادی ہے۔
اس حصہ کے بالائی علاقوں میں زیدیہ شیعہ فرقے کی اکثریت تھی۔ بالائی علاقوں کے مشہور تجارتی مراکز میں صنعاء، سادا (شمال)، تائز، یادم اور اب (جنوب) وغیرہ شامل تھے۔
جبکہ نشیبی اور ساحلی علاقوں میں اکثریت سنی شافعی تھی۔ نشیبی علاقوں کے مشہور تجارتی مراکز میں حدیدہ، موچا، لوہیا، بیت الفقیہ اور زابد شامل تھے۔ تہامہ کے علاقہ میں بھی سب سنی آباد تھے۔

1918ء میں خلافت کے خاتمہ اور ترکوں کے انخلاء کے بعد جو حکومت قائم ہوئی وہ زیدیہ شیعہ تھی۔ لیکن ان کا کنٹرول صرف بالائی علاقوں تک محدود تھا۔ یہاں کی کل آبادی میں 50 ہزار یہودی بھی آباد تھے۔

دوسرا حصہ :- عدن
عدن کے انتظامی لحاظ سے دو حصہ تھے۔

(i) عدن کالونی برطانیہ کے قبضہ میں تھی۔ اس علاقے کی آبادی ایک لاکھ جس میں عرب 73%، ہندوستانی 11%، یہودی 9%، صومالی 5% اس علاقے میں عدن شہر، پیرم (باب المندب) جزیرہ کامران، اور کوریا موریا کا جزیرہ اسی علاقے میں تھا۔

(ii) عدن پروٹیکوریٹ : کل آباد 6,70,000

اس علاقے میں آزاد عرب قبائل رہتے تھے۔ بڑے شہروں میں حضرموت، مکالا، لاہج (مغرب)، شہر، سیدن (مشرق) وغیرہ شامل ہیں۔
کل آبادی سنی شافعی تھی اور یہ حصہ بھی برطانوی مقبوضہ تھا۔

(World Guide page 324 to 327, Rand Mcnally 1952)

عدن نے برطانیہ سے 1967ء میں آزادی حاصل کی اور اس طرح جنوبی یمن وجود میں آیا۔
1979ء میں شمالی یمن کی آبادی 57,85,000 اور جنوبی یمن کی 20,40,000 تھی۔
1990ء میں دونوں حصے متحد ہو گئے۔
1994ء میں آبادی :- 1,11,05,000 شافعی سنی اکثریت اور کافی تعداد میں شیعہ زیدیہ ہیں۔ زبان عربی، ہے اور لسانی تقسیم کے لحاظ سے عرب، ہندوستانی اور کچھ افریقی النسل لوگ آباد ہیں۔

World Almanc & Fact Book 1995.

مقبوضہ علاقے

فرانسیسی مقبوضہ علاقے	آبادی	سال مردم شماری
1- جزیرہ کورسیکا (بحیرہ روم)' آبادی	2,49,700	
2- فرنچ گیانا (لاطینی امریکہ)	1,01,000	(1991ء)
3- گاڈے لوپ جزائر (غرب الہند)	3,95,000	(1991ء)
4- مارٹینیک جزائر (غرب الہند)	3,65,000	(1991ء)
5- ری یونین (آتش فشاں جزیرہ)	6,26,000	(1992ء)
6- مایوٹ (نزد مڈغاسکر)	86,000	(1992ء)
7- سینٹ پیر یا لیکیون (جزائر)	6,513	(1992ء)
8- فرنچ پولی نیسیا (130 جزائر) شمالی بحرالکاہل	1,95,000	(1991ء)
9- فرنچ جنوبی اور انٹارکٹک جزائر (انٹارکٹک)	--	--
10- نیو کلدونیا (جزائر بحرالکاہل)	1,72,000	(1991ء)
11- والس اور فوٹونا جزائر (جنوب مغربی بحرالکاہل)	15,400	(1988ء)
برطانوی مقبوضہ علاقے		
1- جبرالٹر (بحیرہ روم)	29,651	(1992ء)
2- برطانوی غرب الہند		
(i) لیورڈ آئس لینڈ موسٹے راٹ	11,600	(1987ء)
(ii) ورجن آئس لینڈ	16,749	(1991ء)
(iii) انگوئلا	7,000	(1990ء)
3- کے مین آئس لینڈ (کیوبا کے شمال کی طرف)	23,000	(1987ء)
4- ترکس اور کائی کوس آئس لینڈ (30 جزائر)	11,696	(1990ء)
5- برمودا (360 جزائر) مغربی بحرالکاہل کے علاقے میں	60,213	(1992ء)
6- فاک لینڈ	2,121	(1991ء)
7- ساؤتھ شٹ لینڈ آئس لینڈ (انٹارکٹک)	--	--
8- سینٹ ہلینا (مغربی افریقی ساحل)	5,400	(1985ء)
(i) ٹرسٹان ڈاکنہا۔ (ii) ایسش (Ascension)		
9- ہانگ کانگ	58,00,000	(1992ء)
پرتگالی مقبوضہ علاقے		
1- آزورس آئس لینڈ (بحرالکاہل)	2,36,000	(1992ء)
2- ماڈیرا آئس لینڈ	2,53,000	(1992ء)
3- مکاؤ (چین)	3,67,000	(1992ء)
ہسپانوی مقبوضہ علاقے		
1- کیٹالونیا		
2- باسک		

	آبادی	سال مردم شماری
3- بالیرک آئس لینڈ (مغربی بحیرہ روم)		
4- کنری آئس لینڈ		
5- کیوٹا اور میلیلا		

ولندیزی مقبوضہ علاقے

	آبادی	سال مردم شماری
1- نیدر لینڈ انٹی لیز جزائر (i) کوراکاؤ۔ (ii) اروبا۔ (iii) بونیر (جنوبی امریکہ کے ساحل کے قریب)		
2- سینٹ اسٹائیوس، سبا، سینٹ مارٹن کا جنوبی حصہ (جبکہ شمالی حصہ زیر تسلط فرانسیسی گاڈے لوپ)		
کل آبادی	1,84,000	(1992ء)

وٹیکن سٹی

	آبادی	سال مردم شماری
کل آبادی میں اطالوی اور سوئس باشندے 811		(زبان اطالوی، لاطینی)

ترکش ری پبلک آف شمالی قبرص

	آبادی	سال مردم شماری
99% ترک	1,76,000	--

ڈنمارک کے مقبوضہ علاقے

	آبادی	سال مردم شماری
1- فائرو آئس لینڈ۔ شمالی بحرالکاہل۔	46,000	(1987ء)
2- گرین لینڈ جزیرہ (شمالی بحرالکاہل اور بحیرہ پولر کے درمیان)		
اس جزیرہ کا سرکاری نام کالالٹ ننات ہے۔	57,000	(1994ء)

امریکی مقبوضہ علاقے

	آبادی	سال مردم شماری
1- ساماؤ	52,860	(1993ء)
2- گوام	1,33,152	(1990ء)
3- ورجن آئس لینڈ	1,01,809	(1990ء)
4- پالاؤ (بے لاؤ) ری پبلک (دو سو سے زائد جزائر)	15,122	(1990ء)
5- کامن ویلتھ آف شمالی ماریانہ آئس لینڈ	43,345	(1990ء)
6- کامن ویلتھ آف پورٹوریکو۔	35,22,037	(ہسپانوی اور انگریزی
کل آبادی میں 99.9% ہسپانوی		دونوں سرکاری زبانیں)
7- نواسا (جمیکا اور ہیٹی کے درمیان)	--	--
8- ٹرسٹی شپ جزائر۔	1,40,000	
تقریباً 2,100 جزائر۔ (شمالی ماریانہ آئس لینڈ، مائیکرونیشیا، مارشل آئس لینڈ)		

آسٹریلوی مقبوضہ علاقے :-

	آبادی	سال مردم شماری
نور فولک جزیرہ	1,800	(1990ء)
جزیرہ بحیرہ کورال		
اشمور اور جزیرہ کارٹیر		
کوکوس (کیلنگ) 27 جزائر بحر ہند	600	(1990ء)
جزیرہ کرسمس (جاوا کے جنوب میں)	1,700	(1991ء)

انٹارکٹک :- 1933ء سے 23,62,000 مربع میل کا علاقہ۔

حصّہ دوم

پاکستان

(مذہبی و لسانی تقسیم)

صوبہ سرحد

1- ضلع پشاور

گزیٹر آف پشاور ڈسٹرکٹ 98-1897ء

(1891ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل چارسدہ	مردان	صوابی	پشاور	نوشہرہ
کل آبادی	711795	131100	113877	130687	227930	108201
زراعت پیشہ	395907	73008	79646	98611	85446	59196
غیرزراعت پیشہ	315888	58092	34231	32076	142484	49005
ہندو	35487	3149	5616	4216	17682	4821
سکھ	9125	773	1045	102	5871	1334
مسلمان	662400	127178	107186	126366	200711	100959
عیسائی	4742	--	30	--	3629	1083
پارسی یہودی						

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم:- سنی 6,59,088 افراد % 99.5

شیعہ 3,577 افراد % 0.54

اہل حدیث 66 افراد % 0.01

نوٹ:- مسلم آبادی میں بیان کیا گیا ہے کہ اہل حدیث آبادی اندازے سے کم دکھائی گئی ہے۔ جبکہ شیعہ آبادی کو اندازے سے زیادہ دکھایا گیا ہے۔ (صفحہ 110)

آبادی کی لسانی تقسیم:- ہندوستانی 10,748 افراد

کشمیری 1,210 افراد

پنجابی 1,21,788 افراد

پشتو 5,68,938 افراد۔

2- ضلع بنوں

گزیٹر آف پشاور ڈسٹرکٹ 84-1883ء

(1881ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	بنوں	لکی مروت	تحصیل عیسیٰ خیل	میانوالی
کل آبادی	332577	107159	75581	59546	90291
دیہاتی آبادی	3,06,801	98,199	71,513	46,798	90,291
شہری آبادی	25,776	8,960	4,068	12,748	--
ہندو	30,643	10.919	5,496	5,408	8,820
سکھ	790	503	69	78	140
جین	60	--	--	60	--
مسلمان	301,002	95,674	70,015	53,982	81,331

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم:-

سنی	2,97,992	افراد	% 99.0	(صفحہ 58)
شیعہ	2,895	افراد	% 0.95	
اہل حدیث	30	افراد	% 0.01	
مختلف	30	افراد	% 0.01	

آبادی کی لسانی تقسیم:-

ہندوستانی	1,097	افراد	(صفحہ 61)
ڈوگری	67	افراد	
پنجابی	1,55,446	افراد	
پشتو	1,75,723	افراد	

3- ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

گزیٹر آف ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرکٹ 84-1883ء

(1881ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل ڈی آئی خان	کلاچی	بھکر	لیہ	ٹانک
کل آبادی	4,41,649	1,20,142	70,950	1,12,429	1,02,612	35,616
دیہاتی آبادی	3,93,767	95,482	63,116	1,08,027	93,990	33,152
شہری آبادی	47,882	24,660	7,834	4,402	8,622	2,364
ہندو	54,446	15,674	8,170	15,086	13,257	2,259
سکھ	1,691	721	166	59	465	280
مسلمان	3,85,224	1,03,501	62,614	97,265	88,888	32,976

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم :- سنی 3,72,512 افراد 96.7 %

شیعہ 11,287 افراد 2.93 % (صفحہ 53)

دیگر 1,694 افراد 0.44 %

نوٹ :- تمام پٹھان قبائل سنی ہیں۔ پہاڑپور اور ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے میں کچھ شیعہ ہیں۔ ان علاقوں میں شیعہ پیر اپنے مریدوں کو دھوکہ دینے کیلئے سنی بنے رہتے ہیں۔ جبکہ دل سے وہ شیعہ ہیں۔ پٹھان راسخ العقیدہ سنی ہیں اور شیعہ اور رافضی سے نفرت کرتے ہیں۔ پہلے عام لوگوں کو اپنے آپ کو شیعہ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ صفحہ (54)

بیلوٹ مخدوم، شاہ پور کے مہر شاہ وغیرہ دل سے شیعہ ہیں۔

آبادی کی لسانی تقسیم :- (افراد)

ہندوستانی	1,325	افراد
کشمیری	44	افراد
پنجابی	2,82,965	افراد
جنکی	90,980	افراد
بلوچی	2,517	افراد

(صفحہ 58)

4- ضلع کوہاٹ

گزیٹر آف کوہاٹ ڈسٹرکٹ 84-1883ء

(1881ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل کوہاٹ	تحصیل ھنگو	تحصیل تیراہ
کل آبادی	1,81,540	65,245	36,308	79,987
دیہاتی آبادی	1,63,361	47,066	36,308	79,987
شہری آبادی	18,179	18,179	--	--
ہندو	9,828	3,901	3,656	2,271
سکھ	2,240	1,566	663	11
جین	41	--	--	41
مسلمان	1,69,219	59,711	31,846	77,662

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم :- سنی 1,58,628 افراد 93.7 % (صفحہ 68 اور 69)

شیعہ 10,591 افراد 6.3 %

شیعہ آبادی کی علاقائی تقسیم :- کوہاٹ 6,829 افراد

ھنگو 3,749 افراد

تیراہ 13 افراد

کل شیعہ آبادی 10,591 افراد ہے۔ جو کہ سال زئی' ہنگو اور اس کے ملحقہ علاقے ٹیری میں ہیں۔

آبادی کی لسانی تقسیم :- ہندوستانی 2,214 افراد

ڈوگری 290 افراد

کشمیری 36 افراد

پنجابی 35,745 افراد

پشتو 1,38,787 افراد

5- ضلع ہزارہ

گزیٹر آف ہزارہ ڈسٹرکٹ 84-1883ء

(1881ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل ایبٹ آباد	ہری پور	مانسہرہ	تناول
کل آبادی	4,07,075	1,35,486	1,24,532	1,23,013	24,044
دیہاتی آبادی	3,88,285	1,26,990	1,14,238	1,23,013	24,044
شہری آبادی	18,790	8,496	10,294	--	--
ہندو	19,843	8,263	7,712	3,323	545
سکھ	1,381	1,019	350	8	4
مسلمان	3,85,759	1,26,121	1,16,461	1,19,682	23,495

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم:- اس علاقے میں تمام سنی آباد ہیں۔ (صفحہ 58)

آبادی کی لسانی تقسیم:- (صفحہ 60)

ہندوستانی	814	افراد
ڈوگری	81	افراد
کشمیری	1,710	افراد
پنجابی	3,62,052	افراد
پستو	26,459	افراد
گجراتی	12,578	افراد

ضلع ہزارہ کی آبادی 1891ء میں 5,16,288 تھی۔ جس میں مسلم 4,88,453، اور 1901ء میں مجموعی آبادی 5,60,288 افراد جن میں مسلم 5,33,120، ہندو 23,031، سکھ 4,036، عیسائی 101 تھے۔ صفحہ (325)

1901ء میں یہاں تمام مسلم آبادی سنی تھی۔ صفحہ (39)

Gazetteer of the Hazara District 1907, H.D. Watson.

صوبہ پنجاب

6- ضلع لاہور

گزیٹر آف لاہور ڈسٹرکٹ 1916ء

(1881ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی 1881ء	1911ء	لاہور	چونیاں	تحصیل قصور	شرقپور
کل آبادی	9,24,106	10,36,158	3,70,796	2,02,061	2,29,798	1,21,451
دیہاتی آبادی	7,19,533	--	2,21,427	1,91,022	1,90,428	1,16,536
شہری آبادی	2,04,553	--	1,49,369	11,039	39,550	4,595
ہندو	1,93,319	2,17,606	91,739	42,787	42,160	16,993
سکھ	1,25,591	1,69,008	40,144	30,101	48,136	7,210
مسلمان	5,99,477	8,26,271	2,34,500	1,28,905	1,38,828	97,244
جین	970	--	228	71	671	--

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم:-

فرقے	کل آبادی 1881ء		آبادی 1911ء کل	مرد	عورتیں
سنی	5,78,495	% 96.5	6,11,111	3,42,857	2,68,254
شیعہ	2,997	% 0.5	7,527	4,436	3,089
اہل حدیث	240	% 0.04			
دیگر فرقے	18,044	% 3.01	7,615	4,121	3,494
کل مسلمان	5,99,477		8,26,271	3,51,433	4,74,838
		(صفحہ 58)			(صفحہ 71)

(ضلع لاہور)

آبادی کی لسانی تقسیم :-

زبان	1881ء کل افراد	1911ء کل افراد
ہندوستانی	23,889	6,725
پہاڑی	133	مغربی 159، مشرقی 24
کشمیری	3,907	706
پنجابی	8,90,038	9,70,059
پشتو	705	4,919
اردو	--	37,555
انگریزی	3,825	5,909
ہندی جو اردو اور ہندوستانی سے مختلف ہے	--	4,184
یورپین زبانیں	--	29
پنجابی (لہانڈا، راجھستانی)	--	2,699
مختلف انڈین (بنگالی، گجراتی، خانہ بدوش)	--	1,695
ایشیائی (چینی، عربی وغیرہ)	--	29
باگڑی	6	--
بلوچی	7	3
سندھی	86	482
نیپالی	10	--
فارسی	611	992

(Table viii) (Page 43)

پنجابی بولنے والی آبادی میں 9,69,600 ماجھے کی پنجابی بولتے ہیں۔

7- ضلع اٹک

گزیٹر آف اٹک ڈسٹرکٹ 1930ء

آبادی	1881ء	1891ء	1901ء	1911ء	1921ء
ضلع کی کل آبادی	4,44,307	4,48,420	4,64,430	5,19,273	5,12,249
تحصیل اٹک	--	1,41,063	1,50,550	1,61,351	1,73,472
تحصیل پنڈی گھیب	--	99,350	1,06,437	1,26,300	1,20,097
تحصیل فتح جنگ	--	1,13,041	1,14,849	116,204	1,10,179
تحصیل تلہ گنگ	--	94,966	92,594	1,15,418	1,08,501

(Page 55)

مسلمان آبادی کی مذہبی تقسیم :- (1921ء)

اس ضلع میں مسلمان کل آبادی کے 90 فیصد سے زائد ہیں۔ اور 95 فیصد مسلمان زرعی پیشہ ہیں۔

آبادی کی اکثریت سنی ہے۔ گنتی کی چند جگہوں پر شیعہ آباد ہے۔ جن کی آبادی بکھری ہوئی ہے۔ گنے چنے چند شیعہ تلہ گنگ' پڑوالی' اور دھولار تلہ گنگ میں آباد ہیں۔ مکھڈ اور نارا کے علاقے میں بھی چند شیعہ ہیں۔ ایک دو تحصیل اٹک میں بھی آباد ہیں۔ پنڈی گھیب میں چند موچی شیعہ ہیں۔

(Page 122)

آبادی کی لسانی تقسیم :-

تمام علاقے میں پنجابی زبان بولی جاتی ہے۔ جبکہ پشتو چند ایک علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ پڑھے لکھے او ک کے یں حصہ سے آئے ہوئے لوگ اردو بھی بولتے ہیں۔ یہاں کی پنجابی پوٹھواری سے مختلف ہے۔

(Page 73)

8- ضلع راولپنڈی

گزیٹر آف راولپنڈی ڈسٹرکٹ 94-1893ء

1855ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 5,53,750 افراد جن میں سے 3,02,786 مرد اور 2,50,964 عورتیں تھیں۔

مختلف تحصیلات کی آبادی :-

تحصیل کا نام	کل آبادی 1868ء	کل آبادی 1881ء	کل آبادی 1891ء	
راولپنڈی	1,75,302	2,11,275	2,43,141	
اٹک	1,09,797	1,38,752	1,41,063	
کہوٹہ	82,469	87,210	92,372	
مری	31,809	39,198	45,772	
پنڈی گھیب	86,736	1,03,581	99,350	
گوجر خان	1,26,126	1,33,396	1,52,455	
فتح جنگ	94,775	1,07,100	1,13,041	
ضلع کی کل آبادی	7,07,070	8,20,512	8,87,194	(صفحہ 64)

1891ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی کی مذہبی تقسیم :-

مذہب	کل آبادی	فیصد	مذہب	کل آبادی	فیصد
ہندو	83,308	9.39	عیسائی	7,098	0.8
سکھ	27,503	3.1	مسلمان	7,68,399	86.61
جین	887	0.1			

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم :-

تمام سنی ہیں۔ صرف چند ایک گکھڑ شیعہ ہیں جن کی تعداد معمولی ہے۔ (صفحہ 70)

کل آبادی کی لسانی تقسیم :-

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	
ہندوستانی	19,518	پشتو	20,937	
کشمیری	1,419	ڈوگری اور پہاڑی	266	
پنجابی	8,35,914	باگڑی	89	(صفحہ 97)

9- ضلع منٹگمری

گزیٹر آف منٹگمری ڈسٹرکٹ 84-1883ء

1881ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل منٹگمری	تحصیل گوگیرہ	تحصیل دیپالپور	تحصیل پاکپتن
کل آبادی	4,26,529	94,127	99,200	1,54,590	78,612
دیہاتی آبادی	4,02,940	83,355	95,811	1,51,455	72,619
شہری آبادی	23,589	10,772	3,389	3,435	5,993
ہندو	83,974	19,117	14,527	30,379	19,951
سکھ	11,964	1,369	3,064	6,068	1,463
جین	1	1	--	--	--
مسلمان	3,30,495	73,562	81,609	1,18,126	57,198
سنی	3,28,357	72,201	81,014	1,18,004	57,138
شیعہ	1,953	1,217	554	122	60
اہل حدیث	1	--	1	--	--

آبادی کی لسانی تقسیم:-

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	زبان	بولنے والے افراد کی تعداد
ہندوستانی	1,062	پشتو	277
باگڑی	442	فارسی	6
کشمیری	35	انگریزی	67
پنجابی	4,24,476	سندھی	45
جنکی	119		

Table vii & viii

10- ضلع ڈیرہ غازی خان

گزیٹر آف ڈیرہ غازی خان ڈسٹرکٹ 97-1893ء

1891ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل ڈی آئی خان	سانگھڑ	جام پور	راجن پور
کل آبادی	4,04,031	1,77,062	53,161	83,583	90,225
دیہاتی آبادی	3,55,648	1,49,176	53,161	71,683	81,628
شہری آبادی	48,383	27,886	--	11,900	8,597
ہندو	52,903	25,748	6,268	9,532	11,355
سکھ	1,424	793	10	61	560
عیسائی	117	107	--	--	10
مسلمان	3,49,587	1,50414	46,883	73,990	78,350

(Table No. 1)

سنی	3,42,805	% 98.6
شیعہ	6,642	% 1.1
دیگر	140	% 0.3

(صفحہ 49)

آبادی کی لسانی تقسیم:-

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	زبان	بولنے والے افراد کی تعداد
ہندوستانی	1,212	بلوچی	27,714
باگڑی	40	وگرانتے طرز پر	1,050
پنجابی	6,989	دوسری ہندوستانی	[illegible]48
جنکی	3,62,294	غیر ہندوستانی	121
پشتو	3,757		

(صفحہ 46)

11- ضلع مظفر گڑھ

گزیٹر آف مظفر گڑھ ڈسٹرکٹ 1929ء

1921ء کی مردم شماری کے مطابق

کل آبادی	5,68,478	تحصیل	
ہندو	69,878	مظفر گڑھ	1,78,579
سکھ	4,869	علی پور	1,46,711
عیسائی	356	کوٹ ادو	1,08,970
جین	6	لیہ	1,34,218
مسلمان	4,93,369 (86 فیصد)		

(صفحہ 49، 79)

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم :-

یہاں مسلمانوں میں جو قومیں آباد ہیں۔ ان میں جٹ، بلوچ، پٹھان اور دیگر قبائل آباد ہیں جو کہ سب کے سب سنی ہیں۔ صرف چند لوگ شیعہ ہیں۔ (صفحہ 80)

آبادی کی لسانی تقسیم :-

اکثریت کی زبان جنکی ہے۔ اور یہی زبان ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان، میانوالی کے جنوب اور جھنگ میں بھی بولی جاتی ہے۔

ضلع مظفر گڑھ کی کل آبادی :-

1901ء	5,27,681
1911ء	5,69,461

-12 ضلع میانوالی

گزیٹر آف میانوالی ڈسٹرکٹ 1915ء

1911ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل میانوالی	تحصیل بھکر	تحصیل عیسیٰ خیل
کل آبادی	3,41,377	1,38,380	1,35,127	67,870
ہندو	36,323			
سکھ	4,882			
جین	34			
مسلمان	3,00,002			
عیسائی	136			
1881ء	2,62,266			
1891ء	2,87,026			
1901ء	3,01,910			

(صفحہ 45)

مسلمان آبادی کی مذہبی تقسیم :-

یہاں تمام آبادی سنی ہے۔ سوائے چند قزلباش افراد کے جو شیعہ ہیں اور تحصیل بھکر میں آباد ہیں۔ یہاں سید شیعت کی طرف مائل ہیں۔ اور کچھ سید سنی اکثریت کے خوف سے خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں۔ وہابی مسلک کچھ عرصہ پہلے بنیالہ انڈس کے پار فروغ پا رہا ہے۔ (صفحہ 71)

آبادی کی لسانی تقسیم :-

ضلع کے شمال مغربی علاقہ میں بھنگی خیل اور خٹک قبیلہ کے افراد پشتو زبان بولتے ہیں۔ جو پشاوری پشتو سے کچھ مختلف ہے۔ باقی آبادی جنکی' ہندکی یا ملتانی بولتے ہیں۔ (صفحہ 71)

13- ضلع گجرات

گزیٹر آف گجرات ڈسٹرکٹ 1921ء

1911ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی			
			1881ء	6,89,115
کل آبادی	7,45,634		1891ء	7,60,875
ہندو	49,430		1901ء	7,50,548
سکھ	44,693			
عیسائی	1,063			
مسلمان	6,48,702	(% 87)		
سنی	6,40,415			
شیعہ	6,424			
احمدی	1,863			(صفحہ 53)

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد		
پنجابی	7,40,991	(% 99.4)	
مغربی ہندی	1,784		
اردو	1,125		
پشتو	2,557		
دیگر	856		
انگریزی	103		(صفحہ 89)

14- ضلع سیالکوٹ

گزیٹر آف سیالکوٹ ڈسٹرکٹ 1920ء

1911ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	ضلعی آبادی	تحصیل سیالکوٹ	پسرور	ظفروال	رایا	ڈسکہ
کل آبادی	9,79,553	2,83,489	1,73,261	1,56,930	1,94,275	1,71,598
مسلمان ☆	6,04,801					(صفحہ 27)
ہندو ☆☆	2,42,325					
جین ☆☆☆	2,029					
سکھ	81,761					
سنی	5,93,301					
شیعہ	11,500					
اہل حدیث	تعداد معلوم نہیں					
احمدی	"					(صفحہ 49)

آبادی کی لسانی تقسیم:-

تقریباً" 98.86 فیصد پنجابی بولتے ہیں۔ ہندو افراد کی اکثریت ڈوگری بولتی ہے۔ شہروں میں پڑھے لکھے لوگ ہندوستانی بولتے ہیں۔ (صفحہ 38)

☆ مسلمانوں کی آبادی 1901ء کی مردم شماری کے مقابلے میں 65,000 کم ہوئی ہے۔

☆☆ ہندوؤں کی آبادی 1901ء کی مردم شماری کے مقابلے میں 60,000 کم ہوئی ہے۔

☆☆☆ سکھوں کی آبادی میں 1881ء کی مردم شماری کے مقابلے میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔

(صفحہ 50، 51)

15- ضلع جھنگ

1881ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی	
کل آبادی	3,95,296	
مرد	2,14,382	
عورتیں	1,80,914	
مسلمان	3,26,910	(85 فیصد) کل آبادی کے
ہندو	64,829	
سکھ	3,477	
بدھ	6	
جین	4	
زرتشت	2	
عیسائی	11	
سنی	3,15,000	(96 فیصد) مسلمان آبادی کے
شیعہ	11,835	
اہل حدیث	8	

کل آبادی کی لسانی تقسیم :- (1856ء میں)

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	زبان	بولنے والے افراد کی تعداد
ہندوستانی (اردو)	319	پہاڑی	8
باگڑی	42	کشمیری	12
پنجابی	3,58,536	سندھی	11
	(1881ء میں یہ تعداد 3,94,537)	فارسی	9
جنکی	86	انگریزی	10
پشتو	259		

1881ء میں جھنگ کا مجموعی رقبہ 6007 مربع میل تھا۔ 1972ء میں یہ رقبہ 3401 مربع میل رہ گیا۔ اور ساندل بار، شاہ کوٹ، سانگلہ ہل اور کمالیہ کے علاقے لائل پور کو ضلع بنا کر اس میں شامل کر دیئے گئے اور 1972ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی 5,53,657 ہو گئی۔

(تاریخ جھنگ بلال احمد زبیری 1976ء جھنگ)

صوبہ سندھ

گزیٹر آف سندھ پراونس 1907ء

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	صوبے کی کل آبادی	آبادی کی تقسیم	صوبے کی کل آبادی	
کل آبادی	32,10,910	عیسائی	7,817	
مسلمان	24,46,489	زرتشت	2,000	
ہندو	7,51,252	یہودی	428	
جین	921	دیگر	2,003	(صفحہ 154)

خیرپور اسٹیٹ کی آبادی (جو کل سندھ کی آبادی میں شامل ہے)

آبادی کی تقسیم	1872ء	1881ء	1891ء	1901ء	
کل آبادی	1,26,962	1,25,919	1,28,611	1,99,313	
ہندو	--	--	--	36,431	
مسلمان	--	--	--	1,62,848	
عیسائی	--	--	--	8	(صفحہ 512)

مسلمانوں کی مذہبی تقسیم 1901ء کی مردم شماری کے مطابق

تمام آبادی سنی ہے۔ صرف کچھ تالپور، مغل، کلہوڑا، سید اور چند بلوچی شیعہ ہیں۔ خوجے اور بوہرے بھی شیعہ ہیں۔ (صفحہ 159، 160)

شیعہ آبادی کا ایک اندازہ (بشمول خوجہ، بوہرہ کل شیعہ آبادی 40 ہزار کے لگ بھگ ہے)

نام خاندان	کل آبادی	شیعہ آبادی	تبصرہ
مغل	10,293	4,000	تالپور اور کلہوڑا خاندان کے دیہاتوں میں
کلہوڑا ☆	21,441	10,000	رہنے والے سنی ہیں۔ مغل آبادی
ریاست خیرپور	1,99,313	10,000	10,293 ہے جو 50 فیصد شیعہ فرض کر
بلوچ (جکھرانی)	2,000	500	لیتے ہیں۔ خوجہ اور بوہرہ آبادی سندھ میں
سید حسنی و حسینی	36,220	12,000	5,000 کے قریب ہے۔ سید بھی سندھ
کل آبادی		36,500	میں کم ہی شیعہ ہیں۔ بلوچ میں جکھرانی کچھ شیعہ ہیں۔

اس حساب سے اندازاً" سنی آبادی 24,06,000 کے قریب اور شیعہ آبادی 40,000 سے کچھ کم ہے۔

1921ء کی مردم شماری کے مطابق صوبہ سندھ و بمبئی میں کل شیعہ آبادی 1,44,427 افراد پر مشتمل تھی۔

صوبہ سندھ کی لسانی تقسیم 1901ء کی مردم شماری کے مطابق

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	تبصرہ
سندھی (مادری)	27,34,356	
بلوچی (بشمول براہوی)	1,02,897	(براہوی بولنے والوں کی تعداد 45,000 ہے)
گجراتی	90,200	
پنجابی	30,976	
ہندی	24,774	
مراٹھی	11,366	
راجھستانی	1,52,479	عملی طور پر مارواڑی، گجراتی اور کچھی کے نزدیک ہے۔
سندھ کے مشرقی اور جنوبی علاقے کے لوگ	2,42,679	

سندھ میں پیدا ہونے والے افراد کی آبادی 29,16,638 افراد پر مشتمل ہے۔ (صفحہ 190)

☆ کلہوڑا خاندان کو میانوال بھی کہا جاتا ہے۔

(i) 1901ء کی مردم شماری میں مشرقی سندھ کی بھیل قوم کو ہندوؤں میں شمار کیا گیا ہے۔

(ii) مسلمان قبائل میں سمہ 7,85,816 (بشمول مہر، داہر، چاچڑ) بلوچ 5,57,733، عرب 1,22,041، موہانہ 1,07,383، سومرا 1,02,753، جٹ 77,920، براہوی 47,345، پٹھان 23,061 اور دیگر سندھی 6,11,158 افراد۔ (صفحہ 154)

صوبہ بلوچستان

1- ضلع کوئٹہ اور پشین

ڈسٹرکٹ گزیٹر 1906ء

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی	تبصرہ
کل آبادی	1,14,087	
مسلمان	96,600	یہاں سب مسلمان سنی ہیں
ہندو	11,752	
سکھ	1,798	
پارسی	151	
یورپین، یوریشین عیسائی	3,405	
عیسائی	338	
یہودی	43	(صفحہ 28 ج II، صفحہ 1 ج II)

زبان	بولنے والے افراد کی تعداد	تبصرہ
کل افراد جنکی زبان ریکارڈ کی گئی	29,447	عدالتی زبان اردو ہے۔ عام طور پر براہوی اور پشتو
بلوچی	3,366	بولی جاتی ہے۔
پنجابی	11,836	افغان پشتو بولتے ہیں۔
اردو	6,189	
یورپین زبانیں	3,396	
سندھی	1,635	
مراٹھی	938	
گجراتی	410	(صفحہ 12 جلد دوم)

Baluchistan Through Ages, NISA TRADERS, Quetta, 1980

2- ضلع ژوب

گزیٹر آف ژوب ڈسٹرکٹ
(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی	تبصرہ
کل آبادی	69,718	اس ضلع میں تحصیل فورٹ سنڈیمن، تحصیل قلعہ
مسلمان	67,772 (97 %)	سیف اللہ اور تحصیل ہندو باغ شامل ہیں (صفحہ 47 ج II)
ہندو	1,529	ضلع کی آبادی میں سب سنی ہیں
سکھ	320	
یورپین، یوریشن عیسائی	50	
آبائی عیسائی	46	
یہودی	1	(صفحہ 81 ج II)

آبادی کی لسانی تقسیم:-

صرف 5,152 افراد کی زبان ریکارڈ کی جا سکی (صفحہ 60 جلد II)

عدالتی زبان اردو ہے۔ افغان پشتو بولتے ہیں۔ دفتری ضروریات کے علاوہ عام مراسلت فارسی زبان میں ہوتی ہے۔ البتہ ہندو باغ کے علاقے میں علماء پشتو کو فارسی رسم الخط میں تحریر کرتے ہیں۔

Baluchistan through Ages, NISA TRADERS, Quetta, 1980.

3- ضلع لورالائی

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی	
کل آبادی	67,864	
مسلمان	64,560	کل آبادی میں مسلمان 95 فیصد ہیں اور سب سنی ہیں
ہندو	3,261	
سکھ	326	
یورپین عیسائی	30	
عیسائی	12	
یہودی	1	(صفحہ 106 جلد دوئم، صفحہ 162 جلد دوئم)

آبادی کی لسانی تقسیم:-

صرف 4,248 افراد کی زبان کا اندراج ہو سکا۔

عدالتی زبان اردو ہے۔ اس علاقے میں پشتو، کیتھرانی اور بلوچی بولی جاتی ہے۔ عام مراسلت فارسی زبان میں ہوتی ہے۔ علاوہ دفتری کاموں کے ہندو، لہانڈا (LAHANDA) زبان بولتے ہیں۔ بوری اور ڈوکی خط و کتابت، فارسی رسم الخط میں ہوتی ہے۔ افغان سوائے جعفر کے پشتو بولتے ہیں۔

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

4- ضلع سبی

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی	تبصرہ
کل آبادی	73,893	
مسلمان	66,807	(کل آبادی کا 90 فیصد ہیں۔ اور تمام سنی ہیں)
ہندو	6,569	9 فیصد
یورپین' یوریشین عیسائی	24	
عیسائی	377	مری بگٹی علاقے کی آبادی 38,919 افراد ہے۔
سکھ	14	جن میں صرف 412 ہندو تھے۔ تفصیل اگلے صفحہ پر
پارسی اور یہودی	4	(صفحہ 222 جلد دوم)

آبادی کی لسانی تقسیم:-

چوٹیالی ڈسٹرکٹ کے اولڈ تھل میں اندراجات کئے جا سکے۔ جن کے مطابق کل 8,471 افراد میں سے سندھی زبان بولنے والے 1,450' پنجابی 3,724' اردو 1,261' یورپین زبانیں 95' فارسی 176 افراد تھے۔ عدالتی کارروائی اردو میں ہوتی ہے۔ عام طور پر بلوچی' پشتو' براہوی' جنکی اور سندھی بولی جاتی ہے۔ مسلمان عام خط و کتابت فارسی میں کرتے ہیں سوائے سرکاری کاموں کے جبکہ ہندو سندھی میں۔

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

مری۔ بگٹی علاقہ

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	علاقے کی کل آبادی	جنس: مرد	جنس: عورتیں	
مری علاقہ				
کل آبادی	20,391	11,491	8,900	
مری	19,161	10,852	8,309	
ہمسایہ	1,091	570	520	
ہندو	140	69	71	
بگٹی علاقہ				
کل آبادی	18,528	10,266	8,262	
بگٹی	17,548	9,701	7,847	
ہمسایہ	708	411	297	
ہندو	272	118	154	(صفحہ 238 جلد 2)

مری اور بگٹی تمام سنی ہیں۔ (صفحہ 221 جلد 1)

مری اور بگٹی بلوچی زبان بولتے ہیں۔ جن میں کثیر تعداد میں سندھی اور پنجابی الفاظ شامل ہوتے ہیں۔ ہندو اور جٹ جنکی زبان بولتے ہیں۔ (صفحہ 240 جلد 2)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

5- ضلع بولان

(انتظامی اصطلاح میں اسے بولان پاس کہا جاتا ہے)

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	ضلع کی کل آبادی	
کل آبادی	1,936 (مرد 1,482، عورتیں 453)	نوشکی کا ریلوے کا حصہ اس میں شامل نہیں ہے
مسلمان	1,199	
ہندو	582	
سکھ	124	
عیسائی	22	
دیگر	9	(صفحہ 254 جلد دوئم)

بولان پاس کے بالائی حصہ میں براہوی زبان بولی جاتی ہے۔ جبکہ کرتا میں بلوچی زبان بولی جاتی ہے۔ جو 494 افراد پر مشتمل ہیں۔ پشتو 150 افراد، فارسی 110، انگریزی 20 افراد جو کہ ریلوے ملازم ہیں۔ پنجابی زبان 877، اردو 198، سندھی 33، ہندی 31 اور دیگر زبانیں بولنے والے افراد کی تعداد 13 ہے۔

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

6- ضلع چاغی

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

دیہاتی آبادی کی کل تعداد	15,689 افراد	
جن میں سے مرد	8,259	
عورتیں	7,430	
کل آبادی میں مینگل قبیلہ کے افراد		2,450
ہندو	204	

باقی سب مسلمان اور سنی ہیں۔ (صفحہ 267 جلد دوئم)

بلوچی، براہوی اور پشتو عام لوگوں کی زبان ہے۔ براہوی 62 فیصد افراد کی زبان ہے۔ جبکہ بلوچی تحصیل نوشکی میں۔ رکھشانی، منڈائس اور سنجرانی چاغی میں بولی جاتی ہے۔

یہاں بلوچی زبان مکرانی کو کہا جاتا ہے۔ جس میں فارسی الفاظ شامل ہوتے ہیں۔ ہندو آپس کی گفتگو میں جتکی زبان بولتے ہیں۔ (صفحہ 277 جلد دوئم)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

-7 ضلع سراوان

1901ء کی مردم شماری کے مطابق

ضلع کی کل آبادی 65,549 افراد
مرد 36,366
عورتیں 29,183
ہندو 841 (صفحہ 316 جلد دوئم)

اس علاقے میں 99 فیصد مسلمان ہیں۔ جو سب کے سب سنی ہیں۔ (صفحہ 315 جلد دوئم)

حکومتی ادارے اردو زبان کو بطور ذریعہ تحریر استعمال کرتے ہیں اور اب عام آبادی میں بھی یہ زبان سمجھی جانے لگی ہے۔

خوانین کی عدالتوں میں فارسی زبان بولی جاتی ہے۔ اور لوگ فارسی زبان کو خط وکتابت میں استعمال کرتے ہیں۔

عام افراد براہوی، بلوچی اور دیہور زبانیں بولتے ہیں۔ دیہواری زبان صرف دیہور افراد بولتے ہیں جو کہ مستونگ اور قلات کے علاقے میں ہیں۔ یہ زبان سندھی، فارسی اور براہوی کا مجموعہ ہے۔

لورس LORIS عام طور سے بلوچی بولتے ہیں۔ لیکن یہ اجنبی افراد کے سامنے ایک خفیہ زبان بولتے ہیں جو کہ اردو، سندھی اور پنجابی زبان کا مجموعہ ہے۔ دیگر علاقوں میں براہوی بولی جاتی ہے۔
جھلاواں کے علاقے میں بولی جانے والی براہوی میں سندھی الفاظ شامل ہوتے ہیں۔ (صفحہ 317 جلد دوئم)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

-8 ضلع کچھی

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

کل آبادی 82,909 افراد

(جن میں سے 19,542 افراد ڈومکی، کھیری اور عمرانی علاقے کے لوگ ہیں۔ جن کو سبی ڈسٹرکٹ کا حصہ بتایا گیا ہے۔) (صفحہ 350 جلد دوئم)

ہندو 10,874
ہندو عورتیں 5,100
ہندو مرد 5,684 (صفحہ 373 جلد دوئم)

کل آبادی کے 87 فیصد افراد مسلمان ہیں جو سب سنی ہیں۔ (صفحہ 374 جلد دوئم)

نیابات میں اردو ذریعہ تحریر ہے۔ جبکہ قدیم آبادی کی زبان فارسی ہے۔ عام گفتگو جنکی اور بلوچی زبان میں کی جاتی ہے۔ بلوچ قبائل اور جٹ بلوچی زبان بولتے ہیں۔
بعض علاقوں میں سندھی اور سرائیکی زبان بھی بولی جاتی ہے۔

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

9- ضلع جھلاواں

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

کل آبادی	2,23,692 افراد
مرد	1,14,806
عورتیں	1,08,886
ہندو	381

(صفحہ 383 جلد دوئم)

اس علاقے میں سنی اکثریت میں ہیں۔ لیکن کچھ افراد ذکری مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ذکری مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کچھ تو ساجدی Sajdis اور کچھ محمد حسنی ہیں جو کہ مشکائے MASHKAE وادی میں رہتے ہیں۔ (صفحہ 426 جلد دوئم)

ملہاں بولی جانے والی زبانوں میں براہوی، مشرقی اور مغربی طرز کی بلوچی زبان، جدگلی اور لوری چتی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ (صفحہ 389 جلد دوئم)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

10- خاران

(1904ء کی مردم شماری کے مطابق)

ضلع کی کل آبادی 19215 افراد (صفحہ 477 جلد دوئم)

سب مسلمان اور سنی ہیں (صفحہ 502 جلد دوئم)

تین چوتھائی علاقے میں مغربی بلوچی زبان بولی جاتی ہے۔ باقی افراد براہوی بولتے ہیں۔ کچھ علاقوں میں پشتو اور فارسی بھی بولی جاتی ہے۔ ذریعہ خط و کتابت فارسی ہے سوائے ہندوؤں کے۔

(صفحہ 482 جلد دوئم)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

11- لسبیلہ

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

ریاست کی کل آبادی	56,109 افراد	
مسلمان	54,001	
عیسائی	39	
ہندو و سکھ	2,069	(صفحہ 446، 447 جلد دوئم)

کل آبادی میں صرف 385 افراد شیعہ ہیں۔ اور چند ذکری مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ باقی سب سنی ہیں۔

ذکری مذہب کے پیروکار آرمارا نبات ORMARA NIBAT میں رہتے ہیں۔ شیعہ افراد میں زیادہ تعداد خوجہ برادری کی ہے۔ جو میانی نبات میں 150 کی تعداد ہیں۔ اتھل میں 100، آرمارا میں 85 اور شہر لیاری میں 50 کی تعداد میں آباد ہیں۔ آغا خانی تعزیہ نہیں نکالتے جبکہ باقی شیعہ یہ رسم انجام دیتے ہیں۔ (صفحہ 465 جلد دوئم)

علاقے کے تین چوتھائی حصہ میں جو سندھی زبان بولی جاتی ہے اسے جدگلی کہتے ہیں۔ ماہی گیر مکرانی زبان بولتے ہیں۔ بیلا کے علاقہ میں رہائش پذیر براہوی کر دی زبانی بولتے ہیں۔ بلوچی زبان اورمارا اور نبات کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ ان زبانوں کے علاوہ براہوی اور جدگلی بھی چند علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ (صفحہ 450 جلد دوئم)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

ایک اور حوالہ:۔

ضلع کی کل آبادی	56,109 افراد
عیسائی	39
ہندو و سکھ	2,069
مسلمان	54,001

اس علاقے میں شیعہ خوجہ افراد کی تعداد 385 ہے۔ چند ایک ذکری ہیں اور باقی آبادی سنی ہے (صفحہ 45)

آبائی زبان سندھی ہے جبکہ جدگلی زبان تین چوتھائی علاقے میں بولی جاتی ہے۔ مکرانی بلوچی ماہی گیر بولتے ہیں۔ براہوی جسے کردی کہا جاتا ہے۔ بروہی افراد بولتے ہیں جو بیلہ میں مستقل رہائش رکھتے ہیں۔ (صفحہ 48)

Lasbela Text and Appendices 1907, Indus Publications Karachi 1983.

12- مکران

(1903ء کی مردم شماری کے مطابق)

ضلع کی کل آبادی 78,585 افراد (صفحہ 526 جلد دوئم)

خوجہ افراد جو لوٹیا کہلاتے ہیں ان کی کل آبادی 281 افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں سے گوادر میں 250، پسنی میں 26، اسائی میں 5 افراد ہیں۔ خوجہ افراد کا ہیڈ کوارٹر گوادر میں ہے جہاں یہ مستقل آباد ہیں۔ اور ان کا آبائی گھر کچ منڈوی بمبئی میں تھا جہاں سے یہ پانچ نسل پہلے آکر آباد ہوئے۔ یہ سب آغا خانی اور تجارت پیشہ ہیں۔ (صفحہ 563 جلد دوئم)

ہندوؤں کی تعداد 279 ہے۔ اور جن میں سے گوادر میں 200 افراد، پسنی میں 41، کلمات میں 5، کولوا میں 10، کچ وادی اور دشت میں 20، پنجگور میں 3 افراد آباد ہیں۔

کل آبادی سنی اور ذکری فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ذکری کل آبادی کا 50 فیصد ہیں۔ جبکہ بعض صرف 33 فیصد بتاتے ہیں۔ سنی آبادی نمازی کہلاتے ہیں۔ اور ذکری مہدی کے پیروکار ہیں۔ (صفحہ 566 جلد دوئم)

اس علاقے میں بلوچی، جدگلی اور لود چینی زبان بولی جاتی ہے۔ (صفحہ 530 جلد دوئم)

Baluchistan through Ages, Nisa Traders, Quetta, 1980

صوبہ سرحد

امپیریل گزیٹر آف انڈیا کے مطابق ایک جائزہ

(1891ء کی مردم شماری کے مطابق پانچ برطانوی مقبوضہ اضلاع کی آبادی 18,57,504 افراد پر مشتمل تھی۔ 1901ء میں یہ اضافہ 9.9 فیصد ریکارڈ کیا گیا) (صفحہ 29)

1901ء کی مردم شماری کے مطابق

آبادی کی تقسیم	کل آبادی	شہری	دیہاتی	
کل آبادی	21,25,480	2,69,905	18,55,575	(اس مردم شماری میں صوبے کے پانچ مقبوضہ اضلاع، کرم ایجنسی اور شیرانی علاقہ شامل تھے۔)
ٹوچی وادی	24,670			(1903ء کی مردم شماری کے مطابق)
صوبے کی کل آبادی	40,00,000			(تقریباً" بشمول مندرجہ بالا علاقے)

شہری آبادی	پشاور ☆	ڈی آئی خان	کوہاٹ	بنوں	چارسدہ
کل آبادی	95,147	31,737	30.762	14.291	19.354

☆ بشمول کنٹونمنٹ جس کی آبادی 21.804 ہے۔

☆☆ صوبہ میں 20 شہر اور 3.348 گاؤں شامل ہیں۔

صوبے کی لسانی تقسیم :- (صفحہ 32)

زبان	1891ء	1901ء
پشتو	10,05,195	11,42,869
مغربی پنجابی	1,72,412	5,81,713
پنجابی	6,49,449	3,00,587
گجراتی	--	53,021
مغربی ہندکی	15,131	16,775

آبادی کی مذہبی تقسیم :-

کل مسلمان آبادی	19,57,777	(92 %)
شیعہ آبادی	19,577	(1 %)

(کرم ایجنسی کے طوری اور بنگش قبائل کے کچھ افراد، تیراہ میں اورکزئی پٹھان اور شیرانی علاقے کے چند افراد شیعہ ہیں)

(صفحہ 33)

(Imperial Gazetteer of India, Provincial Series)

صوبہ سرحد کی آبادی کا ایک جائزہ (1868ء تا 1901ء)

آبادی	1868ء	1881ء	1891ء	1901ء	تفصیلات (1901ء)
ضلع ہزارہ	3,67,218	4,07,075	5,16,288	5,60,288	ایبٹ آباد، ہری پور، نواشہر اور بفہ کے شہری علاقے، نتھیا گلی، ڈونگا گلی، چھانگلا گلی
تحصیل ایبٹ آباد	--	--	--	1,94,632	کالاباغ چیزاگلی، اور گھوڑا ڈھاکہ کے علاقے
تحصیل ہری پور	--	--	--	1,51,638	مسلمان 95 فیصد سے زیادہ۔
تحصیل مانسہرہ	--	--	--	1,82,396	مسلمان 5,33,000، ہندو 23,000، سکھ 4,000
تناول				31,622	مغربی پنجابی یا ہندکی بولی جاتی ہے۔ پشتو کالا پہاڑ کے سرحدی علاقے میں . گوجر زیادہ تر گجراتی بولتے ہیں۔
ضلع بنوں	--	1,82,740	2,04,469	2,26,776	ضلع میں دو شہر اور 362 گاؤں ہیں۔
تحصیل بنوں	--	--	--	1,30,444	
تحصیل مروت	--	--	--	96,332	
ضلع ڈی آئی خان	--	2,03,741	2,99,844	2,47,857	3 شہر اور 409 دیہات ہیں۔
تحصیل ڈی آئی خان	--	--	--	1,44,337	
تحصیل کلاچی	--	--	--	55,053	
تحصیل ٹانک	--	--	--	48,467	
ضلع پشاور	--	5,99,452	7,11,795	7,88,707	سات شہر اور 793 گاؤں ہیں
تحصیل پشاور	--	--	--	2,48,060	
تحصیل چارسدہ	--	--	---	1,42,752	
تحصیل مردان	--	--	--	1,37,215	
تحصیل صوابی	--	--	--	1,44,513	
تحصیل نوشہرہ	--	--	--	1,16,163	

آبادی	1868ء	1881ء	1891ء	1901ء	تفصیلات (1901ء)
ضلع کوہاٹ	--	1,74,762	1,95,148	2,17,865	ایک شہر اور 298 دیہات ہیں
تحصیل کوہاٹ	--	--	--	79,601	
تحصیل تیری	--	--	--	94,363	
تحصیل ہنگو	--	--	--	43,901	
چترال ریاست	--	--	--	50,000	اکثریت سنی ہے۔ لٹ کہو میں مولائی (آغا خانی) آداگون اور تناسخ کے پیروکار کافر وغیرہ کی کچھ آبادی بھی ہے۔
دیر	--	--	--	1,00,000	دیر، کوہستان کا علاقہ، سنی العقیدہ ہیں
سوات	--	--	--	--	1,70,000 (20,000 توروال، گرہویز وغیرہ) اس کے علاوہ دیگر افراد بھی ہیں اور سب سنی العقیدہ ہیں۔
کرم ایجنسی	--	--	--	54,257	166 دیہات شامل ہیں، 44,000 افراد (81 فیصد) پٹھان نسل سے ہیں۔ قبیلہ طوری کے 12,000 اور بنگش 6,000 افراد، چمکنی، غلزئی، مینگل اور اورکزئی علاوہ ہیں۔

صوبہ بلوچستان

امپیریل گزیٹر آف انڈیا کے مطابق ایک جائزہ

(1901ء کی مردم شماری کے مطابق)

آبادی کی تقسیم	کل آبادی	مسلم	ہندو	عیسائی	سکھ	دیگر
صوبہ	8,10,746	7,65,368	38,158	4,026	2,972	222
مکران	78,000					مکران، خاران اور
خاران	19,600					مغربی سنجرانی میں
مغربی سنجرانی	6,000					مردم شماری 1903ء
کل آبادی	9,15,000					میں ہوئی۔

انتظامی تقسیم	رقبہ مربع میل	کل دیہات	کل آبادی	آدمی	عورتیں
(A) برطانوی مقبوضہ علاقے					
1- ژوب	9,626	245	69,718	39,637	30,081
2- لورالائی	7,999	400	67,864	37,823	30,041
3- کوئٹہ پشین	5,127	329	1,14,084	68,943	45,142
4- چاغی و مغربی سنجرانی	18,892	32	21,689	11,418	10,271
5- بولان	896	8	1,936	1,483	453
6- سبی	4,152	304	73,893	41,619	32,274
(B) ریاست قلات					
1- سراوان	4,339	298	65,549	36,366	29,183
2- کچھی	5,310	606	82,909	44,836	38,073
3- جھلوان	21,128	299	2,24,073	1,15,077	1,08,996
4- خاران	14,210	20	19,610	8,825	10,785
5- مکران	26,606	125	78,195	35,128	43,007
(C) لس بیلہ ریاست	6,441	139	56,109	29,718	26,391
(D) مری علاقہ	3,268	5	20,391	11,491	8,900
(E) بگٹی علاقہ	3,861	3	18,528	10,266	8,262
کل آبادی	1,31,855	2,813	9,14,551	4,92,692	4,21,859

صوبہ بلوچستان کی آبادی کا ایک جائزہ (1901ء)

ضلع -	تحصیل	رقبہ مربع میل	شہر	دیہات	کل آبادی
ژوب	قلعہ سیف اللہ	2,768	--	60	19,229
	ہندو باغ	3,275	--	76	15,777
	فورٹ سنڈیمن	3,583	1	109	34,712
	میزان	9,626	1	245	69,718
لورالائی	موسیٰ خیل	2,213	--	55	15,537
	برخان	1,317	--	114	14,922
	ڈوکی	1,951	--	66	12,363
	سنجاوی (سب تحصیل)	446	--	37	6,866
	بوری	2,072	1	128	18,174
	میزان	7,999	1	400	67,864
کوئٹہ، پشین	چمن	1,236	1	4	16,437
	پشین	2,717	1	271	51,753
	کوئٹہ	540	1	47	44,835
	شورادو	634	--	7	1,062
	میزان	5,127	3	329	1,14,087
چاغی	نوشکی	2,202	--	10	10,756
	چاغی (سب تحصیل)	7,283	--	22	4,933
	مغربی سنجرانی	9407	--	--	1903ء میں مردم شماری ہوئی
	میزان	18,892	--	32	15,689
سبی	کوہلو	362	--	9	1,743
	سبی	1,343	1	32	20,526
	شارگ	1,595	--	93	16,573
	نصیر آباد	852	--	170	35,713
	میزان	4,152	1	304	74,555

Imperial Gazetteer of India Calcutta 1908.

Vintage Books 1991. Provinical Series Baluchistan.

جموں اور کشمیر

امپیریل گزیٹر آف جموں اینڈ کشمیر

1891ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 25,43,952 افراد
1901ء کی مردم شماری کے مطابق کل آبادی 29,05,578 افراد

ضلع	کل آبادی	مذہبی تقسیم (1901ء)
جموں	3,44,018	مسلمان 21,54,695، ہندو 6,89,073، سکھ 2,58,228، بدھ 35,047 افراد
اودھم پور	2,84,048	
بھمبر	4,00,229	ہندو جموں میں 50 فیصد سے کم، کشمیر میں 5.24 فیصد،
جسروتا	1,54,213	اور سرحدی علاقوں میں 0.97 فیصد
پونچھ	3,38,799	کشمیر میں مسلمان 10,83,766، ہندو 60,682، سکھ 12,637
بھدروا		اور جموں میں ہندوؤں کی تعداد 6,26,177 افراد۔
میزان صوبہ جموں	15,21,307	لداخ میں 30,216 بدھ اور مشہور شہرلیہ ہے۔
خاص	9,89,196	لداخ میں کل 463 گاؤں جن میں صرف ایک گاؤں چاہ کوٹ
مظفر آباد	1,68,198	میں شیعہ آباد تھے۔ بلتستان میں شیعہ اکثریت تھی۔
میزان صوبہ کشمیر	11,57,394	1901ء میں گلگت کی آبادی 60,885 اور 264 دیہات شامل تھے۔
لداخ	1,65,992	استور کی آبادی میں 67 فیصد سنی اور باقی یا تو شیعہ یا کسی
گلگت	60,885	اور مذہب کے پیروکار۔ جبکہ گلگت میں آبادی کی اکثریت شیعہ تھی۔
میزان سرحدی علاقے	2,90,578	ہنزہ میں آغا خانی زیادہ تھے۔ نگر میں شیعہ آبادی زیادہ تھی۔
		سری نگر میں 94,021 مسلمان اور 27,873 ہندو آباد تھے۔
		1901ء میں سری نگر کی آبادی 1,22.618 افراد تھی۔
		صرف مذکورہ شیعہ آبادی کے علاوہ تمام مسلمان سنی تھے۔

آبادی کی لسانی تقسیم:-

کشمیری زبان	34 فیصد	پنجابی	30 فیصد
ڈوگری	15 فیصد		

Imperial Gazetter of Jammu & Kashmir

1890ء کی مردم شماری میں مسلمانوں کی مذہبی بنیاد پر مردم شماری نہیں ہوئی تھی۔ لیکن شیعہ کل مسلمان آبادی کے 5 فیصد کے قریب تھے۔ شیعہ سب سے زیادہ زادی بل وارڈ سری نگر کے علاقے میں اور اس کے علاوہ کا مراج (بار امولا ضلع) میں کچھ آباد تھے۔

The Valley of Kashmir, Lawrance walter (1895)

Ritual & Religion among Muslims of sub Continent,Imtiaz Ahmed.

1981ء کی مردم شماری کے مطابق مقبوضہ جموں اور کشمیر کی آبادی 59,80,000 تھی۔ جس میں 14 اضلاع شامل تھے۔

پاکستان کے بارہ بڑے شہروں کی آبادی

1931ء سے 1981ء تک

شہر کا نام	1931ء	1941ء	1951ء	1961ء	1972ء	1981ء
کراچی	2,64,000	3,87,000	1068,000	19,13,000	35,15,000	52,08,000
لاہور	4,30,000	6,72,000	8,49,000	12,96,000	21,70,000	29,53,000
فیصل آباد	43,000	70,000	1,79,000	4,25,000	8,23,000	11,04,000
راولپنڈی	1,19,000	1,85,000	2,37,000	3,40,000	6,15,000	7,95,000
حیدر آباد	1,02,000	1,35,000	2,42,000	4,35,000	6,29,000	7,52,000
ملتان	1,19,000	1,43,000	1,90,000	3,58,000	5,39,000	7,32,000
گوجرانوالہ	59,000	85,000	1,21,000	1,96,000	3,24,000	6,01,000
پشاور	1,22,000	1,73,000	1,51,000	2,18,000	2,73,000	5,66,000
سیالکوٹ	1,01,000	1,39,000	1,56,000	1,67,000	2,04,000	3,02,000
سرگودھا	27,000	36,000	78,000	1,29,000	2,00,000	2,91,000
کوئٹہ	60,000	64,000	84,000	1,07,000	1,58,000	2,86,000
اسلام آباد	--	--	--	--	77,000	2,04,000
کل آبادی	14,46,000	20,89,000	33,55,000	55,84,000	95,27,000	1,37,94,000
فیصد اضافہ	--	44 فیصد	61 فیصد	66 فیصد	71 فیصد	45 فیصد

Page 17, The State Population in Pakistan,

National Institute of Population Studies, 1988, Islamabad.

پاکستان اور بھارت کے درمیان آبادی کا تبادلہ اور نقل مکانی

برصغیر میں آبادی کا ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کا رجحان تو بہت پرانا ہے۔ لیکن اسے سب سے پہلے سن 1901ء میں ریکارڈ کیا گیا۔

نقل مکانی کی سب سے زیادہ شرح تقسیم ہند کے وقت سامنے آئی' سن 1941ء اور سن 1951ء کی مردم شماری کی روشنی میں پاکستان میں نقل مکانی کر کے آنے والے مہاجرین کی تعداد 65 لاکھ تھی۔ اور بھارت جانے والے افراد کی تعداد 47 لاکھ تھی۔ اس حساب سے پاکستان کی آبادی میں 18 لاکھ افراد کا اضافہ ہوا۔

نقل مکانی کرنے والے مہاجرین کی 89 فیصد آبادی' پنجاب' مقبوضہ کشمیر' دہلی' راجپوتانہ کے علاقوں سے آ کر پاکستان میں آباد ہوئی۔ نقل مکانی کرنے والی آبادی 81 فیصد پنجاب میں اور 18 فیصد سندھ میں آباد ہوئی۔ اور سب سے زیادہ متاثر کراچی' حیدر آباد' سکھر' لاہور' فیصل آباد' گوجرانوالہ' ملتان' راولپنڈی' پشاور اور کوئٹہ کے علاقے ہوئے۔ جس کی اہم وجہ ان شہروں کی زیادہ آبادی اور ان شہروں کے ریلوے اور سڑکوں سے ملا ہونا تھا۔ بھارت سے پاکستان آنے والے دیہی مہاجرین نے بھی شہروں میں پناہ لی۔ سن 1981ء کی مردم شماری کے مطابق 40 لاکھ مزید افراد نقل مکانی کر کے پاکستان آئے۔ خاص طور پر بھارت اور بنگلہ دیش سے :

بھارت سے پاکستان ہجرت کرنے والی آبادی (اہم نکات)

(1) بھارت سے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد 72,26,600 افراد (بعض حوالوں نے یہ تعداد ایک کروڑ اور بعض نے صرف ساٹھ لاکھ بتائی ہے) حکومت پاکستان کے اعداد و شمار۔

(2) مشرقی پاکستان میں ہجرت کرنے والے کل 6,99,100 افراد نے پناہ حاصل کی۔

(3) مغربی پاکستان میں ہجرت کرنے والے کل 65,27,500 افراد نے پناہ حاصل کی۔

(4) مشرقی پنجاب سے ہجرت کرنے والے 97.4 فیصد افراد نے مغربی پنجاب میں پناہ حاصل کی۔

(5) بہار، مغربی بنگال اور اڑیسہ سے ہجرت کرنے والے 95.9 فیصد مسلمانوں نے مشرقی بنگال میں پناہ حاصل کی۔

(6) یو پی اور دہلی سے ہجرت کرنے والے 95.5 فیصد افراد نے کراچی، سندھ کے علاوہ پنجاب میں بھی پناہ حاصل کی۔

(7) بھوپال اور حیدر آباد دکن سے ہجرت کرنے والے 97.2 فیصد افراد نے کراچی میں پناہ حاصل کی۔

(8) مدراس اور میسور سے ہجرت کرنے والے 94.2 فیصد اور بمبئی و گجرات سے 98.9 فیصد افراد نے مغربی پاکستان میں پناہ حاصل کی۔

(9) بہار، مغربی بنگال اور اڑیسہ سے 7,01,300 افراد، یو پی اور دہلی سے 4,64,200 افراد، گجرات اور بمبئی سے 1,60,400 افراد، مدھیا پردیش (بھوپال) اور اندھرا پردیش (حیدر آباد دکن) سے 95,200، اور مدراس اور میسور سے 18,000 افراد نے ہجرت کی۔ جن کی تفصیل اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(10) صرف مغربی پنجاب میں کل 73.1 فیصد مہاجرین نے پناہ حاصل کی۔

(11) کراچی میں 8.5 فیصد مہاجرین نے پناہ حاصل کی۔

(12) سندھ میں 7.6 فیصد مہاجرین نے پناہ حاصل کی۔

(13) سرحد میں 0.7 فیصد مہاجرین نے پناہ حاصل کی۔

(14) بلوچستان میں 0.4 فیصد مہاجرین نے پناہ حاصل کی۔

1- State of Population in Pakistan, National Institute of Population Studies Islamabad, 1988. (Page 21)

2- The Musalmaans of the Sub-Continent, by Zafar Imam, Jan 1980, Vanguard Book, Lahore.

بھارت سے 48-1947ء میں مسلم آبادی کی ہجرت

(بھارتی علاقوں سے ہجرت اور پاکستانی علاقوں میں آباد ہونے والی مسلمان آبادی کا جائزہ)

-1 یو پی اور دہلی سے 4,64,200 افراد نے ہجرت کی۔

مشرقی بنگال	20,900	پنجاب	1,05,500
بلوچستان	6,300	سندھ	1,16,900
کراچی	1,97,600	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	17,100	میں آباد ہوئے	4,64,200

-2 آسام، مغربی بنگال، اڑیسہ، بہار سے 7,01,300 افراد نے ہجرت کی

مشرقی بنگال	6,70,700	پنجاب	5,600
بلوچستان	300	سندھ	4,300
کراچی	19,900	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	500	میں آباد ہوئے	7,01,300

-3 مدراس اور میسور سے 18,000 افراد نے ہجرت کی

مشرقی بنگال	1,000	پنجاب	800
بلوچستان	300	سندھ	4,700
کراچی	11,100	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	100	میں آباد ہوئے	18,000

-4 گجرات، مہاراشٹر سے 1,60,400 افراد نے ہجرت کی

مشرقی بنگال	1,900	پنجاب	5,400
بلوچستان	1,500	سندھ	32,100
کراچی	1,19,100	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	400	میں آباد ہوئے	1,60,400

-5 مدھیا پردیش، آندھرا پردیش سے 95,200 افراد نے ہجرت کی

مشرقی بنگال	2,700	پنجاب	17,200
بلوچستان	3,000	سندھ	21,000
کراچی	49,600	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	1,700	میں آباد ہوئے	95,200

-6 پنجاب، راجھستان سے 57,85,100 افراد نے ہجرت کی

مشرقی بنگال	2,000	پنجاب	51,46,700
بلوچستان	16,500	سندھ	37,70,900
کراچی	2,17,600	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	31,400	میں آباد ہوئے	57,85,100

-7 دیگر علاقوں سے 2,400 افراد نے ہجرت کی

مشرقی بنگال	--	پنجاب	--
بلوچستان	--	سندھ	400
کراچی	2,000	کل افراد جو پاکستان	
سرحد	--	میں آباد ہوئے	2,400

(بھارت سے کل 72,26,600 افراد نے ہجرت کی اور پاکستان کے مندرجہ بالا علاقوں میں آباد ہوئے)

بھارت سے ہجرت کے بعد پاکستان

میں آباد ہونے والی مسلم آبادی کا اقتصادی جائزہ

صوبے و ریاستیں	کل آبادی	خود کفیل سولین لیبر فورس زراعت پیشہ	خود کفیل سولین لیبر فورس غیرزراعت پیشہ	علاوہ ☆ سول لیبر فورس	زیر کفالت افراد
پاکستان	72,26,584	13,01,324	11,08,908	64,915	47,51,347
صوبہ بلوچستان اور ریاستیں	27,988	1,251	8,943	3,010	14,784
(i) اضلاع	27,610	1,241	8,797	3,005	14,567
(ii) ریاست	378	10	146	5	217
صوبہ مشرقی بنگال	6,99,079	1,09,386	1,00,918	3,266	4,85,509
کراچی	6,16,906	1,790	2,17,733	5,369	3,92,014
صوبہ سرحد	51,126	7,838	7,693	4,360	31,235
پنجاب اور بہاولپور سٹیٹ	52,81,194	11,22,782	6,43,591	45,438	34,69,383
(i) اضلاع	49,08,328	10,42,301	5,92,622	43,218	32,30,187
(ii) بہاولپور	3,72,866	80,481	50,969	2,220	2,39,196
سندھ اور خیرپور	5,50,291	58,277	1,30,120	3,472	3,58,422
(i) اضلاع	5,40,273	57,215	1,28,279	3,259	3,51,525
(ii) خیرپور	10,013	1,062	1,841	213	6,897

☆ وہ افراد جو سول لیبر فورس میں شامل نہیں۔

(حوالہ مردم شماری پاکستان 1951ء)

Musalmans of subcontinent, (Page 77)

1901ء سے 1951ء تک ہندوپاکستان کی آبادی

سال مردم شماری	کل ہند آبادی	کل ہند آبادی شرح اضافہ	مسلم آبادی	مسلم آبادی شرح اضافہ
1901ء	28,38,67,000	--	6,21,18,000	--
1911ء	30,30,04,000	6.31 فیصد	6,78,35,000	8.42 فیصد
1921ء	30,57,26,000	0.89 فیصد	7,10,05,000	4.46 فیصد
1931ء	33,76,75,000	9.46 فیصد	7,93,05,000	10.46 فیصد
1941ء	38,89,98,000	13.19 فیصد	9,44,46,000	16.03 فیصد
1951ء	43,28,42,000	10.12 فیصد	10,21,40,000	7.53 فیصد

1901ء سے 1994ء تک پاکستان کی آبادی (مشرقی بنگال کے علاوہ)

سال	کل آبادی	سالانہ فیصد اضافہ
1901ء	1,65,76,000	--
1911ء	1,93,82,000	0.6
1921ء	2,11,09,000	0.8
1931ء	2,35,54,000	1.1
1941ء	2,82,82,000	1.9
1947ء	3,25,00,000	1.8
1951ء	3,37,40,000	1.8
1961ء	4,28,80,000	2.4
1972ء	6,53,09,000	3.6
1981ء	8,42,54,000	3.1
1991ء	11,50,00,000	3.1 (تخمینہ)
1994ء	12,62,95,000	2.9 (تخمینہ)

Population Growth + Socio Econimic Implications

Daily Muslim 17-3-95 by Dr.Abdul Hakim.

برصغیر کی صوبہ وار شیعہ آبادی

(1921ء کی مردم شماری کے مطابق)

نمبر شمار	صوبہ	شیعہ آبادی	حوالہ مردم شماری رپورٹ 1921ء جلد نمبر	شمارہ	صفحہ
(1)	بلوچستان	3,739	4	1	48
(2)	سرحد	80,200	4	1	84-87
(3)	پنجاب و دہلی	2,59,351	15	1	176
(4)	بمبئی و سندھ	1,44,427	8	1	16 ضمیمہ ف
(5)	یو - پی ☆	1,71,523	--	--	--
(6)	آسام	434	3	1	53
(7)	بنگال	2,580	5	1	161
(8)	سی پی وبرار	11,640	11	2	35
(9)	مدراس	54,114	13	1	59
	کل شیعہ آبادی	7,28,008			

☆ یو - پی کی 1911ء کی شیعہ آبادی کی بنیاد پر 1921ء کی آبادی کا تخمینہ جبکہ 1911ء میں شیعہ آبادی 1,72,456 تھی۔

(مردم شماری رپورٹ 1911ء جلد 15 حصہ اول صفحہ 158)

1921ء میں کل مسلمان آبادی	7,10,05,000
1921 میں کل شیعہ آبادی	7,28,008
1921 میں برصغیر کی کل آبادی	30,57,26,000

(بحوالہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک جون 1992ء)

1951ء تا 1981ء تک مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی

(اور اضلاع کی تعداد)

		1951ء	1961ء	1972ء	1981ء	1995ء
پاکستان	--	3,38,16,555	4,29,78,261	6,53,20,939	8,42,53,644	
"	کل اضلاع	43	45	51	65	95
صوبہ سرحد	--	45,71,120	57,52,432	83,92,323	1,10,61,328	--
	کل اضلاع	6	6	10	12	20
فاٹا	--	13,36,785	18,47,195	24,91,230	21,98,547	--
	کل اضلاع	--	2	3	--	--
پنجاب	--	2,05,56,800	2,54,99,876	3.76.11.668	4,72,92,441	--
	کل اضلاع	18	19	19	21	32
سندھ	--	60,54,474	83,74,032	1.41.58.279	1,90,28,666	--
	کل اضلاع	10	11	11	15	19
بلوچستان	--	11,87,036	13,85,165	24.32.516	43,32,376	--
	کل اضلاع	9	9	10	16	24
اسلام آباد	--	--	--	2.34.923	3,40,286	--
	کل اضلاع	--	--	1	1	1

i. 1981ء کے بعد مردم شماری نہیں ہوئی۔ البتہ نئے اضلاع کو 1995ء تک شامل کر لیا گیا ہے۔

ii. مندرجہ بالا آبادی میں غیر ملکی قومیت کے افراد شامل ہیں۔ سوائے غیر ملکی سفارت کاروں اور ان کے اہل خاندان کے۔

1951ء تا 1981ء تک پاکستانی اضلاع کی آبادی

(1995ء تک نئے اضلاع اور ان کی آبادی)

صوبہ سرحد

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	1951ء	1961ء	1972ء	1981ء	1981ء کی بنیاد پر نئے اضلاع 1992ء تک
-1	مالاکنڈ	چترال	1,06,000	1,13,000	1,59,000	2,09,000	2,08,560
-2		دیر	1,49,000	3,85,000	5,29,000	7,67,000	7,67,409
-3		سوات	5,01,000	5,90,000	8,88,000	12,33,000	9,67,484
-4		بونیر	--	--	--	--	2,65,517
-5		مالاکنڈ	90,000	1,34,000	1,86,000	2,58,000	2,57,797
-6	ہزارہ	کوہستان	--	--	2,05,000	4,65,000	4,65,237
-7		مانسہرہ	7,35,000	7,71,000	8,89,000	10,67,000	11,09,354
-8		ایبٹ آباد	5,74,000	6,50,000	9,79,000	11,69,000	6,47,635
-9		ہری پور	--	--	--	--	4,79,031
-10	پشاور	پشاور	9,03,000	11,74,000	17,31,000	22,82,000	10,84,347
-11		چارسدہ	--	--	--	--	6,30,811
-12		نوشہرہ	--	--	--	--	5,66,594
-13	مردان	مردان	6,32,000	8,16,000	12,04,000	15,07,000	8,81,465
-14		صوابی	--	--	--	--	6,25,035
-15	کوہاٹ	کوہاٹ	3,01,000	3,82,000	5,81,000	7,59,000	5,09,091
-16		کرک	--	--	--	--	2,49,681
-17	بنوں	بنوں	3,07,000	3,77,000	5,67,000	7,11,000	4,23,018
-18		لکی	--	--	--	--	2,87,768
-19	ڈی آئی خان	ڈی آئی خان	2,91,000	3,62,000	4,74,000	6,35,000	4,94,432
-20		ٹانک	--	--	--	--	1,41,062

فاٹا

نمبر شمار	ضلع	1951ء	1961ء	1972ء	1981ء	1981ء کی بنیاد پر نئے اضلاع 1992 تک
-1	باجوڑ ایجنسی	3,20,985	2,80,200	3,64.050	2,89,206	2,89,206
-2	مہمند "	1,29,300	2,94,215	3,82,922	1,63,933	1,63,933
-3	خیبر "	2,16,622	3,01,319	3,78,032	2,84,256	2,84,256
-4	کرم "	1,58,420	2,00,512	2,79,998	2,94,362	2,94,362
-5	اورکزئی "	--	2,09,616	2,83,557	3,58,751	3,58,751
-6	شمالی وزیرستان "	1,28,235	1,59,470	2,50,663	2,38,910	2,38,910
-7	جنوبی " "	1,35,784	2,35,442	3,07,514	3,09,454	3,09,454
-8	قبائلی علاقہ پشاور	34,250	43,285	60,132	37,061	37,061
-9	" کوہاٹ	1,33,607	39,875	44,042	57,245	57,245
-10	" بنوں	26,913	52,762	63,882	79,362	79,362
-11	" ڈی آئی خان	47,889	30,449	76,438	86,007	86,007
	کل آبادی					21,98,547

صوبہ پنجاب

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	1951ء	1961ء	1972ء	1981ء	1981ء کی بنیاد پر نئے اضلاع 1992 تک
-1	راولپنڈی	اٹک	6,30,000	7,02,000	9,82,000	11,44,000	8,80,497
-2		راولپنڈی	8,74,000	10,87,000	17,48,000	21,21,000	21,21,450
-3		جہلم	6,82,000	7,50,000	10,52,000	11,67,000	6,59,012
-4		چکوال	--	--	--	--	7,71,770
-5	سرگودھا	سرگودھا	11,63,000	14,72,000	21,01,000	25,53,000	19,07,085
-6		بھکر	--	--	--	--	6,65,884
-7		خوشاب	--	--	--	--	6,46,130
-8		میانوالی	5,50,000	7,50,000	10,96,000	13,77,000	7,11,529

1981ء کی بنیاد پر نئے اضلاع 1992ء تک	1981ء	1972ء	1961ء	1951ء	ضلع	ڈویژن	نمبر شمار
35.61.909	46.89,000	42,42.000	26.85,000	21,53,000	فیصل آباد	فیصل آباد	-9
19.78,263	19.78,000	15,61,000	10,80,000	8,77,000	جھنگ		-10
11.27.253	--	--	--	--	ٹوبہ ٹیک سنگھ		-11
26,75,937	26,76,000	20,60,000	12,93,000	10,47,000	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ	-12
22.54,699	22,55,000	18,99,000	13,29,000	11,59,000	گجرات		-13
18,02,505	27,11,000	23,44,000	15,98,000	14,74,000	سیالکوٹ		-14
9,08,977	--	--	--	--	نارووال		-15
35,44,942	35,45,000	25,88,000	16,27,000	11,35,000	لاہور	لاہور	-16
15,28,002	15,28,000	11,86,000	8,54,000	7,60,000	قصور		-17
14,86,986	--	--	--	--	اوکاڑہ		-18
21,10,428	21,10,000	16,57,000	10,81,000	9,23,000	شیخوپورہ		-19
13,28,808	13,29,000	10,27,000	7,04,000	5,59,000	وہاڑی	ملتان	-20
16,87,595	36,12,000	26,84,000	20,12,000	17,15,000	ساہیوال		-21
4,37,554	--	--	--	--	پاک پتن		-22
19,70,075	40,80,000	31,33,000	21,23,000	16,50,000	ملتان		-23
13,69,766	--	--	--	--	خانیوال		-24
7,39,912	--	--	--	--	لودھراں		-25
9,43,663	15,83,000	11,42,000	7,86,000	6,31,000	ڈیرہ غازی خان	ڈیرہ غازیخان	-26
6,38,921	--	--	--	--	راجن پور		-27
6,66,517	--	--	--	--	لیہ		-28
14,97,736	21,64,000	15,65,000	9,91,000	7,51,000	مظفر گڑھ		-29
14,53,438	14,53,000	10,71,000	7,36,000	5,28,000	بہاولپور	بہاولپور	-30
13,73,747	13,74,000	10,74,000	8,24,000	6,31,000	بہاولنگر		-31
18,41,451	18,41,000	13,99,000	10,16,000	6,65,000	رحیم یار خان		-32

وفاقی دارالحکومت

3,40,286	3,40,000	2,35,000	1,20,000	94,000	اسلام آباد	اسلام آباد	-1

صوبہ بلوچستان

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	1951ء	1961ء	1972ء	1981ء	1981ء کی بنیاد پر نئے اضلاع 1992 تک
-1	کوئٹہ	کوئٹہ	1,09,000	1,45,000	2,54,000	3,82,000	3,81,566
-2		پشین	1,04,000	1,28,000	2,51,000	3,79,000	3,78,597
-3		چاغی	37,000	42,000	65,000	1,20,000	1,20,455
-4	لورالائی	لورالائی	97,000	1,26,000	1,88,000	3,88,000	2,35,038
-5	(ژوب)	موسیٰ خیل	--	--	--	--	91,174
-6		برکھان	--	--	--	--	61,686
-7		قلعہ سیف اللہ	--	--	--	--	1,38,427
-8		ژوب	65,000	91,000	1,72,000	3,62,000	2,23,220
-9	سبی	سبی	58,000	65,000	1,07,000	1,31,000	98,482
-10		زیارت	--	--	--	--	32,196
-11		کوہلو	63,000	62,000	1,08,000	1,75,000	71,269
-12		ڈیرہ بگتی	--	--	--	--	1,03,821
-13	نصیر آباد	نصیر آباد	92,000	1,23,000	2,24,000	3,94,000	1,29,112
-14		جعفر آباد	--	--	--	--	2,65,342
-15		جھل مگسی	--	--	--	--	68,092
-16		کچھی	1,31,000	1,64,000	2,21,000	3,05,000	--
-17		بولان	--	--	--	--	2,37,123
-18	قلات	قلات	55,000	65,000	1,47,000	3,41,000	2,09,149
-19		مستونگ	--	--	--	--	1,32,044
-20		خضدار	1,05,000	1,04,000	1,98,000	3,87,000	3,66,802
-21		خاران	49,000	39,000	77,000	1,28,000	1,28,040
-22		لسبیلہ	68,000	83,000	1,25,000	1,88,000	1,88,139
-23	مکران	تربت	80,000	71,000	1,48,000	3,79,000	3,79,467
-24		گوادر	44,000	50,000	91,000	1,12,000	1,12,385
-25		پنجگور	30,000	28,000	57,000	1,61,000	1,60,750

صوبہ سندھ

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	1951ء	1961ء	1972ء	1981ء	1981ء کی بنیاد پر نئے اضلاع 1992 تک
-1	سکھر	خیرپور	3,47,000	5,00,000	7,25,000	9,81,000	9,81,190
-2		سکھر	3,92,000	4,86,000	8,47,000	10,98,000	10,98,240
-3		نواب شاہ	4,91,000	6,92,000	13,54,000	16,47,000	8,02,230
-4		نوشہروفیروز	--	--	--	--	8,32,941
-5	لاڑکانہ	جیکب آباد	3,45,000	4,27,000	7,09,000	10,12,000	10,12,476
-6		شکارپور	3,13,000	3,23,000	5,38,000	6,20,000	6,19,576
-7		لاڑکانہ	5,02,000	6,05,000	9,21,000	11,39,000	11,38,580
-8	حیدر آباد	دادو	4,17,000	4,85,000	8,06,000	10,77,000	10,84,408
-8		حیدر آباد	6,41,000	9,54,000	16,56,000	20,54,000	20,30,771
-10		بدین	2,56,000	3,34,000	6,07,000	7,77,000	7,76,614
-11		سانگھڑ	3,22,000	4,30,000	6,93,000	9,23,000	9,70,988
-12		میرپور خاص	--	--	--	--	9,04,216
-13		تھر	6,05,000	7,29,000	10,16,000	15,02,000	5,77,413
-14		ٹھٹھہ	2,86,000	3,60,000	6,76,000	7,61,000	7,61,039
-15	کراچی	کراچی ایسٹ	--	--	--	--	18,85,443
-16		کراچی ویسٹ	--	--	--	--	9,31,479
-17		کراچی ساؤتھ	--	--	--	--	12,64,060
-18		کراچی سنٹرل	--	--	--	--	13,57,002
-19		ملیر	--	--	--	--	(1995ء میں بنا)
	کراچی کی کل آبادی		11,38,000	20,49,000	36,09,000	54,38,000	--

(i) مندرجہ بالا آبادی میں غیر ملکی قومیت کے افراد شامل ہیں۔ سوائے غیر ملکی سفارت کار اور ان کے اہل خاندان کے۔

Source :-

(i) Hand Book of Population Census Data, Dec. 1985.

(ii) Ham Log, July-Dec. 1992, Population Census organization of Pakistan Islamabad.

پاکستان میں آباد مختلف مذاہب کی آبادی

(1981ء کی مردی شماری کے مطابق)

	پاکستان	سرحد	فاٹا	پنجاب	سندھ	بلوچستان	اسلام آباد
تمام مذاہب	8,42,53,644	1,10,61,328	21,98,547	4,72,92,441	1,90,28,666	43,32,376	3,40,286
مسلم فیصد	96.67	99.48	99.63	97.50	92.26	98.27	97.32
غیر مسلم "	3.33	0.52	0.37	2.50	7.74	1.73	2.68
احمدی	1,04,244	11,360	973	63,694	21,210	5,824	1,183
عیسائی	13,10,426	38,583	5,931	10,61,037	1,76,898	20,131	7,846
ہندو	12,76,116	4,428	825	29,268	12,21,961	19,598	36
پارسی	7,007	459	3	1,766	4,305	439	35
سکھ	2,146	324	405	832	393	189	3
بدھ	2,639	58	--	756	1,714	106	5
دیگر	1,01,009	2,179	2	24,883	45,473	28,461	11

(1972ء کی مردم شماری کے مطابق)

	پاکستان	سرحد	فاٹا	پنجاب	سندھ	بلوچستان	اسلام آباد
تمام مذاہب	6,24,61,883	80,32,324	--	3,76,10,159	1,41,55,909	24,28,678	2,34,813
مسلم فیصد	96.75	99.58	--	97.34	93.34	98.07	98.64
غیر مسلم "	3.25	0.42	--	2.66	6.66	1.93	1.36
ہندو کاسٹ	2,96,837	2,162	--	6.569	2.71.530	16.501	75
شیڈول کاسٹ	6,03,369	2,852	--	54.836	5.43.922	1.722	37
عیسائی	9,07,861	12,828	--	7.86.494	95.777	5,807	2.955
بدھ	4,318	77	--	1.386	2.736	61	58
پارسی	9,589	39	--	375	8.923	173	79
دیگر	2,05,250	16,134	--	1.49.991	20.521	18.604	--

(1972ء کے مندرجہ بالا ٹیبل میں فاٹا' کوہستان کا ہزارہ ڈویژن والا علاقہ اور پاٹا PATA جو کہ مانسہرہ ضلع سے ملحق ہے شامل نہیں ہے۔ جہاں خصوصی مردم شمار کے شیڈول استعمال کئے گئے ہیں۔)

پاکستان میں مختلف زبانیں بولنے والے گھرانے

1981ء کی مردی شماری کے مطابق (فیصد)

زبان	پاکستان	سرحد	فاٹا	پنجاب	سندھ	بلوچستان	اسلام آباد
کل گھرانے	1,25,61,877	16,10,022	2,63,712	73.25.485	27.14.420	5,89,866	58.372
اردو	7.60	0.83	0.02	4.27	22.64	1.37	11.23
پنجابی	48.17	1.10	0.10	78.68	7.69	2.24	81.72
پشتو	13.15	68.30	99.70	0.76	3.06	25.07	4.16
سندھی	11.77	0.05	0.05	0.08	52.40	8.29	0.18
بلوچی	3.02	0.04	0.01	0.57	4.51	36.31	0.16
براہوی	1.21	0.01	--	0.01	1.08	20.68	0.01
ہندکو	2.43	18.13	0.02	0.04	0.35	0.13	0.60
سرائیکی	9.84	3.95	--	14.90	2.29	3.08	0.10
دیگر	2.81	7.59	0.09	0.70	5.97	2.82	1.83

پاکستان کے شہری علاقوں میں یہ تقسیم (فیصد)

زبان	پاکستان	سرحد	فاٹا	پنجاب	سندھ	بلوچستان	اسلام آباد
کل گھرانے	34,15,097	2,32,638	--	18.88.483	11.69.647	88.646	35.683
اردو	24.40	4.81	--	12.08	49.68	7.42	17.73
پنجابی	49.92	5.84	--	80.12	12.05	12.67	73.07
پشتو	8.04	66.27	--	1.08	6.48	24.64	6.11
سندھی	6.43	0.03	--	0.02	18.28	5.73	0.29
بلوچی	1.74	0.01	--	0.08	3.03	25.20	0.26
براہوی	0.45	0.03	--	0.01	0.30	13.05	--
ہندکو	1.53	18.02	--	0.04	0.74	0.84	0.96
سرائیکی	4.12	4.37	--	6.28	0.77	3.34	0.16
دیگر	3.37	0.60	--	0.30	8.65	7.10	1.42

(پاکستان کی آبادی کے بارے میں تمام حقائق حکومت پاکستان کے محکمہ مردم شماری کی مختلف رپورٹس پر مبنی، جو اسلام آباد سے شائع ہوئی ہیں۔)

پاکستان میں ہونے والی مردم شماری پر اعتراضات

1951ء کی مردم شماری کے وقت ملکی حالات ایسے تھے کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے چند ہی سال گزرے تھے۔ اور اس سے پہلے مردم شماری کا ایسا مربوط نظام موجود تھا کہ اس پر اعتراضات نہ ہونے کے برابر تھے۔ لیکن اس کے بعد مردم شماری کا سسٹم شدید اعتراضات اور تنقید کا نشانہ بنا۔ 1961ء کی مردم شماری بھی سیاسی مصلحتوں سے بالاتر دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ اس پر بھی ماہرین نے زیادہ اعتراضات نہیں کئے۔ زیادہ اعتراضات 1972ء اور 1981ء کی مردم شماری پر ہوئے۔ اس کے بعد وطن عزیز کی بدنصیبی کہ یہاں آج 1995 تک مردم شماری منعقد نہ ہو سکی۔ تحفظات اور خدشات بڑھتے جا رہے ہیں۔ صوبوں میں بھی کھنچاؤ کی کیفیت نمایاں ہے۔ کیونکہ دونوں سابقہ مردم شماریوں کو شفاف نہیں سمجھا جاتا۔ اس سلسلہ میں اعتراضات بظاہر اعداد وشمار کی روشنی میں سنجیدہ ہی دکھائی دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے حکومت نے ان اعتراضات کا جواب بھی دیا ہو۔ لیکن پچھلے چوہ سالوں سے جس مردم شماری پر قومی منصوبہ بندی کی عمارت کھڑی ہے جب وہ ہی اعتراضات کی زد میں ہے تو منصوبہ بندی کی کیا حیثیت ہو گی۔ پاکستان میں صوبوں کے دیہی علاقوں اور شہری علاقوں میں مردم شماری کے بعد جو نتائج سامنے آئے وہ اس طرح ہیں۔

صوبہ سندھ کے دیہی علاقوں میں 1961ء اور 1972ء کی مردم شماری کا تقابلی جائزہ

تحصیل	مردم شماری 1951-61ء فیصد اضافہ	مردم شماری 1961-72ء فیصد اضافہ
ضلع نواب شاہ		
مورو	27.5	178.5
سکرنڈ	31.6	138.8
کنڈیارو	19.8	68.6
نواب شاہ	33.3	57.3
ضلع حیدر آباد		
ہالا	19.8	129.7
ٹنڈو محمد خان	12.8	103.5
حیدر آباد	29.8	81.4
ضلع جیکب آباد		
ٹھل	0.0	109.3
ضلع ٹھٹھہ		
ٹھٹھہ	14.8	107.1
سجاول	3.2	102.0

تحصیل	مردم شماری 1951-61ء فیصد اضافہ	مردم شماری 1961-72ء فیصد اضافہ
ضلع ٹھٹھہ		
میرپور بٹھورو	12.6	88.8
ضلع دادو		
کوٹری	26.2	96.0
جوہی	(-)9.1	85.7
سیہون	11.6	70.2
خیرپور ناتھن	13.6	55.0
ضلع سکھر		
گڑھی یاسین	(-)0.3	81.0
سکھر	13.0	80.3
ضلع میرپور خاص		
میرپور خاص	18.6	50.2
ضلع کراچی		
کراچی	89.2	30.5

صوبہ سندھ کے شہری علاقوں میں ہونے والی مردم شماریوں کا تقابلی جائزہ

شہری علاقے	مردم شماری 1951-61ء فیصد اضافہ	مردم شماری 1961-72ء فیصد اضافہ	مردم شماری 1972-81ء فیصد اضافہ
ضلع نواب شاہ			
سکرنڈ	0.0	202.9	29.4
کنڈیارو	0.0	113.9	31.9
ضلع حیدر آباد			
بدین	0.0	364.0	7.4
ٹنڈو محمد خان	6.2	151.0	7.0
حیدر آباد	79.7	63.7	19.5
ضلع جیکب آباد			
ٹھل	17.7	126.7	60.7
کندھ کوٹ	7.5	155.8	45.6
ضلع ٹھٹھہ			
میرپور بٹھورو	0.0	276.1	17.0
سجاول	0.0	200.3	21.1
ضلع دادو			
میہڑ	0.0	209.7	24.6
ضلع سکھر			
میرپور ماتھیلو	0.0	277.0	57.1
گھوٹکی	18.8	177.1	49.6
گڑھی یاسین	(-)6.8	115.2	(-)25.5
سکھر	34.0	62.0	20.0
کراچی	79.0	83.8	48.1
میرپور خاص	50.6	42.5	51.7
ضلع سانگھڑ			
سنجھورو	0.0	142.3	12.4
ضلع خیرپور			
گمبٹ	29.0	135.2	27.5
ضلع تھرپارکر			
ڈگری	0.0	132.8	6.9

صوبہ پنجاب کے علاقے (1961-72ء کی مردم شماری)

شہری علاقے	فیصد اضافہ	شہری علاقے	فیصد اضافہ
راولپنڈی	90.0	تحصیل راولپنڈی	34.5
فیصل آباد	83.6	تحصیل فیصل آباد	51.0
سرگودھا	74.2	تحصیل سرگودھا	35.1
گوجرانوالہ	71.1	تحصیل گوجرانوالہ	54.0
گجرات	66.4	تحصیل گجرات	38.7
لاہور	65.3	تحصیل لاہور	33.1
بہاولپور	62.9	تحصیل بہاولپور	42.0
ساہیوال	60.9	تحصیل ساہیوال	27.9
ملتان	52.5	تحصیل ملتان	47.4
سیالکوٹ	50.6	تحصیل سیالکوٹ	45.7

صوبہ سندھ کے شہری اور دیہی علاقوں کی آبادی میں اضافہ دوران مردم شماری 72-1961ء

شہری علاقے	فیصد اضافہ	دیہی علاقے	فیصد اضافہ	
میہڑ	209.7	تحصیل مورو	178.5	(ضلع نواب شاہ)
سکرنڈ	202.9	تحصیل سکرنڈ	138.8	"
کنڈیارو	113.9	تحصیل کنڈیارو	68.6	"
--	--	تحصیل نواب شاہ	57.3	"
بدین	364.0	تحصیل ہالا	129.7	(ضلع حیدر آباد)
حیدر آباد	63.7	تحصیل حیدر آباد	81.4	"
ٹنڈو محمد خان	151.0	تحصیل ٹنڈو محمد خان	103.5	"
کندھ کوٹ	155.8	--	--	(ضلع جیکب آباد)
ٹھل	126.7	تحصیل ٹھل	109.3	"
میرپور بٹھورو	276.1	تحصیل میرپور بٹھورو	88.8	(ضلع ٹھٹھہ)
سجاول	200.3	تحصیل سجاول	102.0	"
--	--	تحصیل ٹھٹھہ	107.1	"
--	--	تحصیل کوٹھری	96.0	(ضلع دادو)
--	--	تحصیل جوہی	85.7	"
--	--	تحصیل سیون	70.2	"
--	--	تحصیل خیرپور ناتھن	55.0	"
میرپور متھیلو	276.1	--	--	(ضلع سکھر)
گھوٹکی	177.1	--	--	"
گڑھی یاسین	115.2	تحصیل گڑھی یاسین	81.0	"
سکھر	62.0	تحصیل سکھر	80.3	"
میرپور خاص	42.5	تحصیل میرپور خاص	50.2	(ضلع میرپور خاص)
کراچی	83.8	تحصیل کراچی	30.5	(ضلع کراچی)
سنجھرو	142.3	--	--	(ضلع سانگھڑ)
گمبٹ	135.2	--	--	(ضلع خیرپور)
ڈگری	132.8	--	--	(ضلع تھرپارکر)

(ہیرالڈ جنوری 1991ء کے مطابق میہڑ کی آبادی میں اضافہ 205.7 اور بدین 277.0 تھا)

چاروں صوبوں کی آبادی میں اضافہ (فیصد)

مردم شماری	1951-61ء	1961-72ء	1972-81ء
صوبہ سرحد	2.3	3.3	3.3
صوبہ پنجاب	2.2	3.4	2.7
صوبہ سندھ	3.3	4.6	3.6
صوبہ بلوچستان	1.6	5.0	7.1
فاٹا (1951-72ء)		1.3	0.5

(روز نامہ تکبیر 90-12-6، روزنامہ خبریں 95-9-7، روز نامہ جنگ راولپنڈی 95-10-16 اور ہیرالڈ کراچی جنوری 1991ء)

پاکستان میں لسانی اور فرقہ ورانہ فسادات کا ایک جائزہ

لسانی فسادات (صرف کراچی میں)

افراد	ہلاک	زخمی
پولیس	92	146
رینجرز/آرمی	20	20
دیگر	1021	1538
کل افراد اکتوبر 1993ء تا 30 مئی 1995ء تک	1133	1704

ماہ	ہلاک
جون 1995ء	319
جولائی 1995ء	245
اگست 1995ء	187
ستمبر 1995ء	140
اکتوبر 1995ء	137
نومبر 1995ء	131
1995ء میں 31 دسمبر تک کل افراد	1950

Daily The News Islamabad, Zia Moin, 9/7/1995.

Daily Dawn Karachi, reports on the subject

فرقہ ورانہ فسادات (صرف پنجاب میں)

سال	واقعات	زخمی	ہلاک	شیعہ ہلاک وزخمی	سنی ہلاک وزخمی	میزان
1990ء	274	528	32	248	312	560
1991ء	180	263	47	171	139	310
1992ء	136	240	44	159	125	284
1993ء	90	247	39	135	151	286
1994ء	165	326	73	157	242	399
اکتوبر 1995ء تک	79	81	52	40	93	133
میزان	924	1685	287	910	1062	1972

Daily The News Lahore, Amir Mir, 19/10/1995.

لسانی اور مذہبی جماعتوں کی طرف سے ہڑتالیں اور ان کے اثرات

لسانی اور مذہبی جماعتوں کی طرف سے ہونے والی ملک گیر اور علاقائی ہڑتالوں کے اعداد و شمار

تاریخ	اپیل کرنیوالی جماعت	متاثرہ علاقہ
4/12/1994	سپاہ صحابہ پاکستان	ملک گیر
25/2/1995	ایم کیو ایم	ملک گیر
25/3/95	ایف پی سی سی آئی	"
24/4/1995	ایم کیو ایم	حیدر آباد
22/5/1995	"	سندھ
27/5/1995	ملی یکجہتی کونسل	ملک گیر
24/6/1995	ایم کیو ایم	سندھ
25/6/1995	"	
26/6/1995	ایم کیو ایم	سندھ
12/8/1995	تنظیم اتحاد العلماء	باڑہ اور ملحقہ علاقے
23/8/95	ایم کیو ایم	سندھ
4/9/95	"	"
10/9/95	"	"
21/9/95	"	"
29/10/95	"	"
30/10/95		

Daily News 29/9/1995. Daily Dawn 26/3/95 & 13/8/95

پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات کا ایک جائزہ (صرف فروری 1995ء میں)

تاریخ	کل ہلاک	سنی	شیعہ
1/2/1995	8	8	--
3/2/1995	1	--	1
4/2/1995	12	3	8
5/2/1995	24	19	1
6/2/1995	8	--	--
7/2/1995	7	1	--
8/2/1995	6	1	--
9/2/1995	5	--	--
10/2/1995	3	--	--
11/2/1995	6	1	-- 2
12/2/1995	7	--	--
13/2/1995	12	--	--
14/2/1995	12	--	--
15/2/1995	7	--	--
16/2/1995	5		--
17/2/1995	6	1	--
18/2/1995	14	1	6
19/2/1995	6	1	1
20/2/1995	8	4	1
21/2/1995	3	2	--
22/2/1995	5	--	--
23/2/1995	4	--	--
24/2/1995	8	2	--
25/2/1995	28	20	--
26/2/1995	3	1	--
27/2/1995	3	--	--
28/2/1995	1	--	--
میزان	211	35	41

Source :- Daily Frontier Post, Sarmad Saeedy, 3/3/1995

کراچی کے لسانی ومذہبی فسادات ایک اور حوالہ

یکم جنوری 1994ء تا 2 دسمبر 1994ء

واقعات	تعداد	نوعیت
فائرنگ	1822	افراد ہلاک
مذہبی فسادات	103	افراد ہلاک
ڈاکہ زنی	1996	(برآمدگی کوئی نہیں)
کار چھیننے کی وارداتیں	1692	(127 کاریں برآمد)
پولیس اور فوج	70	افراد ہلاک
بزنس مین	685	افراد ہلاک
ڈاکوؤں کی گرفتاری	9	(افراد گرفتار و برآمدگی کوئی نہیں)
ڈاکہ زنی	2023	واقعات

(جن کی رپورٹ درج نہیں ہوئی)

Source :- Daily The Nation. Karachi City in Tormet by Brig (R) A.R.Siddiqui.

وزیراعظم پاکستان کی پریشانی:-

پاکستانی وزیراعظم نے دہشت گرد اور مسلم تنظیموں کے خلاف مغرب سے مدد طلب کر لی۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف صف آرا ہوئے والا پہلا ملک ہے۔ ان اسلامی دہشت پسندوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ (امریکی صحافیوں کو انٹرویو)۔

(روزنامہ نوائے وقت 22/3/1995، روزنامہ جنگ اور الاخبار کا اداریہ 23/3/1995)

مذہبی تنظیموں کے خلاف آپریشن اور انتظامیہ کی مصروفیات کی ایک جھلک

ٹھوکر نیاز بیگ آپریشن :- ایک مذہبی تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر پر پولیس آپریشن کے دوران انتظامیہ کی کارروائی کے دوران جو اقدامات کئے گئے ان کی تفصیل ایس ایس پی لاہور پولیس کے مطابق "علاقے میں چھپے دہشت گردون اور جرائم پیشہ عناصر کی گرفتاری کے لئے حکومت سے منظوری کے بعد آپریشن کے لئے پولیس نے اعلیٰ افسران کی سربراہی میں ایک ٹیم تشکیل دی جنہوں نے آبادی کا اچھی طرح سروے کیا اور ڈیڑھ ماہ تک پولیس اس علاقے کا جائزہ لیتی رہی اور اس کے بعد ایک منصوبہ تیار کیا گیا جس کے تحت آبادی کے گرد 8 مقامات پر پکٹ لگائیں۔ اور ان مقامات پر مورچے لگانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپریشن کے وقت آبادی میں داخل ہونے کے لئے 3 ٹیمیں تشکیل دی گئیں سب سے پہلے سٹی ڈویژن کی ٹیم انسپکٹر نوید کی سربراہی میں وہاں داخل ہوئی جس میں پولیس کی دس ریزرویں شامل تھیں۔ اس کے بعد ایس ایس پی سٹی امین دس ریزرووں کے ساتھ داخل ہوئے۔ اسی طرح ایس ایس پی صدر بھی پولیس فورس کے ساتھ تیار کھڑے تھے وغیرہ۔

(بحوالہ روزنامہ نوائے وقت 2/3/1995 اور روزنامہ ڈان 2/3/1995)

مالاکنڈ ڈویژن میں نفاذ شریعت کی تحریک :-

(i)نفاذ شریعت کے کارکنوں کے ساتھ تصادم میں ایک ایم پی اے سمیت 4 افراد ہلاک

(روزنامہ پاکستان' جنگ 4/11/94)

(ii) دس افراد ہلاک 70 زخمی (روز نامہ پاکستان 6/11/94)

(iii) 14 افراد ہلاک (روز نامہ ڈان 6/11/94)

(iv) باجوڑ میں 13 افراد ہلاک (روزنامہ ڈان 13/11/94)

(v) باجوڑ میں گیارہ افراد اور ہلاک ہو گئے (روز نامہ ڈان 14/11/94)

ایک پاکستانی گورنر کی تدفین

جنرل موسیٰ پاک فوج کے سابق کمانڈر انچیف اور گورنر بلوچستان رہے۔ کوئٹہ کے ہزارہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی تو صدر پاکستان' وزیراعظم' ایئر چیف' خان آف قلات دیگر گورنروں کے علاوہ بڑی بڑی شخصیتوں نے شرکت کی۔ (Daily The Muslim) 14/3/1991)

جنرل موسیٰ کو ایران کے شہر مشہد میں دوبارہ لیجا کر دفن کر دیا گیا۔(Daily The Muslim) (21/3/1991)

کراچی کے حالات' ہڑتالیں اور اقتصادی بدتری

بی بی سی نے کراچی چیمبر آف کامرس کے حوالے سے بتایا کہ 28 ایک روزہ ہڑتالوں کی قیمت 845 ملین ڈالر (تقریباً" 29 ارب روپے) اور پاکستان کی معیشت پر کراچی کی ہڑتالوں کے بزنس پر اثرات 38 ملین ڈالر دن کے ہیں۔ Daily Pakistan Times. 15/11/1995.

باڑہ میں خونی فسادات:۔

تنظیم اتحاد علماء باڑہ کے ساتھ جھڑپ میں 11 افرادہلاک Daily Dawn /13/ 8/ 95

اقوام متحدہ کے 184 رکن ممالک اور سال رکنیت (ستمبر 1994ء تک)

ملک کا نام	سال رکنیت	ملک کا نام	سال رکنیت	ملک کا نام	سال رکنیت
افغانستان	1946ء	کینیڈا	1945ء	گیمبیا	1965ء
البانیہ	1955ء	کیپ ورد	1975ء	جارجیا	1992ء
الجزائر	1962ء	سینٹرل افریقن ری پبلک	1960ء	جرمنی	1973ء
اندورا	1993ء	چڈ	1960ء	گھانا	1957ء
انگولا	1976ء	چلی	1945ء	یونان	1945ء
انٹی گوا اور باربودا	1981ء	چین	1945ء	گریناڈا	1974ء
ارجنٹائن	1945ء	کولمبیا	1945ء	گوئٹے مالا	1945ء
آرمینیا	1992ء	کومورو	1975ء	گنی	1958ء
آسٹریلیا	1945ء	کانگو	1960ء	گنی بساؤ	1974ء
آسٹریا	1955ء	کوسٹاریکا	1945ء	گیانا	1966ء
آذربائیجان	1992ء	کوٹ ڈی آئیور	1960ء	ہیٹی	1945ء
بہاماس	1973ء	کروشیا	1992ء	ہنڈراس	1945ء
بحرین	1971ء	کیوبا	1945ء	ہنگری	1955ء
بنگلہ دیش	1974ء	قبرص	1960ء	آئس لینڈ	1946ء
باربدوس	1966ء	چیک	1993ء	انڈیا	1945ء
بیلارس	1945ء	ڈنمارک	1945ء	انڈونیشیا	1950ء
بلجیم	1945ء	جبوتی	1977ء	ایران	1945ء
بیلیزے	1981ء	ڈومینیکا	1978ء	عراق	1945ء
بنین	1960ء	ڈومینکن ری پبلک	1945ء	آئرلینڈ	1955ء
بھوٹان	1971ء	ایکوے ڈور	1945ء	اسرائیل	1949ء
بولیویا	1945ء	مصر	1945ء	اٹلی	1955ء
بوسنیا	1992ء	ال سلوے ڈور	1945ء	جمیکا	1962ء
بوٹسوانا	1966ء	استوائی گنی	1968ء	جاپان	1956ء
برازیل	1945ء	اریٹریا	1993ء	اردن	1955ء
برونائی	1984ء	اسٹونیا	1991ء	قازقستان	1992ء
بلغار	1955ء	ایتھوپیا	1945ء	کینیا	1963ء
برکینا فاسو	1960ء	فجی	1970ء	شمالی کوریا	1991ء
برونڈی	1962ء	فن لینڈ	1955ء	جنوبی کوریا	1991ء
کمبوڈیا	1955ء	فرانس	1945ء	کویت	1963ء
کیمرون	1960ء	گیبون	1960ء	کرغزستان	1992ء

ملک کا نام	سال رکنیت	ملک کا نام	سال رکنیت	ملک کا نام	سال رکنیت
لاؤس .	1955ء	نائجر	1960ء	صومالیہ	1960ء
لٹویا	1991ء	نائیجیریا	1960ء	ساؤتھ افریقہ	1945ء
لبنان	1945ء	ناروے	1945ء	سپین	1955ء
لیسیتھو	1966ء	اومان	1971ء	سری لنکا	1955ء
لائبیریا	1945ء	پاکستان	1947ء	سوڈان	1956ء
لیبیا	1955ء	پانامہ	1945ء	سری نام	1975ء
لیچنسٹائن	1990ء	پاپوا نیوگنی	1975ء	سوازی لینڈ	1968ء
لتھوانیا	1991ء	پیراگوئے	1945ء	سویڈن	1946ء
لکسمبرگ	1945ء	پیرو	1945ء	شام	1945ء
مقدونیا	1993ء	فلپائن	1945ء	تاجکستان	1992ء
مڈغاسکر	1960ء	پولینڈ	1945ء	تنزانیہ	1961ء
ملاوی	1964ء	پرتگال	1955ء	تھائی لینڈ	1946ء
ملائیشیا	1957ء	قطر	1971ء	ٹوگو	1960ء
مالدیپ	1965ء	رومانیہ	1955ء	ٹرینی داد اور ٹوباگو	1962ء
مالی	1960ء	روس	1945ء	تیونس	1956ء
مالٹا	1964ء	روانڈا	1962ء	ترکی	1945ء
مارشل آئس لینڈ	1991ء	سینٹ کینس اور		ترکمانستان	1992ء
ماریطانیہ	1961ء	نیوس	1983ء	یوگنڈا	1962ء
ماریشس	1968ء	سینٹ لوسیا	1980ء	یوکرائن	1945ء
میکسیکو	1945ء	سینٹ ونسنٹ اور		متحدہ عرب امارات	1971ء
مائیکرونیشیا	1991ء	گریناڈین	1976ء	برطانیہ	1945ء
مولدوا	1992ء	ساموا (مغربی)	1976ء	یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ	1945ء
مناکو	1993ء	سان مرینو	1992ء	یوراگوئے	1945ء
منگولیا	1961ء	ساؤتے اور پرنسپے	1975ء	ازبکستان	1992ء
مراکش	1956ء	سعودی عرب	1945ء	وانو آٹو	1981ء
موزمبیق	1975ء	سینیگال	1960ء	وینزویلا	1945ء
میانمار	1948ء	سیشلز	1976ء	ویت نام	1977ء
نمیبیا	1990ء	سیرالیون	1961ء	یمن	1947ء
نیپال	1955ء	سنگاپور	1965ء	یوگوسلاویہ	1945ء
نیدر لینڈ	1945ء	سلواکیا	1993ء	زائر	1960ء
نیوزی لینڈ	1945ء	سلوانیا	1992ء	زمبیا	1964ء
نکاراگوا	1945ء	سولمن آئس لینڈ	1978ء	زمباوے	1980ء

کتابیات

1. World Almanac & Fact Book 1991, New York.
2. World Almanac & Fact Book 1995, New York.
3. World Muslim Minorities, Mohammed Ibrahim Qureshi, Motamar-e-Alam-e-Islami, Islamabad. 1993.
4. Gazetteer of District Peshawar 1897-98
5. Gazetteer of District Bannu 1883-84
6. Gazetteer of District D.I. Khan 1883-84
7. Gazetteer of District Kohat 1883-84
8. Gazetteer of District Hazara 1883-84
9. Gazetteer of District Hazara 1907
10. Gazetteer of District Lahore 1883-84
11. Gazetteer of District Lahore 1916
12. Gazetteer of District Attock 1930
13. Gazetteer of District Rawalpindi 1893-94
14. Gazetteer of District Sahiwal 1883-84
15. Gazetteer of District Multan 1923-24
16. Gazetteer of District D. G. Khan.
17. Gazetteer of District Muzaffar Garh 1929
18. Gazetteer of District Mianwali 1915
19. Gazetteer of District Gujrat 1921
20. Gazetteer of District Sialkot 1920
21. Gazetteer of Sind Province 1907
22. Baluchistan through Ages, District Gazetteer Nisa Traders Quetta, 1980. 1906,
23. Lasbela, Indus Publications, Karachi, 1983 1907
24. Imperial Gazetteer of India, Provincial Series, (1901 Census).
25. Imperial Gazetteer of India, Provincial Series, Vintage Books, 1991.
26. Imperial Gazetteer of Jammu & Kashmir, (1901 Census).
27. Pakistan Situation Analysis, Daily News, 16/7/93
28. Article of Mr. Waqar Ayub Khamisani, Daily News 22-1-93.
29. The State Pouplation of Pakistan, National Institute of Policy Studies, Islamabad.1988
30. Un-ending, fued Shia-Sunny, Weekly Times 17-8-87.
31. Iran, Past & Present, Donald N. Wilber, 1950.
32. A glance at Islamic Republic, Ministry of Foreign Affairs, Islamic Republic of Iran, Tehran.
33. Indoensia, A Country Today, 1983, USA.
34. Saudi Arab, A Case Study in Devlopment. Fawad Al Farsy, KPI Ltd., London 1986.
35. Turkey, Geofery Levis, 1965; Earnest Ban Ltd. , London.
36. Turkey, Official Hand Book, General Directorate of Press and Information, Ankara, Turkey, 1990.
37. Imperial Gazetteer of Afghanistan & Nepal 1907.

38. Red Flag over Afghanistan, Thomas T. Hemond, West View Press, Colorido, USA, 1984.
39. Lebnon Report, Daily News, 5-10-92.
40. Lebnon Report, Daily Muslim, 14-9-86.
41. Syria & French Manadate, Philips S. Khoury, London 1987.
42. Modern Histroy of Iraq, PhibbMarr, 1985, UK.
43. Iraq Times Book International, 1992, Singapore.
44. Burmese Muslims, Farooq Hasnat, Daily News 05-02-92.
45. Arakan Muslims (Burma), Mohammad Awang, Daily news 11-10-91.
46. Muslim Minorities in World Today, M.A. Kettani, 1986, London.
47. Republic of India-A profile, Centre for South Asian Studies, Lahore.
48. Letter from West Germany, Shaheena Naseem, Daily Nation, 2-7-1989.
49. Islam as Enemy No. 1 & American Myth, Michael Jason, Daily News 7-5-1993
50. The Turk of Bulqaria (1878-1985) Bilal .N. Semsir, K. Rustam & Bros, London, 1988.
51. Central Asia. Daily News 17-12-1992
52. Bashkaristan, Dr. Hafeez Malik Daily Muslim 15-7-1993
53. Central Asia, Aasir Jamal, Daily News 1-10-1991
54. Run Away soviet Republics Daily Nation 30-8-1991
55. Soviet Union, World paper, Boston, USA, Plan Rekan.
56. Central Asian Republics, Ahmed Rashid, Daily Nation 5-1-1995
57. Georgian Muslims, M. Anwar Khan, Daily Frontier Post 25-11-1993.
58. Islamic Threat to the Soviet state, Alexender Beningson & Mari Brooksup 1983
59. Tanzania, Report Daily Dawn 30-4-1993
60. A hand Book of population census Data, Dec 1985, Population Census Organization, Govt of Paksitan.
61. Kenya A Country study, Herald .D. Nelson, USA Jun 1983.
62. Population of Administrative units, Population Census Organization, Islamabad,. 1986.
63. Population Census Report 1981, Population Census Organization, Islamabad.
64. Hand Book of Population Census Data Punjab Aug 1987
65. Hand Book of Population Census Data NWFP Oct 1987
66. Hand Book of Population Census Data Sind Jun 1988
67. Hand Book of Population Census Data Baluchistan Feb 1988
68. Traces of Arab Influence in Portugal, E. Rosentha, Bureau of Islamic Publication Karachi.
69. Guide de Libreville et du Gabon, Gerard Fendeler, Societe Africaine d' edition Dakkar.
70. Notre Pays Le Gabon Fredric Meyo-Bibang & Jean Martin Nzambe, Edicef, Paris, 1975.
71. Africa Guide 1984, World Information, ESSEX, U.K.
72. Muslim in Fiji, M Faizan-ur-Rehman, Dawah Academy, International Islamic University Islamabad Dec 1991.
73. Muslim in USSR Abdulla Vakhabov, Novesty Press Agency

Publishing House, Moscow 1979.

74. Nagoro Karabakh, Armenia, Azerbijan Daily Nation 15-4-1995.
75. Ethnic Violence, U. N. Report, Daily Muslim. 17-3-1995.
76. Population Growth and Socio economic implication, Daily Muslim. 17-03-1995.
77. Central Asia looking ahead for new directions, Ahmed Hasan Dani, Daily Muslim. 23-03-1995
78. The History of Irani Languages, Jaan Arshad Roberts, Daily Frontier Post. 23-03-1995.
79. Population explosion in Pakistan Daily Dawn 22-2-1994.
80. The Musalmans of subcontinent, Zafar Imam, Jan 1980, Vang ooks Lahore.
81. World Muslim Gazetteer1985, Motmar-e-Alam-e-Islami Karachi.
82. The People of India, Sir Herbert Risley, 1908 Thackar, Spink & Co Calculta 1908.
83. Sao Tomme & Principe, Le Gabon, Francoise D Herwal 1976.
84. World Guide, Rand Mc Nally & Co, New York. (Population based on the columbia Lippincots Gazetteer of the world, Columbia Univ Press (1952)
85. Iran Past & Present, Donald. N. Wilber, (9th edition) 1981, Princeton Univ Press U.S.A.
86. Ritual & Religion Among Muslims of the sub-continent by Imtiaz Ahmed, 1985, Vanguard Books.
87. Muslim Minorities in Non Muslim States by Islamic council of Europe, London 1980.
88. Africa, by David Hapgood, 1974, U.S.A.

89. تاریخ جھنگ بلال زبیری جھنگ 1976ء (تفصیلات گزیٹر آف ڈسٹرکٹ جھنگ 1881ء)
90. اینڈریو شیلے کے مضمون کا حوالہ، فنانشنل ٹائمز (ایران)
ہفت روزہ حرمت اسلام آباد، 7/10/1993
91. انقلاب ایران، سبط حسن، مکتبہ دانیال لاہور، 1980ء
92. تسعتہ ایام فی ایران، محمد سعید بانو۔
93. نقطہ نظر، عبدالناصر مہاجر ایرانی، ممبر سازمان اہل سنت ایران، ہفت روزہ زندگی 12/1/1990
94. ایرانی انقلاب اور سنی مسلمان، مولانا زاہد الراشدی، ہفت روزہ زندگی 15/1/1990
95. تاریخ لبنان، فلپ۔ کے۔ ہتی 1957ء
96. مسلمان اقلیتیں (فلپائن) شفیق الرحمٰن فرخ، (ہفت روزہ تکبیر) 30/3/1989
97. یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کی خانہ جنگی، ہمایوں ادیب، روزنامہ پاکستان، لاہور، 28/12/1991
98. یوگوسلاویہ کے مسلمان، ہفت روزہ تکبیر، 16/1/1992
99. قازقستان میں مسلمانوں کی تحریک آزادی، محمد معین الدین، ہفت روزہ تکبیر 16/7/1987
100. سوویت یونین کی مسلم ریاستیں اور جہاد افغانستان، مفتی محمد رفیع عثمانی، روزنامہ جنگ 9/10/91
101. روس کی پانچ مسلم ریاستیں، جاوید رشید، روزنامہ جنگ 28/2/1992

102. مسلم دولت مشترکہ اور وسط ایشیا کی ریاستیں، محمد ایوب منیر، روزنامہ جنگ 7/1/1992
103. مضمون روزنامہ پاکستان 6/9/91
104. ہم لوگ، شمارہ نمبر8، جولائی دسمبر1992ء، تنظیم مردم شماری اسلام آباد
105. جہاد افغانستان، رفیق افغان، ہفت روزہ تکبیر، 3/1/1991
106. مسلم اقلیتیں، محمود احمد خان، ہفت روزہ تکبیر، 15/2/1990
107. مسلم اقلیتیں، رضوان ندوی، ہفت روزہ تکبیر، 15/2/1990
108. مسلم اقلیتیں، رضوان ندوی، ہفت روزہ تکبیر، 1/3/1990
109. واخان، فاروق عادل، ہفت روزہ تکبیر، 16/2/1989
110. پاکستان کی آبادی کے بارے میں رپورٹ، ہفت روزہ تکبیر، 6/12/1990
111. ملک میں فقہ حنفیہ کا نفاذ، اقبال احمد، ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، جون 1992ء
112. وسط ایشیا، توران، ترکستان اور ماوراء النہر، ڈاکٹر کبیر احمد جائسی، ماہنامہ الحق اکتوبر 1991ء
113. شیعہ آبادی، نوجوانان اہل سنت والجماعت، شادمان، شاہ جمال لاہور
114. چیچنیا، مہرخان اعوان، روزنامہ نوائے وقت، 14/4/1995
115. بنیادی حقوق، محمد صلاح الدین، جنوری 1987ء، ترجمان القرآن لاہور۔
116. حقیقی جمہوریت، عبدالصمد رفیق، 1983ء، احسان پبلی کیشنز، لاہور۔

انساب صدیقی و رجال بنی تیم

تالیف
منصور احمد صدیقی

تاریخ و نسب کے موضوع پر اس کتاب میں خلیفہ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اجداد و اولاد اور ان کے قبیلہ قریش کی شاخ بنی تیم، صدیقی مشاہیر اور پاکستان میں آباد اس خاندان کے افراد کی تفصیلات شامل ہیں۔

پہلے حصہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والدین، ازواج اور اولاد کا موجودہ دور تک تذکرہ شامل ہے۔ جبکہ دوسرے حصہ میں شجرہ ہائے طیبہ دیئے گئے ہیں۔ جن میں حضرت آدمؑ سے حضرت ابراہیمؑ تک اور حضرت اسماعیلؑ سے موجودہ دور تک افراد کے سلسلوں کو دکھایا گیا ہے۔ حصہ سوم میں انساب العرب، قبائل عرب کی تاریخ و نسب نامہ، قبیلہ قریش کے حالات اور حصہ چہارم میں انساب بنو تیم، اسماء الرجال تیم اور مولائے بنی تیم پر تفصیلات شامل ہیں۔

قیمت :- 150 روپے
ملنے کا پتہ :-(i) فیمس بکس شاپ، سپر مارکیٹ، اسلام آباد
(ii) گڈ بک شاپ، چک بازار، صدر راولپنڈی

منصور احمد صدیقی کے قلم سے تیسری کتاب (زیر طبع)

برطانوی ہندوپاک 1948ء تک

(اعداد و شمار کی روشنی میں)

تاریخ پر یہ اعتراض ہوتا رہا ہے کہ یہ حکمرانوں کی تاریخ ہوتی ہے عوام کی نہیں یہ اعتراض بالخصوص برصغیر کی تاریخ پر نہایت آسانی سے صادق آتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں اب تاریخ نویسی کا انداز بدل چکا ہے کہ وہاں تحقیق اور ریکارڈ محفوظ کرنے کا رواج ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں اگر کوئی موجود بھی ہیں تو وہ اس قدر بکھرے ہوئے کہ ان کا سراغ اور انکی دستیابی میں سالہا سال لگ جائیں۔

مصنف نے انتہائی محنت سے ایسے اعداد و شمار کو پیش کیا ہے جنکی مدد سے برصغیر کے عوام کی صحیح تصویر سامنے آسکتی ہے برصغیر کی تقسیم سے پہلے اور بعد میں (1948ء تک) انگریزوں کے عمل دخل اور معاشرتی و سماجی حالت کے اعداد و شمار، ہندو پاکستان میں پیدا ہونے والی دوسری اور اس کے بعد پیدا ہونے والی نسلوں کیلئے اہم دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مستند تاریخی حوالوں سے برصغیر کے سب صوبوں کی آبادی، مذہب، زرعی و معدنی وسائل کی کیفیت، اقتصادی حالات، تعلیمی اداروں کی صورتحال، زبان، کے علاوہ نئی مملکتوں کے 14 اگست 1947ء کے وقت حالات، اسمبلیاں، کیبنٹ، بیوروکریسی، سیاسی زعماء کا تعارف ریاستوں اور ان کے سربراہوں کا تعارف و خاتمہ شامل ہے۔

؛ صغیر میں انگریزوں کی آمد اور اس کے بعد حکمرانی کرنے والے انگریز زعماء کی تفصیل، تقسیم کے بعد بھارت کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں مسلمان اراکین کے علاوہ بہت سے ایسے شعبوں کے اعداد و شمار شامل ہیں جو پاک بھارت کی آزاد مملکتوں کو ورثہ میں ملے اور جنکی بنیاد پر ہی دونوں ممالک نے اپنے نئے سفر کا آغاز کیا۔ ان ہی اعداد و شمار کو دیکھ کر آج ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اب ہم کہاں کھڑے ہیں۔

طالب علموں، محققین اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کیلئے یہ اعداد و شمار انتہائی دلچسپی کا باعث ہوں گے۔ اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ چھوٹا سا انسائیکلو پیڈیا ہے۔